

پہلے زمانے کے مزیدار شاندار دلچسپ اور عجیب و غریب واقعات

اندھے کو اندھیا کے ہیں بڑی دُور کی سوجھی خوابوں کی بارات

مولانا محمد منضو علی خان قادری

بہتم - سید شاہ تراب الحق قادری

مجلس اتحاد اسلامی کراچی

ایسی نکتہ چیں مزیدار شاندار دلچسپ اور عجیب و غریب
واقعات

اندھے کو اندھیا کہیں بڑی دور کی سو جھی خوابوں کی بارات

مولانا محمد منضو علی خان قادری

بہتم - سید شاہ تراب الحق قادری

مجلس اتحاد اسلامی کراچی

شرفِ انتساب

اس صدی کے مجددِ عظیم سرِ عظیم فخر علی خاں

سیدنا امام احمد رضا

فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے عظیم و جلیل شہزادہ گرامی مرتبتِ آبروئے دنیا کے سنت

حضورِ سیدی و سرشدی علامہ الحاج محمد مصطفیٰ رضا خان

مفتی اعظم ہند

علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام

جن کی نگاہ فیض نے نہ جانے کتنے ذروں کو بہرِ وشن ثریا کر دیا۔ اور
جن کی بارگاہِ کرم کی غلامی میں کتنے باعثِ فخر اور سرمایہٴ آخرت ہے۔
یوں تو لاکھوں سہارے ہیں لیکن ان کا واسن ہے پھر ان کا دامن

محتاجِ کرم محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی خطیبِ نبوی مسجد

۱۴۶۰ھ - ایم - آزاد روڈ - ممبئی ۲۰

نام کتاب	نوابوں کی بارات
تالیف	مولانا محمد منصور علی خاں قادری
باہتمام	سید شاہ تراب الحق قادری
پیش کش	غلام حسنین قادری
معاونت	محمد یونس قادری، محمد اسماعیل قادری
نوش نویس	جلال الدین خاں
صفحہ امت	۳۲ صفحات آفست ۲۳۸۳۶
طباعت	بار اول و دوم اکتوبر ۱۹۸۲ء (التریا)

تعداد	ایک ہزار تقریباً
ناشر	مجلس اتحاد اسلامی کراچی
قیمت	

ملنے کا پتہ

• مکتبہ قادریہ نظامیہ رضویہ	• مکتبہ پاک پہلی کیشنر کراچی
• مولاری منڈی لاہور	• فرید بسم اللہ مسجد کھارادر کراچی
• ضیاء القرآن پہلی کیشنر اردو بازار لاہور	• مکتبہ رضویہ سہرام باغ کراچی
• مکتبہ ضیاء مغلطہ دارالسلام چوک گوجرانوالہ	• مدینہ پلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی
• مکتبہ اولیسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور	• المکتبہ المدینہ کھارادر کراچی
• نوری بکڈ پو امین پور بازار فیصل آباد	• ضیاء الدین پہلی کیشنر کھارادر کراچی
• مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدر آباد سندھ	• شبیر برادر اردو بازار لاہور
• مکتبہ رضوان داتا گنج بخش روڈ لاہور	• مدنی بکڈ پو ۱۰/۱۱ کے کھڈی شاہ پور
• مکتبہ ضیاء السنہ ریلوے روڈ ملتان	• جمیلانی بک ہاؤس ایم ایس جلع روڈ کراچی

خراج عقیدت

ہندوستان کے ان پانچ عظیم دروغ المرتبت ہمارے مقتدیانِ کرام کی بارگاہ میں جن کی حیات کا ہر لمحہ عشق و رسالت پناہی میں بسر ہوا اور جن کا نقش قدم ہمارے لئے مشعلِ ارشاد

یعنی

سید الکملین شہنشاہِ خطابت حضرت علامہ الحاج سید شاہ ابوالخاوند سید محمد حسن

اشرفی الجیلانی محدث اعظم ہند

حضور سید العلماء شہزادہ خاندانِ برکات علامہ الحاج مفتی سید شاہ

آلِ مصطفیٰ صاحب قبلہ قادری برکاتی مارہروی

میسرے یا حضرت الامام الناظرین حضور شیریں سہل الحاج مفتی ابو نعیم عبید الرضا

محمد حسنت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی

میسرے والد محترم محبوب ملت غازی دینی حق علامہ الحاج مفتی ابوالنظر محبوب الرضا

محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی (مفتی بھٹی)

حضور حافظ ملت جلالتہ العلم علامہ الحاج مفتی عبدالعزیز صاحب قبلہ قادری برکاتی امجدی

بانی الجامعة الاسلامیہ عربیہ یونیورسٹی (مبارکپور)

علیہم الرحمة والرضوان

دور ہیں وہ اور کتنی دور پھر بھی میری نظر دل کے حضور

اے خدا لئے غافل و تدبیر جب تک سورج میں روشنی چاند میں چاندنی ستاروں میں چمک چھوٹوں میں بہک ہوائوں میں بسک روی قلیوں میں تازگی اور اس دھڑکی پر نیلگوں آسمان کا شامیانہ باقی ہے اس وقت تک تو ہمارے ان ہستیوں کی آواز ہم پر رحمت و نور کی بارش فرما اور اپنی رضا و غفران سے سرفرازی فرما۔ آمین شہد آمین۔

بجاء حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ واکمل السلام خادمِ بارگاہ محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی

نذر عقیدت

دنیا سے سنیت کے اُن چار جلیل القدر رہنمایانِ کرام کی خدمتِ عالیہ میں

● حضرت علامہ مفتی محمد برہان الحق صاحب قبلہ دامت فیہم المبارکہ

مفتی اعظم مدھیہ پریشاد و اتحادہ نشین خالقاہ و ضریہ سلامیہ جیلپور

● حضرت علامہ مفتی سید شاہ مصطفیٰ احمد حسن میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم

سجادہ نشین خالقاہ عالیہ برکاتیہ مارہروی شریف

● حضرت علامہ مفتی محمد رضوان الرحمن صاحب قبلہ دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد مفتی اندور

● حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم المبارکہ

مفتی ربانی دارالعلوم المجدیہ ناگپور

اے قادرِ قیوم! تو اپنے فضل و کرم سے ان ہمارے بزرگوں کو صحت و عافیت کے ساتھ

چاند ستاروں کی عمر عطا فرما اور ان کے علم و عمل کی نورانی کرنیں ہمیشہ دنیا سے سنیت کو سنوار اور تابناک کرتی رہیں آمین ثم آمین بحوالہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اور ہدیہ خلوصِ نخدمت

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری مدظلہ

شیخ الحدیث علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ مدظلہ

مشائخ الحدیث علامہ مفتی محمد مشاہد رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہ

خدا کرے ان رہبرانِ ملت تادیر سلامت رہیں اور اسلاف کا کردار و عمل ان کے دم سے زندہ و تابندہ رہے۔ آمین یا رب العالمین

محمد امجد گرام اور طالب فیض ۱۔ محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی

گلہائے محبت

شیخ کا میل حضور درویش بابا قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
بانی نورانی مسجد مدرسہ نورانی بشکوہ (کرناٹک)
کی بارگاہ عالیہ میں

جنہوں نے اپنی حیات ظاہری میں ہر لمحہ مجھ کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔
اور میرا یقین ہے کہ ان کی دعائیں آج بھی میرے ساتھ ہیں۔
اے مولائے کریم! ان کے مرقہ پر رحمت کا سادہ ہر گھڑی برستا
رہے۔ آمین۔

حقیقت میں تو ناممکن ہے اُن کے درودوں میں
خیالوں ہی خیالوں میں ہم اُن تک جا سکتے ہیں

کرم و عنایت کا ممتقی :- محمد منصور علی خاں قادری رضوی مجوبی

نذرانہ وفا

شیخ طریقت حضرت بابا ہلال الدین صاحب قبلہ حشتی
عرف مولن والے بابا کی بارگاہ میں

ایک ایسا عارف حق جن کے بارے میں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ وہ
کیا عشق نے سمجھا ہے کیا حسن نے جانا ہے
ان خاک نشینوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے

گدائے آسمانی :- محمد منصور علی خاں قادری رضوی مجوبی

فہرست مضامین

۴۹	دیوبندی حکیم الامت کا خوبصورت تعارف	۹	حال دل
۵۰	رکابی میں کتنے کھاپے	۱۵	داستان اپنی
۵۱	سر پر پیشاب	۱۹	ایک تاثر - ایک جائزہ
۵۲ دور کی سوچھی	۲۱	جواہر درخشندہ
۵۳	دل کا کینسر	۲۳	حقیقت کی بات
۵۵	علمائے حرمین شریفین کا فتویٰ	۲۵	ادب و تعظیم
۵۶	اختلاف	۲۷	ایک فریب کا ازالہ
۵۷	عداوت کی انتہا	۲۹	دیوبندی فرزند کا تعارف
۶۲	خواب	۳۱	نبی اور امتی میں مساوات
۶۳	دیوبند کی بنیاد	۳۳	مسئلہ ختم نبوت
۶۴	جنت میں جھوٹے	۳۵	اگر بالفرض ----
۶۵	دیوبند کا یہی کھانا	۳۷	بڑا بھائی
۶۶	معلم کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۳۹	نصاری کی طرح مردود
۶۷	مدرسہ دیوبند کے طالب علم	۴۱	زرد ناچیز سے کمتر
۶۸	دیوبندیوں کا یاد دہی خانہ	۴۳	چار سے ذلیل
۶۹	گنگوہی کی جہنم لہستہ	۴۵	آگ لگانے والی کتاب
۷۰	گنگوہی کا دانہ	۴۷	عمدہ کتاب
۷۱	دارلہی والی دیوبند	۴۹	عین اسلام
۷۲	میاں! کیا کر رہے ہو؟	۵۱	امام فرقہ زانیہ کا تعارف
۷۳	توہین رسالت کا گناہ عظیم	۵۳	حق کا وعدہ
۷۴	ایک حقیقت	۵۵	بے ایمانی کی انتہا

فترد بسم الله مسجد کعبه را در کراچی بنمیرا

تھی اس میں سرسوفرق نہ آیا۔ زندگی کا کارواں چلتا رہا بڑھتا رہا۔

تھنیف و تالیف کا کام جو حضرت والد محترم علیہ الرحمۃ والرضوان کی زندگی کا معمول رہا۔ حدیث کی علامات کے زمانے میں بھی اور سنی بڑی مسجد پورہ بمبئی کے مقدمہ کے دوران نظر بندی میں بھی تھنیف و تالیف کا کام جاری رہا۔ "بکرامات صمدیہ کرام" اور "کرامات سادات و آل اطہر" کی ترتیب و تدوین نظر بندی کے دور ہی میں ہوئی۔ دوبارہ اس کام کو پھر سے جاری کیا۔ ایک نئے عزم اور حوصلے سے آغاز ہوا۔

بھڑکار ہے ہیں آگ لب نغمہ گر ہے ہم
خاموش کیا رہیں گے زمانے کے دے ہم

یہ صرف ان کا روحانی فیض و کرم ہے کہ اس عرصہ میں مندرجہ ذیل کتب و پوسٹر طبع ہوئے۔

- ۱۔ ادبیائے کرام کی تذرونیاز - جو تھنیں بار شائع ہوئی۔
- ۲۔ سل الحسام علی الظلام تیسری بار
- ۳۔ نور کی تفسیر تیسری بار
- ۴۔ فضائل مدینۃ الرسول دوسری بار
- ۵۔ کھڑکھری کا سباحش چھٹی بار
- ۶۔ فضائل شہب براءت چوتھی اور پانچویں بار
- ۷۔ فضائل رمضان دوسری بار
- ۸۔ دعائے ثانی کا ثبوت دوسری بار
- ۹۔ علمائے السنۃ کا متفقہ فتویٰ پوسٹر چار مرتبہ شائع ہوا
- ۱۰۔ ترجمہ قرآن کے پڑے میں کفری تعلیم پوسٹر ایک مرتبہ
- ۱۱۔ مسلمانوں کو تبلیغی جماعت کیوں لگنا چاہیے پوسٹر دو مرتبہ

اسی درمیان حضرت والد محترم علیہ الرحمۃ والرضوان کی دعاؤں کی برکت سے نام نہاد تبلیغی عت

کے مکر و فریب کو نظر اہر کرنے کیلئے ایک مختصر کتاب بنام "تبلیغ یا دھوکہ" ترتیب دی اور اگست ۱۹۹۴ء میں یہ کتاب پہلی بار ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی۔ اشاعت حق کا پھولوں میں جذبہ تھا۔ رب کائنات نے اپنے محبوبین کے صدقہ میں اس مختصر کتاب کو ایسی قبولیت عامہ عطا فرمائی کہ ابھی ماہ جولائی ۱۹۹۴ء میں اس کا ساواں ایڈیشن شائع ہوا اب تک ۳۰ ہزار کی تعداد میں اشاعت ہو چکی ہے۔ آج بھی پڑے ملک میں اس کتاب کی مانگ ہے۔

اسی کتاب میں میں نے اعلان کیا تھا کہ اس کتاب کے بعد خواب کا انتظار کیجئے۔ مگر اپنی شدید مصروفیت، تقریری پروگرام، مسجد کی ذمہ داری نیز آل اخذیا مسنی جمعیتۃ العلماء (جو پوسے ملک کے سنیوں کی تنظیم ہے اور ہمارے اسلاف کرم کی مقدس یادگار ہے) کی جامعیتی ذمہ داری اور نہ جانے کتنے امور ایسے رہے کہ وعدے کے مطابق کتاب کی اشاعت نہ ہو سکی۔ اس وقفہ میں میرے محب و مخلص شاعر اہلسنت بننا محمد مرتضیٰ حسین صاحب قادری، ضوی، الہ آبادی نے مجھ سے نہ جانے کتنی مرتبہ فرمایا کہ میں خواب کی جلد از جلد تکمیل کر دوں۔ اور میں ہمیشہ وعدہ کرتا رہا۔

اس سال ماہ رجب میں شب معراج کے موقع پر انجمن قادریہ حیدرآباد کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمد حسینی صاحب قبلہ دامت برکاتہم اور غنی و مگر گرامی حضرت علامہ سید کاظم پاشا صاحب قبلہ قادری المدعو البیلائی فاضل دارالعلوم اہلسنت منظر اسلام بریلی شریف کی مشترکہ پھولوں و دعوت پر حیدرآباد و حاضر ہوا۔ پندرہ یوم میں پانچیس تقریروں کا ایک شاندار ریکارڈ قائم ہوا۔ حیدرآباد کی مذہبی فضا میں نمایاں تبدیلی اور نہ جانے کتنے حضرات کو راہ حق نصیب ہوئی۔ حیدرآباد ہی میں کسی تقریر میں میں نے دیوبندیوں کے خواہوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں میری مستقل کتاب بہت جلد اشاعت پذیر ہوگی۔ ترتیب جاری ہے۔

تقریر کے بعد فاضل گرامی حضرت علامہ سید کاظم پاشا صاحب قبلہ دامت برکاتہم اور حیدرآباد

کے ایک عظیم دینی بجا بہ محترم جناب شاہ ہادی صاحب، محب مخلص محترم جناب خازن صاحب ابی اسے اور نہ جانے کتنے احباب نے فرمایا کہ میں تمام کام چھوڑ کر اس کی ترتیب مکمل کروں۔ شاید اب واقعی اس کام کا وقت آگیا تھا۔ حیدرآباد سے یکم اگست ۱۹۴۱ء کو بذریعہ موالی جہاز پہنچا واپس آیا۔ اور آنے کے ساتھ ہی اس کی ترتیب کا کام شروع کر دیا۔ مگر جماعتی ذمہ داریاں رمضان المبارک کی مصروفیات دامن گیر رہیں۔ بہر حال دیر آید درست آید کے مصداق اب یہ خوابوں کا مجموعہ حاضر خدمت ہے۔ اس میں کچھ خوفناک و خشتناک ہیبت ناک خواب ہیں۔ کچھ البیلے، ریلے، ریلیکے، مزیدار خواب ہیں۔

میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ دیوبندی گروپ کے تمام خواب جمع کر دوں مگر جس دھرم کی بنیاد ہی خواب پر ہو وہاں خوابوں کی کمی نہیں۔ روزانہ خواب ہوتے ہیں اور روزانہ نئی نئی تعبیریں تیار ہوتی ہیں۔ مگر

بھیا نک تو نہ تھا وہ خواب جو کل تم نے دیکھا تھا

بھیا نک اس کی تعبیر کیوں ہے ہم نہیں سمجھے

تلاش و جستجو جاری ہے اور مزید خواب حاصل ہوئے تو آئندہ ایڈیشن میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ مقصد صرف اس قدر ہے کہ ظاہری تقدس اور نمائشی پاکیزگی کی بنیاد پر ہمارے بھولے بھالے عوام عقیدہ اور ایمان کی دولت برباد کر رہے ہیں وہ آگاہ ہو جائیں کہ اس تقدس کے پیچھے تو بین رسالت کی خطرناک بیماری ہے اور اس ظاہری نمائش کے پس پردہ عداوت و عناد کالا واسلگ رہا ہے۔

شغل سے نے رنگ روغن شمع کا چمکا دیا

لوگ سمجھ کر حقیقی سے شکل تو رانی ہوئی

سادہ لوح اور خوش عقیدہ مسلمان جانیں کہ دیوبندی گروپ تو بین رسالت

اس خطرناک مجرم ہے جو ہوش و حواس کی دنیا میں تو بین و گستاخی رسول علیہ الصلوٰۃ السلام کا ترک نہیں ہے بلکہ خوابوں میں بھی تو بین رسالت سے باز نہیں آتا۔

ایمان و عقیدے کی سلامتی اسی میں ہے کہ ان گندم نما جو خوشوں سے دور رہا جائے اپنے گھروں کا ماحول ایسا "مستحکم" بنایا جائے کہ ہم یہیں یا نہ یہیں ہوئی ہوئی مشلوں کے ہاتھوں میں رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم، غوث اعظم و لجنہ اعظم، مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین کے دامن کرم سلامت رہیں اور معتون عقیدتوں کے چراغ کی لود صدم نہ ہونے پائے۔ یہ چراغ منور ہیں اور ان راغوں کے نور سے ہمارا گھر ہماری نسلیں ہمارے قلوب ہماری خلوت و جلوت اور خرمی منزل میں ہماری قبر بھی منور و تابناک رہے۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے

اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

یاد رہے کہ آج کے دور میں خود سنی رہنے کے ساتھ ساتھ از حد ضروری یہ امر ہے کہ اپنی دلا کو بھی سنیت کا درس دیا جائے۔ آج پورے ملک میں بدعقیدہ دیوبندی گروپ نوجوانوں کے ذہنوں پر پوری چالاک کی کے ساتھ چھا چکا ہے اور یہ کام سلام دایمان کے پردہ میں کیا جا رہا ہے۔

بھلائی کی امید اور پھر دنیا کے پرہیز سے

یہاں جو دوست کرتے ہیں وہ نامکمل ہے دشمن

آخر میں اپنے تمام مخلص احباب کا جو پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں ان کا شکریہ گزارا کہ ان کی عنایات شامل حال ہیں۔ خصوصاً مقامی حضرات میں محترم ہمایہ اہلسنت جناب بدلتاق حشمتی صاحب، جناب الحاج ماسٹر بشیر علی صاحب رضوی، جناب سید محمد نبع صاحب رنگاری قادری رضوی، جناب سید شکر اللہ صاحب، جناب الحاج سید محمد حشمتی

دَاسْتَانِ اَپنی

جناب محمد ہاشم صاحب محبوبی - جناب الحاج سیٹھ محمد ہاشم صاحب فخر خیر والے - جناب سیٹھ عبد الغفور الکاظمی صاحب قادری رضوی - شاعر اہلسنت جناب مرتضیٰ حسین صاحب قادری رضوی - برادر رقیقت جناب عبد الوحید محبوبی - اور محب و لنواز جناب محمد امین عبد الجید غازیانی قادری رضوی کا قلب کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ جسکی محبت نے ہر قدم پر سہارا دیا۔ مفید اور کارآمد مشوروں سے نوازا اور جب بھی کبھی تنہائی سے فوجت پیدا کی تو ان کی عنایات و اکرام کی موسلا دھار بارش نے ہر غم غلط کر دیا حتیٰ کہ احساس تنہائی نہ

دل میں دنیا سے محبت کو لئے بیٹھا ہوں

بزم کی بزم ہے تنہائی کی تنہائی ہے

رب کائنات ان تمام حضرات کو دونوں جہاں کی راحتیں عطا فرمائے اور ان کی محصل اخلاص و محبت اسی طرح آباد و سلامت رہے۔ آمین ثم آمین۔

پس جانئے اس کتاب کی ترتیب میں میرے برادر عزیز فاضل نوجوان مولانا قارعت محمد مقصود علی خاں قادری رضوی انجم فاضل المجاہدۃ الاشرافیہ عربیہ یونیورسٹی مبارک پور کا بے پناہ اصرار رہا۔ ورنہ شاید اور تاخیر ہوتی۔ رب قدیر برادر مولانا مقصود کو اپنے محبوبین کے صدقہ و فضل میں اہلسنت کا مقصود و محبوب نظر بنائے۔ اور دین و ملت کی بہتر خدمات ان کی ذات سے انجام پائیں۔ آمین

خدا کرے شک و شبہ کے دلدل میں پھنسے ہوئے افراد کیلئے یہ کتاب سنارہ نور ہدایت ثابت ہو۔ اپنے تمام برادران اہلسنت کے حق میں دعا گو اور اسی طرح تمام برادران اہلسنت سے اپنے حق میں دعاؤں کا طالب ہوں۔

جس وقت دعائیں آپ کریں اس وقت ہمیں بھی یاد رکھیں

قادم سلیت - محمد منصور علی خاں - قادری رضوی محبوبی خطیب بنی بڑی مسجد ۱۶۶۷ھ
بتاریخ ۱۰ اشوال المکرم ۱۴۱۶ھ

مدنہ پورہ - ممبئی

اب سے تقریباً ۳۲ سال پہلے جب احباب اہلسنت کی دعوت اور حضرت شیریں ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے حکم سے حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان ریاست پیار کے مفتی اعظم کے عہدے سے سبکدوش ہو کر سنی بڑی مسجد مدنہ پورہ ممبئی کی خطابت و امامت اور مفتی ممبئی کے عہدے پر فائز ہوئے اس کے کچھ ہی عرصہ کے بعد ہی کتب خانہ اہلسنت کو حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے قائم فرمایا اور جب بھی کسی فتنہ نے سر اٹھایا تو اس کی سرکوبی اور اہلسنت کے عقیدے کی حفاظت کی خاطر مفید اور کارآمد مذہبی کتابیں شائع ہوتی ہیں۔

۲۴ جمادی الآخر ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء بروز چہار شنبہ اذان ظہر کے وقت حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال ہوا۔ ایک قیامت تھی جو نگاہوں کے سامنے تھی۔ یہ حادثہ صرف ہمارے خاندان کا ہی حادثہ نہیں تھا بلکہ پورے ملک اہلسنت کا حادثہ تھا۔ جس نے جہاں بھی وصال محبوب کی خبر سنی و بخندہ اور غم زدہ ہو گیا۔ ہماری بہنوں نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔ زمانہ تاریک نظر آنے لگا۔ دل غم و الم کا مسکن بن گیا۔ مگر رب کائنات کا فضل و کرم رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے پناہ بخشش و عطا حضور غوث اعظم سلطان الہند خواجہ غریب نوازؒ، سرکاران دارہرہ مطہرہ اور حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی نظر عنایات شامل حال رہیں، ہمت ساتھ چھوڑا اور ایک بار پھر نے عزم و حوصلے کے ساتھ میدان میں قدم رکھا۔

بکلیاں لاکھ گریں میرے نشیمن پر مگر

میرا مولا ہے مری لاج بچا ہے والا

اور حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی وہ پر نور ایمان افروز 'مجددیت سوز تقریر' جو حضرت نے مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت شیخ رشید مسند علیہ الرحمۃ والرضوان کی ہمراہی میں رنگون میں فرمائی تھی اس کی تیسری اشاعت ہوئی۔ کتب خانہ اہلسنت کے نام سے جس پورے کی حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے ایبوری فرمائی تھی اس کے برگ و بار مرحبا نے نہ پائے اور ہم نے اپنا خون جگر لے کر اس کی سرسبزی و شادابی برقرار رکھی۔

۱۳۱ کے بعد مختلف کتابوں کی اشاعت ہوتی رہی ۱۹۶۹ء میں حضرت انجی گرامی منزلت خطیب اہلسنت فاتح قلوب مومنین حضرت مولانا محمد منصور علی خاں صاحب قبلہ کی پہلی تصنیف بنام تبلیغ یا دھوکہ کی اشاعت ہوئی۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب تک مذکور کتاب تیرہ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔

اب سے دو سال پیشتر تک حضرت برادر معظم ہمیں اکیلے تھے میں الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارکپور میں زیر تعلیم تھا اور حضور رھا فقط ملت علیہ الرحمۃ والرضوان محدث مبارکپور کی بارگاہ سے روحانی و عرفانی فیوض و برکات حاصل کر رہا تھا۔ ماہ شعبان المعظم ۱۳۹۵ھ میں میری دستار بندی ہوئی۔ یہی آنے کے بعد میں حضرت برادر گرامی و قار کا شریک کار ہو گیا۔ راہیں اور آسان ہو گئیں۔ اپنا تو یہ نظریہ تیار ہے۔

انہیں یہ ضد کہ تیرا نام ہی نہ لے کوئی

ہیں جنوں کہ تیرا ذکر صبح و شام کریں

حضرت برادر محترم کی مصروفیت کا حال ان سے دریافت فرمائیں جو حضرات اکثر شیعہ بھی آتے رہتے ہیں۔ پھر بھی کام جاری ہے۔ "عالات محبوب ملت" جمع کرینیکا کام شروع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ سنی بڑی مسجد مدنیورہ بھی کا وہ تاریخی مقدمہ جس نے ہندستان میں اسلام و سنت کی نئی تاریخ مرتب کی اس کی تمام تر کاروائی جمع کی جاتی ہے

مجتہد جلد حق کا بول بالا کے نام سے شائع ہوگی۔ دیوبند ہے کی ترتیب جاری ہے۔ اس طرح طے کی ہیں ہم نے منزلیں گر پڑے۔ گر کر اگلے۔ اٹھ کر چلے

کام جاری ہے۔ سحر اور فعال حضرات ملتے جا رہے ہیں اور انشا اللہ ملتے جائیں گے۔ لیکن کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے نہ کام کرتے ہیں اور نہ کرنے دیتے ہیں اور جب بھی کوئی کام سرانجام پا جاتا ہے تو خون لگا کر صف اول میں نظر آتے ہیں۔ یہ تو اپنے مزاج کی بات ہے۔ مگر ہمیں تو کام سے کام ہے۔ کیونکہ میرے استاد گرامی مرتبت جلالیہ العلم حضور رھا فقط ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے وہ جملے مشعل راہ ہیں جو انہوں نے میرے سر پر دستِ فضیلت و تاجِ نیابت باندھے ہوئے فرمائے تھے۔

"مقصودِ مہیاں اکام سے کام بھی ہوتا ہے اور کام سے نام بھی ہوتا ہے۔ اگر دنیا و آخرت میں ہر ضرورتی چاہتے ہو تو علم دین مصطفیٰ علیہ التیجۃ والثناء جو تم نے حاصل کیا ہے اس سے خود بھی فائدہ اٹھاؤ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاؤ۔ بس ہمیشہ اپنے کام پر نظر رکھو۔ دین مصطفیٰ کی اشاعت کرتے رہو، تم بھی پھولتے پھلتے رہو گے۔ تمہارا نام بھی روشن ہوتا جائیگا۔ تمہارے دشمن تم کو سنا بھی چاہیں گے تو مٹا نہ پائیں گے۔ تمہارے کام سے وہ تمہارے بٹتے جائیں گے۔ در نہ اپنے آپ شتے چلے جائیں گے۔

آج بھی میرے کان میں یہ الفاظ گونج رہے ہیں۔ اس لئے میں صرف بات کر نیوالے

حضرات سے کچھ نہیں کہنا ہے۔ ہیں تو کام کر نیوالے حضرات چاہئیں۔

ہے دامن یہ ہے گریباں آؤ تو کچھ کام کریں

موسم کا منہ نکلتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا

اس وقت ہم حضرت انجی گرامی منزلت خطیب اہلسنت جانشین حضرت محبوب ملت
مولانا محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی کی تازہ تصنیف بنام خواہوں کی بارات آپ کی
خدمت میں حاضر کر رہے ہیں۔ بزرگوں کا کرم ہے کہ حضرت برادر محترم نے تامل ناڈو مہاراشٹر
کرناٹک گجرات یوپی۔ مدھیہ پردیش آندھرا پردیش کے مختلف شہروں میں زبردست
طریقہ پر اشاعت حق فرمائی۔ جہاں تشریف لے گئے یہی پیغام دیا۔

زمانہ کچھ کہے دیوانے اپنی جان دیدیں گے
مگر دامن نہ چھوڑیں گے تمہارا یا رسول اللہ

جس راہ سے گزے "منصور راہ حق" بلکہ گزے۔ احقاق حق و ابطال باطل
ایسے علاقوں میں کیا جہاں شاید کسی کا گزر بھی نہ ہوا ہو۔ اس کی تفصیل پھر کسی موقع پر عرض
کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ کتاب ان ہی کے قلم کا شاہکار ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ گذارش ہے کہ خود
مطالعہ کریں اور اپنے احباب کو بھی دعوت مطالعہ دیں۔ اگر آپ کو ہماری یہ کوشش پسند
آئی تو ہم سمجھیں گے ہماری محنت وصول ہو گئی۔

آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ رب قدیر تازہ زندگی دین حق پر استقامت کی توفیق رفیق
فرمائے اور صراط مستقیم پر اس طرح چلنے کی توفیق بخشے کہ

چلیں تو ایک زمانے کو ساتھ لیکر چلیں

بڑھیں تو اوج ثریا پہ جا قیام کریں

فقط آپ کا اپنا، خاکپائے محبوب، محمد منصور علی خاں انجم محبوبی۔

۱۳۹۶ھ

کتب خانہ اہلسنت، سنی بڑی مسجد۔ ۱۷۷ ایم آزاد روڈ - مدینہ۔

بے

ایک تار۔ ایک جائزہ

از قلم: فاضل گرامی، شیخ ابوبکر محمد بن القادر لیسیم، بیسی حبیبہ امہ بکاتم

تمہارے دشمنوں کے سر رگڑنے کو میں قائم نہ۔ غلامان شہر احمد رضا خاں یا رسول اللہ

خطیب اہلسنت حضرت مولانا قاری محمد منصور علی خاں صاحب قادری رضوی
محبوبی خطیب سنی بڑی مسجد مدینہ و دہلی سنی جمعیۃ العلماء مہاراشٹر ناسور عالم پور مشہور بزرگ
غازی اہلسنت حضرت علامہ الحاج مفتی شاہ محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی
لکھنوی نور اللہ تعالیٰ مرقدہ کے صاحبزادے ہیں۔ "الولد سرلابیہ" کی
حقیقت کے پیش نظر آپ اپنے والد بزرگوار کے صحیح جانشین اور مکمل تصویر ہیں۔ اپنے
گو ناگوں صلاحیتوں کی بدولت مختصر سی مدت میں اہل سنت و جماعت کے دلوں میں ایک ممتاز
اور نمایاں جگہ بنالی ہے اور روز بروز مسلسل جدوجہد کے ساتھ نہایت تیزی سے عروج و ارتقا
کی منزلیں طے کرتے جا رہے ہیں۔

قاری صاحب کے برادر اصغر فاضل گرامی حضرت مولانا مقصود علی خاں صاحب قادری
محبوبی فاضل الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ بھی جماعت کے ایک بیدار مفسر
صاحب صلاحیت اور ابھرتے ہوئے عالم و فاضل ہیں۔ آپ ان دنوں آل اللہ یا سنی تبلیغی
جماعت کے خلق سے ملک کے اہم اور مشہور مقامات کا دورہ کر رہے ہیں۔

فاضل مرتبہ جماعتی تنظیمی شعور، امامت و خطابت کی ذمہ داریوں کی انجام دہی اور غلط
تقریر کی بھرپور صلاحیتوں کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ تحریر و انشا اور شہر و قلع کا بھی بہترین
ذوق رکھتے ہیں۔ آپ کے بلند پایہ مضامین ملک کے معیاری اور مشہور و معروف اخبارات و

رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

زیر نظر کتاب خوابوں کی باریک بینی کی تازہ ترین تالیف ہے جس کا انداز بیان اور اسلوب نگارش بے حد دلچسپ اور فکر انگیز ہے۔ آپ نے عہد حاضر کے گندم ناجو فروشوں کے بیان کردہ عجیب و غریب خوابوں کی صحیح و سچی تعبیر ظاہر کرتے ہوئے اس قدر عام فہم اور غیر جانبدارانہ تبصرہ قلم بند کیا ہے کہ قارئین پڑھتے پڑھتے کہیں سے کہیں نہ ہنسنے لگتے ہیں۔

ناؤک نے تیرے حیدر چھوٹے زمانے میں نہڑے ہے سرخ قبلہ نما آشیانے میں اس موضوع پر یوں تو بہت سے اہل قلم علماء نے کتابیں لکھی ہیں لیکن خوابوں کی بارات کے مؤلف و مرتب نے انصاف پسند اور سنجیدہ طبقہ کیلئے اس کتاب میں جو مواد جمع کر کے اس کے متعلق اپنے غیر جانبدارانہ خیالات ظاہر کئے ہیں وہ ایک لمحہ فکریہ کا درجہ رکھتے ہیں اس وجہ سے کتاب کی گوشوں سے نیاپن پیدا ہو گیا ہے۔ مجھے بھرپور یقین ہے کہ زیر نظر کتاب عوام اور خواہ دو فنی بلقیوں میں نہایت دلچسپی اور توجہ سے پڑھی جائے گی۔ اس کتاب کو پڑھتے وقت اگر جماعتی تعصب اور شخصیت پرستی سے کام نہ لیا گیا تو اس بدنام زمانہ اور رسولائے عالم گروہ و اہلبیہ دیوبندیہ کی جھپی ہوئی گندی تصویر اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے اور اس حقیقت کا فیصلہ نہایت آسانی سے کیا جاسکتا ہے کہ اسلامی پلیٹ فام پر اہلسنت و جماعت کا اسی طبقہ اپنے ایمان اور عقیدہ کے لحاظ سے نہ صرف قابل اعتماد اور حق بجانب ہے بلکہ اعتماد و اعتبار کی سند بھی دیتا ہے۔

مولیٰ تعالیٰ اسلامیان عالم کو حق سمجھنے، حق کہنے، حق سمجھنے، حق پر چلنے، حق پر عمل کرنے اور حق کی حمایت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجا احیاء رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

محمد صابر القادری شمیم بستوی

نزیل یعنی۔ ۲۹ قعدہ ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۶ء

جَوَاهِرُ رَحْشَنَد

پاکستان کی نئی خطائیں تر خطائے رحلت و سنت و احادیث صاف نظر آتی ہیں ابادی انتہائی کم
آج سے چند ماہ پیشتر عزیز گرامی مناظر اہلسنت و خطیب الہند جناب مولانا قاری مسعود علی
خال صاحب نے زیر مطالعہ کتاب کی ترتیب و تالیف کا ذکر کیا تھا۔ جس پر میں نے اپنے
ٹوٹی بھوٹی رائے بھی دی تھی۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ اس قدر جلد یہ کتاب منظر عام پر آ جائے گی
عزیز گرامی کا خط ملا کہ اپنی رائے بھیج دو۔

مرے اپنے خیال میں اس موضوع پر جتنا بھی لکھا جائے وہ کم ہے۔ میں اس سائے
سے قطعاً متفق نہیں کہ یہ بہت پرانا میسر ہے اور گڑے مردوں کو اکھاڑنے سے کیا فائدہ؟
حیثیت ہے! گڑے مردے تو نظر آتے ہیں مگر مردوں نے جو برسیر بیکار فوج چھوڑی ہے
وہ چلتے پھرتے جنازے نظر نہیں آتے۔ مجھے معاف کیا جائے یہ بچو اس یا تو نادان دوستوں
کی ہے یا دیوبند کے ایجنٹوں اور دلاؤں کی جس آواز پر کان لگانا بھی فیض اوقات کے مترادف
ہے۔ عصر حاضر میں دیوبندیت ایک جلتی پھرتی مشین ہے۔ شرک و بدعت اور اتباع سنت
کے غلط پروپیگنڈے کے بل بوتے پر مذہب اہلسنت کو ڈائنامیٹ کرنا چاہتی ہے۔
ان کے ترکش کا تیرا ہے ہی کلیجے کو نشانہ بناتا ہے۔ ہم نہیں گراہیں گے تو کون گراہے
گاہ؟ ظالم کی ہاں میں ہاں ملاؤں کی کمی نہیں مگر مظلوم کو کوئی سہاقتی نہیں ملتا۔ ۴

انصاف کو آواز دو انصاف کہاں ہے۔

اگر ہم اپنی طرف سے کچھ کہتے یا سمجھتے ہوں تو ہمارے زبان پر پھر بھٹانا اور ہماری انگلیوں کو تراشنا

انصاف کو زندگی دینا ہے۔ لیکن اگر انہیں کہا یا کچھ ہم قوم تک پہنچاتے ہوں تو احسان فراموشی کی مدد سے گزر کر کسی کشش بننا انصاف و دیانت کا خون نہیں تو اور کیا ہے۔ ؟
مجھے صیافت کرنے دیجئے، اگر ان حوالہ جات کا پیش کرنا جرم و خطا ہے تو ذہنیت اور اراق بنا کر مارکیٹ و بازار میں لانے والے جرائم پیشہ مجرموں کی دنیا کیا سزا بخور کرے گی ؟

سہ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مجھے افسوس ہے کہ میں زیر مطالعہ کتاب کو مکمل نہ دیکھ سکا مگر جس موضوع پر کتاب کی ترتیب ہے ہو سکتا ہے اس پر اس طرح کے سوالات قائم کئے جائیں اس لئے یہ چند سطریں لکھی گئی ہیں تاکہ ذہن کو مضامین کے قبول کرنے میں زحمت نہ ہو۔ دشمنان مصطفیٰ علیہ السلام و اشنا کے رویں کچھ کہنا یا کچھ عصری مزاج ہی کا تقاضا نہیں بلکہ یہی سنت الہیہ ہے جس پر قرآن حکیم کی متحدہ سورتیں اور آیات مبارکہ شاہد عدل ہیں۔ (جس کا جی چاہے اس کی طرف رجوع کرے) عزیز گرامی مولانا منصور علی خاں ایک علمی خافولے کے چشم و چراغ ہیں۔ مذاہب باطلہ کا ذکر نا انہیں وراشت میں ملا ہے۔ فائدہ دینے کو ضائع کر نیوالے ناخلف ہوتے ہیں۔ خلف کی نشانی یہ ہے کہ آباد آجہاد کی وراشت کو چارچاند لگائے۔ یہ قلم ہی کے نہیں میدان خطابت کے بھی شہسوار ہیں۔ ابھی حیدر آباد کی سر زمین پر مسلسل ۲۲ روز بادل کی طرح گرجتے اور بھل کی طرح تڑپتے رہے۔ ویسے وہاں نہ جانے کتنے موسمی ساون بھادوں آئے مگر موصوف کی تقریروں نے وہاں کی کایا پلٹ دی۔
ذالک فضل اللہ یؤتیه من يشاء اللہ زود فرزد
حیدر آباد کا پردگرم شیخ طریقت، لکل نظر قادریت
سیف دکن، علامہ مولانا سید کاظم پالشاہ
کی کامیاب قیادت کا نتیجہ ہے۔

ہیں امید ہے کہ زیر مطالعہ کتاب بہ نظر قبول دیکھی جائے گی اور عوام دیوبندیت کی مکروہ و گھناؤنی صورت کو بہ نظر حقارت دیکھیں گے۔ خدا مرتب کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔ بجا کا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مشتاق احمد نظامی

نزہت "دیباچہ و اجہ" بھیلوارہ (راجستھان)

کاشانہ فاروقی پھولوان

یکم ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۷۷ء



حقیقت کی بات

ادب و تعظیم

وجود کائنات دو جہاں جن کی بدولت ہے
ان ہی کا ذکر کرنا میرے مسلک میں عبادت ہے

دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والے اپنے رہبر و پیشوا کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں
اپنے رہبر و رہنما کی بارگاہ میں ادب و تعظیم ملحوظ رکھتے ہیں۔ ادب و تعظیم کی جتنی بھی اقسام
ہو سکتی ہیں ان کو برائے کار لاکر دیگر مذاہب والوں پر یہ بات ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارا پیشوا
ہمیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اور بعض مذاہب والے تو تعظیم و ادب کی منزلوں سے اتنا
آگے بڑھے کہ خدا کا بیٹا "خدا کا شریک" اور نہ جاننے کیا کیا کہہ گئے اور بعض تناسیچے گئے کہ
"گھاؤں کا چودھری" اور اپنا بڑا بھائی سمجھنے لگے۔ اسلامی نقطہ نظر سے دونوں باطل۔

بحمد تعالیٰ مسلمانان اہلسنت اس افراط و تفریط دونوں سے پاک و صاف
ہیں مسلک اہلسنت ایک ایسی شاہراہ ہے جس راہ کے چلنے والے نہ تو رسالت کا ڈانڈا
خدا سے ملاتے ہیں اور نہ ہی کاندھا ملا کر برابر کی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا صاف
سیدھا بے غبار مسلک ہے جو شریعت اسلامیہ کے دائرہ میں رہتے ہوئے احکام الہیہ کی
پابندی کرتے ہوئے امام الانبیا، سید المرسلین آمنہ کے عمل، شفاعت کے تاویل و حضور سیدنا
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عرش پناہ میں ادب و تعظیم بجا
لاتا ہے۔

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو

اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانتے کیا ہو

اور بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ادب و تعظیم بجا لانا یہ قانون کسی انسان
کا قانون نہیں بلکہ قوانین الہیہ میں سے ایک قانون ہے۔ آئیے اور قرآن عظیم کا اعلان سماعت فرمائیے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۖ
 لِيُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلِيُنْزِلُوا
 قُورْآنًا وَتَسْبُحُوهُ بَكْرَةً وَأَصِيلًا
 (سورہ فتح ۲۶ واپ پارہ رکوع ۱)

خود فرمایے کہ میں تم کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد پورا حکم دیتا ہوں کہ اب ہمارے رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر کرو۔ اب اس کے بعد عباد کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں صدر الافاضل حضرت علامہ سید عظیم الدین صاحب قبلہ راوادبی علیہ الرحمۃ والرضوان کنز الایمان کے حاشیہ پر اپنی تفسیر خزائن العرفان میں اور شافریاتے ہیں۔ صبح کی تسبیح میں نماز فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں داخل ہیں یہاں فرمایا اس حدیث کے مجدد و اعظم سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ثابت ہوا کہ بھلا فرض فرمے ہیں

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ مَوَاجِدَةً
 يَذْكُرَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَأَقِمْوْا اللَّهَ
 إِنَّا اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
 (سورہ بقرہ ۲۶ واپ پارہ رکوع ۱)

قرآن نے کس قدر صاف اور واضح اعلان فرمایا کہ اے ایمان والو! ہمارے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالی میں نشست و برخاست گفت و شنید فرمنا کہ ہر معاملہ میں ادب و تعظیم کا دامن ہاتھ نہ چھوڑنا چھوڑنے نہ پائے تم نہیں جانتے کہ ان کی بارگاہ عالی میں ہے اولیٰ کا انجام کیا ہو گا۔ اسی آیت کریمہ کے متصل دوسری آیت میں

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ

لِے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو
 لَنْ يَّسْمِعَنَّ الْبَشَرُ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ
 اَجْهَرُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ
 اَنْفَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ
 (سورہ حجرات ۱۷ واپ پارہ رکوع ۱)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ثابت بن قیس بن ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جو کچھ اونچا سنتے تھے اور خود بلند آواز تھے۔ انہیں حکم ہوا کہ اس بارگاہ میں آواز پست رکھو۔ حضرت ثابت اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد صفائے نشین ہو گئے۔ بارگاہ نبوی میں حاضر نہ ہوئے۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی غیر حاضر کا سبب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا۔ جو حضرت ثابت بن قیس کے پڑوسی تھے انہوں نے حضرت ثابت بن قیس سے دریافت کیا۔ وہ بولے کہ میں تو دوزخی ہو چکا ہوں میری آواز اونچی ہو گئی۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور رحمان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تمام حال عرض کیا۔ حضور سر پر رحمت و کرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رحمت بھرے انداز میں فرمایا کہ ان سے کہہ دو وہ جنتی ہیں۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ادنیٰ سے ادنیٰ بے ادبی کفر ہے۔ کفر ہی ایسا جرم ہے جس سے انسان دائرۃ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ہر شخص دو اور دانشوروں سے میرا سوال ہے کہ جب اسی مقدس بارگاہ میں اونچی آواز میں بولنے سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں تو کسی اور بے ادبی جرأت دے بے باکی کا ذکر ہی کیا ہے؟ کس قدر اہتمام کے ساتھ بارگاہ محبوب کا ادب تعلیم فرمایا جا رہا ہے۔ ان کے حضور چلا کر نہ بولو۔ انہیں عام القابات سے نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے تھے۔

قرآن نے اس مقام پر وعید فرمائی۔ اور جب اس تعلیم پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
ہوئے تو اب ان مقدس ہستیوں کے اجر و ثواب کو ارشاد فرمایا جا رہا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَفْعَلُونَ آمَاةً ثُمَّ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ
اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِيَتَقَوَّيَ طَلَبُهُمْ
مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

بیشک وہ جو اپنی آوازیں پت کرتے
ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل
اللہ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا ہے۔
کیلئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

(سورہ حجرات ۲۶ واں پارہ رکوع ۱) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَعْيُنُكُمْ آفَ السَّمَاءِ
عِلْمُ نَارِ اللَّهِ عَظِيمٌ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بہت احتیاط لازم کر لی اور
خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض و معروض کرتے۔ ان ہی حضرات کے حق میں
آیت کریمہ نازل ہوئی۔
تصویر کے دونوں رخ قرآن مجید کی روشنی میں آپ کے سامنے پیش ہیں۔ محبوب عظیم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی تعلیم و توفیق کی جائے تو بخشش اور ثواب عظیم کی شاندار بشارت ہے۔ اور اگر خدا نخواستہ

اس مقدس حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بے ادبی و گستاخی کی تو عذاب کی دل ہلائی
والی وعید ہے۔ گفتگو آگے بڑھے اس پیشتر اس مقام پر ذرا توقف کیجئے اور اپنے ضمیر سے
فیصلہ لیجئے کہ آپ ان دونوں جماعتوں میں سے کس جماعت کے دفتر میں اپنا نام درج
کرنا پسند فرمائیں گے؟ کسی بھی فیصلہ سے پیشتر یہ ذہن نشین فرمائیں کہ قبر کی تاریکی و
ہولناکی تنہائی سے بیکر میدان محشر میں نفسی نفسی کے عالم تک صرف ایک ہی ذرا
دستگیری کی کرنیوالی ہے اور وہ ذات ہے شہسوار شفاعت، سیاح لامرکاں
حضور رحمت ہر دو عالم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی۔ یاد رکھیے کوئی مولانا مولوی۔ امیر جماعت اور حضرت جی
مدد کو نہ آئیں گے۔

ایمانی صلی حیاتوں اور جذبہ وفاداری کی سرشاری کے ساتھ قرآن عظیم کا ایک ایسا
جماعت فرمائیں۔

كَانَ يَوْمَئِذٍ لِلْمُؤْمِنَةِ
الْفَضْلَةُ اللَّهُ وَمَا سَأَلَهُ أَمْرًا
لَهُمْ الْخَيْرُ مِنْ أَمْرٍ لَهُمْ وَهُمْ لَمْ
يَأْتُوا اللَّهَ وَمَا سَأَلَهُ فَقَدْ ضَلَّ

اور نہ کسی مسلمان مرد اور نہ مسلمان
عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول
کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ
افتقار نہ ہے۔ اور جو حکم نہ مانے اللہ اور
اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی کا۔

(سورہ احزاب ۳۲ واں پارہ رکوع ۵) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)
آیت کریمہ حضرت زینب بنت جحش اسدیہ ادا اللہ کے بھائی عبداللہ بن جحش اور ان کی
الہامیہ بنت عبدالطلب کے حق میں نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ سے جہاں اور
انہیں حلوم ہوئیں وہیں یہ مسئلہ بھی ظاہر ہوا کہ آدمی کو رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
امامت کمال میں اور ہر امر میں احباب سے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں کوئی
نفس کا بھی خود مختار نہیں اور بات اسی مقام پر ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ آگے ارشاد باریکا
ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے کھلا گمراہ ہے۔
ایک اور مقام پر عظمت رسالت کا یوں اعلان کیا جاتا ہے۔

لَا تَجْعَلُوا دَعَاءَ الرَّسُولِ
بَيْنَكُمْ كَدَعَاءِ بَعْضِكُمْ
بَعْضًا

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا
نہ ٹھہراؤ جیسا تم میں ایک دوسرے
کو پکارتا ہے۔ (کنز الایمان)

(سورہ نورہ ۱۹ واں پارہ رکوع ۹) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)
الْعَظْمَةُ لِلَّهِ! محبوب کو پکارنے کے بارے میں بندوں کو قانون دیا جا رہا ہے
و آپس میں ایک دوسرے کو پکارنے کی طرہ رسول عالی وقار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکارنے
یا بندی ماند کی جا رہی ہے تو کسی اور گستاخی یا جرات کا انجام کیا ہوگا؟

انصاف دویانت کے ساتھ قرآن کا ایک قانون سماعت فرمائیں بارشلا خداوندی ہے
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْتَمِدُوا
 رَاعِيْنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا
 وَلِكُلِّ فِرَاقٍ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(سورہ بقرہ پہلا پارہ رکوع ۱۳)
 (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کرتے راعینا یا رسول اللہ مطلب یہ کہ حضور ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس ہم سمجھ نہ سکے سرکار دوبارہ ارشاد فرمائیں یا ہم کو سمجھنے کا موقع عنایت فرمائیں یہودیوں کی زبان میں یہ کلمہ سو وادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے یہی کلمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں گستاخی کی نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن یہ کلمہ یہودیوں کی زبان سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بے ادبی کرتے ہوئے سنا تو حالت جلال میں فرمایا اے خدا کے دشمن تم پر اللہ کی لعنت نازل ہو۔ اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا تو اس کو قتل کر دوں گا۔ یہودیوں نے جواب دیا کہ اے سعد ہم پر آپ پر ہم جوتے ہیں مگر یہی کلمہ تو خود مسلمان بھی بولتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ افسردہ افسردہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اور اسی موقع پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام کی بارگاہ میں تعظیم و توقیر ادا کرنے کی بارگاہ میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے۔ اور ایسا کلمہ بھی بولنا منع ہے جس سے دشمنوں کو بے ادبی کا موقع حاصل ہو۔ مقام غور و فکر ہے کہ اس دیوبندی گردہ کیلئے جو کلمہ کھلا صاف مزید توہین نبوت کریم ہے اور پھر بھی توحید کے تنہا ٹھیکیدار بننے ہوئے ہیں۔

اتنی نہ بڑھایا کی داماں کی حکایت
 دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

عرض قرآن مجید کی ایک آیت کیا سینکڑوں آیات عظمت رسالت کا اعلان کر رہی ہیں اور نہ جانے کتنے مقامات پر رب کائنات نے اپنے بندوں کو رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عرض پناہ کا ادب تعلیم فرمایا ہے۔

میں ابتدا ہی میں عرض کر چکا ہوں کہ اہلسنت وجماعت کی راہ افراتو تفریط و تزویر پاک و صاف ہے۔ شریعت کے احکام اور قوانین خداوندی کے حصار میں رہ کر ہم اپنے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعظیم و توقیر بجالاتے ہیں۔ اہلسنت وجماعت پر مخالف طبقہ کا بہتان ہے کہ سینور نے اپنے رسول کو خدا سے بڑھا دیا۔ معاذ اللہ ایسے عظیم العقل کو کون سمجھائے کہ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُولُہٗ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ علمائے اہلسنت کی بات تو بڑی بلند و بالا ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ کوئی دیوبندی کسی عام سنی کے بارے میں بھی یہ نہیں بتا سکتا کہ اس نے کبھی اٹا سے کنا سے کی زبان میں اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کہا ہو یا خدا سے بڑھا یا ہو۔ اعیانہ اللہ من ذالک اللہ تعالیٰ حضرت خطیب مشرق پاسبان ملت۔ مناظر اہلسنت مخدوم گرامی تریٹ علامہ مشتاق احمد صاحب قبلہ نظامی آبادی دامت فیوضہم المبارکہ کی عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ آج اہلسنت وجماعت کے نہ جانے کتنے امور ان کی چشم و برون کے منتظر ہیں۔ پورے ملک میں ان کی خطابت اور تحریر کی دھوم ہے اور جہاں جاتے ہیں مسلک اہلسنت کی نشر و اشاعت ان کا مقصد اولین ہو سکتا ہے۔ ایک سے تیرہ بی بی تقریر کے دوران حضرت خطیب مشرق نے مخالفین کے (اس اعتراض پر کہ رسول کو خدا کے برابر

کہ دیا بلکہ بڑھا دیا۔" کا برپا اور جواب ارشاد فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ برابر کرنے یا بڑھانے کا سوال تو اس وقت پیدا ہو گا جبکہ پہلے مخالف طبقہ یہ ثابت کرے کہ "یہ خدا کی حد ہے" خدا کی حد ثابت ہو جائے تو اس کے بعد یہ اعتراض صحیح ہو گا کہ خدا کی حد ہے۔ اس کے برابر کیا تو خدا کے برابر کرنے کے اور اس حد سے بڑھایا تو بڑھانے کے مترادف ہو گا۔ ہمارا پروردگار تو اپنی ذات و صفات دونوں میں غیر متناہی اور لامحدود ہے۔ اس کی کوئی انتہا نہیں۔ اب جب اہلسنت کے عقیدے کے مطابق رب کائنات کی حد نہیں انتہا نہیں۔ تو یہ الزام ہی باطل ہو گیا کہ خدا کے برابر کر دیا یا بڑھا دیا۔ معاذ اللہ۔ یہ نہ نا امام احمد رضا مجدد اعظم فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلک اہلسنت کی بڑی پیاری وضاحت فرمائی۔ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہیں۔

تیسرے تو وصف عیب تنہا ہی سے ہیں بری

حیراں ہوں میں میرے شاہ کہ کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اس پر کر دیا

خالق کا بندہ خلق کا آفت کہوں تجھے

زہن حاضر ہو تو یہ بات بھی محفوظ فرمائیں کہ فظ رسول زبان سے ادا ہونے کے ساتھ ہی یہ بات عقیدے میں آگئی کہ رسول اس مقبول بارگاہ بندہ کہتے ہیں جس پر اللہ قائل ہے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے وحی بھیجی ہو۔ اب جبکہ رسول کا مطلب واضح ہو گیا اور اقرار رسالت کرنیوالا رسول ملنے کے ساتھ ان کو اللہ کا بندہ تسلیم کر لیا ہے تو پھر اعتراض کی کیا گنجائش باقی رہ گئی؟

ہم نے ان کی جوت پر اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں لیکن کیسے بندے؟ تو اس تفصیل کو دو لفظوں میں یوں سمجھیں۔ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" میری ان تمام گزارشات کا واضح مطلب یہ ہے کہ اللہ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی تنظیم کا حکم رب کائنات نے اپنی عبادت سے پہلے فرمایا۔ اس مقدس بارگاہ میں ذرا سی بے ادبی پر اعمال اکارت ہونے کی وعید فرمائی گئی۔ اور جو حضرات ادب و توقیر ملحوظ رکھتے ہیں ان کے لئے ثواب عظیم کی بشارت عظمیٰ دی گئی۔ اس حکم قرآن کی روشنی میں اہلسنت و جماعت رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تنظیم و توقیر بجالاتے ہیں اور آخر میں اپنے عزم و انگار کا یوں اظہار کرتے ہیں۔

فرش دانے تری شوکت کا علو کیا حبائیں

خسرو اعظم پڑتا ہے پھر یہ اتیسرا

مگر آپ حیات میں پڑ جائیں گے اور آپ کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جائیں گی جب آپ یہ سماعت فرمائیں گے کہ اسی آسمان کے نیچے اور اس زمین کے اوپر ایک ایسی بھی مخلوق ہے جس نے "اتوہمیں رسول" کو اپنا شعار بنالیا ہے جس کا اور ہٹنا چھوٹا عظمت رسالت سے انکار کرنا ہے۔ جس کے قلب و جگر میں رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و عناد بھرا ہوا ہے۔ یہ وہی گرد پڑ ہے جس کی بنیاد آج سے تقریباً ڈیڑھ سو سال پہلے محمد ابن عبد الوہاب نجدی نے رکھی۔ خیال ہے کہ یہ اس نجد کا رہنے والا ہے جسکی طرف اشارہ فرما کر خبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس سرزمین میں فتنے اور زلزلے پیدا ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سیدگ نکلے گا۔ دیکھئے کتب اعداد اسی محمد ابن عبد الوہاب نجدی کو ابن عبد الوہاب نجدی کے نام سے بھی جانا پہچانا جاتا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات و واقعات معلوم فرماتے کیلئے میرے والد محترم محبوب ملت افغانی دین و ملت اسلام حضرت علامہ مفتی الحاج ابو الطیر محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ قادری علیہ الرحمۃ دارمؤنون کی تصنیف ابن عبد الوہاب کی کہانی، ملاحظہ فرمائیں جس وقت یہ کتاب شائع ہوئی تھی اس وقت وہ نجدیہ دہائی گرد و پست کے نام کا برکے پاس روانہ کی گئی مگر آج تک کسی نے جواب نہیں دیا۔

ایک فریب کا ازالہ

ہر کہ "وہابی" اللہ کا نام ہے۔ "وہابی" کا مطلب اللہ کا بندہ، اللہ والا، اور صرف عوام کے ہی سامنے اس کا اظہار نہیں کرتے بلکہ بعض بڑی مسجد مذہبی کے قتل گیس میں سنسن کو رت بھی میں بیان دیتے ہوئے ایک وہابی گواہ نے وہابی کی یہی تشریح کی تھی۔ مطلب یہ کہ موقع بے موقع ہر جگہ وہابی لفظ وہابی کی یہی تشریح کرتے ہیں۔ خدا کیلئے آپ ان کے فریب کا شکار نہ ہوں۔ خیال ہے کہ وہابی کو وہابی ابن عبد الوہاب نجدی کی نسبت کہا جاتا ہے۔ اور اگر یہ بات تھوڑی دیر کو مان بھی لی جائے تو اللہ کا نام وہاب نہیں بلکہ وہاب ہے۔ قرآن کی گواہی موجود ہے اِنَّكَ اَنْتَ اَلْوَهَّابُ۔ اب اگر وہابی کو وہاب کی نسبت سے وہابی کہا جاتا ہے تو وہابی نہیں بلکہ وہابی کہا جانا چاہئے۔ مگر کوئی بھی وہابی نہیں کہتا بلکہ سب وہابی کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ صرف دھوکہ ہے اور عوام کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش ہے۔

اسی ابن عبد الوہاب نجدی نے عربی زبان میں کتاب التوحید لکھی۔ جس کی ہندستان میں اردو زبان میں "تقویۃ الایمان" کے نام سے اسٹیل دہلوی قلیل ذیج نے اشاعت کی۔ صرف بوسل بدل گئی۔ ورنہ شراب وہی تھی جس کو محمد ابن عبد الوہاب نجدی نے نجد کے ریکستانوں میں کشید کیا تھا۔ گویا شراب کہنہ در جام نو کی مثال گئی۔

صلی علیہ وسلم، ۱۹۵۵ء بروز سنیچر اس واقعہ کے تحت دائر ہوا تھا کہ جب دہلی دیوبندی اپنا امام کے کرسی پر ہی مسجد ندوہ میں آئے۔ اور زبردستی اپنا امام کمر گنا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ان کے ہی گروہ میں بھی کالمشہور چلیا حاجی جان محمد حاجی کاسمہ سے موقع کہ قاصد پر قتل ہو گیا اور اس کے بعد میرزا الد صاحب محترم علیہ الرحمۃ والرضوان نیز دکنی مسلمان گرفتار ہوئے۔ مقدمہ جلا۔ اللہ تعالیٰ کے محبوبین کے صدقہ میں سنہ ۱۴۰۸ھ سے ان کی رہائی کی خاطر کو باعزت دہلی حاصل ہوئی۔ اس مقدمہ کی تمام کاروائی ایک کم و ستادین اور تاجرانہ کرتے رہے۔ اس کی ترتیب کا کام میں نے شروع کر دیا ہے۔ طباعت کا انتظام فرمائیں۔

ہندستان میں وہابی گروپ نے اپنا مرکز اول دیوبند ضلع سہارنپور کو بنایا اور اب دیوبند کی نسبت سے یہ گروپ دیوبندی کے نام سے موسوم ہوا۔

اس دیوبندی گروپ کے ایک عظیم ہیئت "بانی مدرّس دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کی ایک عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ دیوبندی گروپ کے یہ وہ عظیم و کبیرا در ایسے فرزند ہیں جو بچوں کا پاجامہ کھول دیا کرتے تھے۔ آپ حیران نہ ہوں۔ اس گروپ میں بڑے بڑے رنگیلے اور عاشق مزاج لوگ موجود ہیں۔ اس کی مزید تفصیل آپ دیکھیں گے تو بے ساختہ آپ کی زبان سے نکلے گا بڑے میاں تو بڑیاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔" آئیے پہلے دیوبندی گروپ کے بڑے میاں "قاسم العلوم و الخیرات" کا انداز دیکھئے۔ اس کو ذہن میں رکھیں کہ بڑے میاں کی یہ حرکت اسی گروپ کے چھوٹے میاں "باورچی خانہ کے ناظم اعلیٰ" اور "امور خانہ داری کے نگران" مولوی اشرف علی تھانوی بیان کر رہے ہیں۔

دیوبندی فرزند کا تعارف

"مولانا امین قاسم نانوتوی، بچوں سے ہنستے بولتے بھی تھے اور جلال الدین صاحب صاحبزادہ مولانا محمد یعقوب کے جو اس وقت ہانکل بچے تھے بڑی ہنسی کیا کرتے تھے۔ کبھی ٹوپی اتارتے کبھی کمر بند کھول دیتے تھے۔"

(اشرف التنبیہ صفحہ ۲۰)

اب یہ راز تو دیوبندی گروپ کے ذمہ دار بتائیں کہ کمر بند کھول کر کون سی تعلیم دی جاتی تھی؟ ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الحیاء شعبة من الايمان۔ حیاء ایمان کا ایک درجہ ہے جن کے پاس ایمان ہی نہیں بلکہ پاس حیاء بھی ہوگی۔

یہ تو درمیان کی ایک بات صرف دیوبندی گروپ کے بڑے میاں مسٹر قاسم العلوم و الخیرات کے تقارن کیلئے بیان کی گئی۔ اب آئیے اصل عبارت کی جانب جو ان کے ہر قلم سے نکلی ہوئی عبارت ہے۔

نبی اور امتی
میں
مساوات

”انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی ہر عمل اس میں مساوات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔“

تخذیر ص ۵

یہی وہ مقام ہے جہاں تو جن رسول کے شعلے اچھی طرح بھڑک اٹھے اور یہ عبارت نہایت قلم کے ذریعہ صفحہ قرطاس پر منتقل ہو گئی۔ یہی وہ گروپ ہے جس کے متعلق رسول کا کلمات بجز صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چودہ سو برس پیشتر جمع صحابہ میں ارشاد فرمایا کہ قرب قیامت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ ان کو اپنی نماز روزے پر غرور ہو گا وہ اپنے اعمال پر گھمنڈ کریں گے۔ یہ بددش ادبے یک نمازی اپنے غرور میں اس قدر آگے بڑھے کہ امتی تو امتی امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے برابری ہی نہیں بلکہ آگے بڑھنے کا مدعی ہو گیا۔

اور یہ دیکھ کر بھی اس مقدس اور صاحب عزت رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جن کے پاس میں قرآن عظیم ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْنَا يَا رَسُولُ اللَّهِ فَخَلْنَا بَعْضَهُمْ عَمَلُ
بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ
بَعْضُهُمْ دَرَجَاتٍ ط۔

یہ رسول میں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔ (کنز الایمان)

۱ سورہ بقرہ تیسرا پارہ (ترجمہ علامہ احمد رضا فاضل بریلوی)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ وہ حضور پر نور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لے کہ آپ کو بدرجات کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے۔ اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔ آیت میں حضور کی اس رفعت و مرتبت کو بیان کیا گیا ہے تمام مبارک کی تصریح نہیں کی گئی۔ اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علو شان کا اظہار مقصد ہے کہ ذات والاکی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء کے کرم پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو ان کے ذات القدس کے بد وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے۔ اور کوئی اشتباہ راہ نہ پاسکے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ خصوصیات و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء علیہم السلام پر فوق و افضل ہیں۔ اور آپ کا کوئی شریک نہیں۔ بے شمار ہیں کہ قرآن کریم ارشاد ہوا درجوں بلند کیا۔ ان درجوں کے شمار کا کوئی ذکر قرآن کریم میں نہیں فرمایا۔ تو اب کون حد تک اسکا سکتا ہے (نور انوار) علوم ہوا کہ آئندے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ شان ہے جس کا کوئی اندازہ ہی نہیں لیا جاسکتا۔ آخری سنزلی تو صرف یہ ہے کہ

یا صاحب الجہال ویاسید البشر من وجهک المنیر لقد نور القہر
لا یمنک الشنا وکما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی تفسیر مختصر
ہم اس کو محسوس کرتے ہیں کہ آپ کے ذہن پر بار ہو گا۔ مگر تعذیب ذہن کی خاطر ہر ایک مرتبہ دیوبندی گروپ کے بڑے میاں مسٹر قاسم العلوم و الخیرات مولوی قاسم تافقوی بانی مدرسہ دیوبند کا عبارت دہرا لیتے۔

انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں
ممتاز ہوتے ہیں باقی ہر عمل اس میں مساوات بظاہر امتی
مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

تخذیر ص ۵

اب فیصلہ کا تمام تر دار و مدار آپ کے ایمان و تفسیر پر ہے کہ قرآن مجید فرمائے کہ

درجوں بلند کیا۔ عارفان حق فرمائیں

بعد از خدا بزرگ توفیق قصہ مختصر

ہزار ہا پیغمبر و مرسلین و انبیاء و اولیاء

یا رسول اللہ حبیبِ خالق یکتا توفیقِ بزرگوار و الملال پاک ہے بہت توفیق

دہن نور حق وہی غلّی رہے ان ہی سبب ان ہی کا سب

بہنوں کی بدگ میں آسان کر زمین نہیں کہ زمان نہیں

میں صدقہ انبیاء کے یوں تو سب محبوب ہیں لیکن

جو سب پیاروں سے پیارا ہے وہ محبوبِ خدا تم ہو

ایسی ایک دو نہیں ہزاروں لاکھوں مثالیں میں۔ مگر یہ سب عشق و محبت عرفان و فیضان کا

عطیہ ہے اور جن کے دل اس عطیہ الہی سے یکسر خالی ہوں ان کے لئے تو صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ

محبت کو سمجھنا ہے تو نامع خود محبت کر

کنارے کہیں اندازہ طوفان نہیں ہوتا

یہ عشق رسول غلامی مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے ہوئے لالہ زار ایک طرف اور

دیوبندی خلافت کا بدبو دار ڈھیر ایک طرف کہ امتی میں ہی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ

جاتے ہیں۔ اللہ کے مقدس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے برابری بلکہ بڑھنے کا دعویٰ اگر

کسی اور نے کیا ہوتا تو آج نہ چلنے کیا عالم ہوتا۔ مگر افسوس کہ مسلمان کھلانے والوں اور مسلمانوں

ہی کو کلمہ پڑھانے والوں ستوا اور چنے کے پھیلے بغل میں ٹھکانا اندیشہ ہی نہیں جس کے

مسجدوں کو دھرم شالہ اور گیسٹ ہاؤس بنانے والوں کے مسلم مقتدا و پیشوا مولوی قاسم نانوتوی

نے کفری عبارت لکھی اور آج تک دیوبندی گروپ کے کسی بڑے چھوٹے نے اس عبارت

سے اپنی نفرت و ہیزاری کا اظہار نہیں کیا۔ سب کے گونہوں میں وہی جما ہوا ہے۔

میسر دوست! آج آپ کو ان گندم ناجو فروش مولویوں کے ہارے میں فیصلہ

کرنا ہے اور یقین و اعتماد کی اس بنیاد فیصلہ صاف کرنا ہے کہ کل میدانِ محشر میں جب کوئی

دھوکا دہ چارہ ساز نہ ہو گا اس موقع پر دستگیری و چارہ سازی فرمائیں گے۔ انیس بیگیاں

چارہ ساز درویشان تاجدار کائنات سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عزیز بچہ کوماں جس طرح تلاش کرے

خدا گواہ ہیں حال آپ کا ہو گا

کہیں گے اور نبی اذھبوا فی غیبی

مرے حضور کے دہانے آنا لہا ہو گا

جب آپ کسی غیر کے بارے میں اپنا فیصلہ سن سکتے ہیں تو آج ان آستین کے سانپوں کے

بارے میں بھی آنکھوں کو چاہو گا غور کرنا ہو گا۔ فیصلہ سننا ہی ہو گا۔

مرید سادہ تور و رو کے ہو گیا تاب

خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق

یہ دیوبندی گروپ کے ایک سپوت تھے جن کی ایک عبارت آپ نے دیکھی۔ خیال ہے

کہ یہی مولوی قاسم نانوتوی ہی جنہوں نے اسی کتاب تحذیر الناس میں مسئلہ ختم نبوت پر پیشہ دینی

کیا ہے۔ اب ترتیب وار تینوں عبارتوں کو ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ

ختم نبوت

عوام کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا

بائیں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء و سابق کے زمانہ کے بعد

اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ

تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ نفیلت نہیں۔

تحذیر الناس صفحہ ۳

ہا ہم اہلسنت و جماعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ مشہور رضوی۔

جرات و بے باکی کا اندازہ لگائیے کہ آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم و جلیل منصب خاتم النبیینؐ کا کس طرح مذاق اڑایا جا رہا ہے اور کس طرح بیک جنبش قلم مسکد ختم نبوت کو عوام کا خیال بنایا جا رہا ہے۔ بات ابھی اسی مقام پر ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر ایک اور ایمان سوز عبارت ملاحظہ فرمائیے:

”یعنی اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد بھی کوئی
نئی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدیہ میں فرق آئے گا۔“

حاشیہ تحذیر الناس صفحہ ۱۳

لکھے یا محض ایک اور عبارت بھی پڑھ لیجئے۔

”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو
پھر بھی خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہ آئیگا۔“

تحذیر الناس صفحہ ۲۵

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ - دیکھا آپ نے عداوت رسول کے
کیسے کچھ پورا کس طرح اپنا بدودار مادہ خارج کر رہا ہے۔ ہمارا پروردگار جو عظیم و عظیم ہے
اس رب قدیر نے قرآن میں ایسے اور تمام جہان کے آقا و مولا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرما کر صحیح قیامت تک ان گستاخوں اور بے ادبوں
کی دہن و دڑی فرمادی۔ ارشاد باری سینے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا
(سورہ احزاب ۴۰: ۲)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کا باپ نہیں
ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں
پہلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے (پاکستان)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا۔ اب کس کو نبوت نہیں مل سکتی
اور کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب قرب قیامت میں نازل ہوں گے تو اگرچہ پہلے
وقت و رسالت پا چکے ہیں مگر اب نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عمل فرمائیں گے۔ وہ کوئی نیا
ان دن لائیں گے بلکہ قافلوں محمدی پر خود عمل فرمائیں گے اور اس کی تبلیغ بھی فرمائیں گے۔ اور
مسور کے قبلہ کعبہ معظمہ کی طرف ہرج فرما کر نمازوں کو اور فرمائیں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا آخر الانبیاء ہونا قطعی اور یقینی ہے۔ نص قرآنی بھی اس پر وار ہے اور صحاح
اکثر احادیث جو حدیث کو پہنچائی ہوئی ہیں سب ثابت ہے کہ حضور سب سے پہلے نبی ہیں
اور آپ کے بعد کوئی نبی و رسول ہونے والے نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کس اور
نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔ (خزانہ القرآن)
قرآن مبارک کی آیت و تفسیر کی روشنی میں ہم نے آپ کے سامنے حضور انور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین جو نابیان کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ دیوبندی گروپ کے بڑے میاں
سے قاسم العلوم و الخیرات مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب ”تحدیر الناس“ کی عبارات بھی
پیش کر دیں ”مقدمہ آپ کے ایمان و محبت رسول کی عدالت میں پیش ہے اور خیال ہے کہ آپ
کے کاندھے کے دو فرشتے ”کراما کا تبین“ آپ کے فیصلہ کے منتظر ہیں۔ اور آج جو بھی فیصلہ
آپ کریں گے وہ کل میدان محشر میں رب دو عالم کی بارگاہ میں آپ کے سامنے ہوگا۔ اور اس وقت
کوئی بہانہ قابل قبول نہ ہوگا۔“

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے

پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

یہ تو تھے دیوبندی گروپ کے قاسم العلوم و الخیرات ”اب ذرا کچھ وقفہ کئے دیوبندی گروپ
کے قطب العالم“ ”خاتم الاولیاء و الخیرین“ ”مخدوم النکل“ شطاح العالم اور ماوے جہاں
مولوی رشید احمد گنگوہی کی بھی کچھ پسینے لگے۔ آپ اتنے القابات و خطابات دیکھ کر ضرور حیران ہوں گے۔

مگر حیرانی و درنہ رہیئے یہ تمام القابات و صفات میں سے اپنے نہیں بلکہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرلے کے بعد جب ان کے حاشیہ نشینوں اور کفش برداروں نے ان کے غم میں "رشید" شائع کیا تو اس مرثیہ کے صفحہ اول پر ایک درجن القابات میں جن میں سے میں نے صرف نصف درجن پر لی الوقت اکٹھا کیا ہے اور بقیہ نصف درجن وہ سکر کسی وقت کیلئے ادا کر دیتے ہیں۔ اندیشہ صرف یہ تھا کہ پڑے ایک درجن القاب سن کر کسی کو بدھنسی نہ ہو جائے۔ یہ اسی دیوبند گروپ کے اپنے مولوی کے ہاتھ میں القابات میں جو اللہ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں یہ عقیدہ رکھتا ہے۔

بڑا بھائی

جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور
بند سے عاجز اور ہائے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے
بھائی ہوئے ہم کو فرمانبرواری کا حکم ہے ہم ان کے پیچھے ہیں
سوان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہئے۔

تقویۃ الایمان صفحہ ۵۲

اور سنبے

"انسان آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی
ہے سوا اس کے بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے"

تقویۃ الایمان صفحہ ۵۱-۵۲

"اور اپنے پیغمبر خدا کی تعریف میں حد سے مت بڑھو کہ نصاریٰ
کی طرح کہیں مردود نہ ہو جاؤ"

تقویۃ الایمان صفحہ ۵۵

ذرا ناچیز سے کمتر

"اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے
موجود ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں"

تقویۃ الایمان صفحہ ۳۸

دل کی شقاوت اور عداوت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انوارہ نگاہیئے سب انبیاء
اور اولیاء ذرہ ناچیز سے بھی کمتر۔ مطلب یہ کہ ذرہ ناچیز کا تو کچھ مقام ہے۔ مگر یہ مقدس اور عظیم
حسب ان اس سے بھی کمتر ہیں۔ معاذ اللہ۔ یہاں تو ذرہ ناچیز سے کمتر لکھا آگے آگے
لکھتے ہوتا ہے کیا؟

عناد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چند بڑی تصویریں اور ملاحظہ فرمائیں۔

چارہ ذیل

"اور یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا وہ اللہ کی
شاگرد آگے چھوٹے سے بھی زیادہ ذلیل ہے"

تقویۃ الایمان صفحہ ۱۲

انصاف کو آواز دو انصاف کہاں ہے۔ چہاں سے بھی زیادہ ذلیل کا مطلب ہمیں وہی ہوگا
کہ چارہ کا تو کچھ مقام و مرتبہ بھی ہے مگر ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا وہ چہاں سے بھی ذلیل ہے۔ کہاں ہیں
وہ علم و فن کے دعویدار جو علمائے اہلسنت پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ "سنی علماء تو گھٹا لیاں دیتے ہیں"
اسی عالم کو ان کی جھگڑے کی بات کرتے ہیں۔ "میں آپ سے انصاف کا طالب ہوں۔ خدا را جانبداری
سے کام نہ لیں" اور آپ خود فرماتے ہیں کہ دیوبندی مولویوں نے اللہ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو اور اللہ کے پیغمبر محبوبین کو گالیوں دیں گستاخیاں کیں اور سنی علماء نے عوام کو
بھرا اور ہوشیار کر کے لکھنے ان گستاخانہ ایمان موز عیارتوں کو عوام کی عدالت میں پیش کر دیا۔

اب آپ ہی جائیں چوری کرنا جرم ہے یا چور کا نام دینا جرم ہے۔ آگ لگانے والا جرم یا آگ بجھانے والا جرم؟ ہر انصاف پروردگار عقلی ہی کہے گا کہ چوری کرنا جرم ہے چور کے باخبر کرنا جرم نہیں بلکہ انجانوں کو ایک خطرناک سنگسار سے آگاہ کرنا ہے۔ آگ لگانے والا جرم ہے اور آگ بجھانے والا محسن جو اپنے فزین حیات و متاع ایمان کی حفاظت کر رہا ہے بس سچ لیتے کہ ایسے ہی دیوبندی گروپ آگ لگانے والا گروپ ہے اور اہلسنت تو محض اپنا دفاع کر رہے ہیں۔ دیوبندی گروپ نے جو آگ لگالی ہے یہ حضرات اس آگ کو بجھا کر ملت پر احسان فرما رہے ہیں۔ اور یہ بھی ذہن نشین فرمائیں کہ کتاب تقویتہ الایمان "آگ لگانے والی کتاب ہے۔ گواہی میری نہیں بلکہ خود مصنف کتاب مولوی اسماعیل دہلوی قسطل کی گواہی ملاحظہ فرمائیے۔ جو اقبالی جبر ہے۔

بتا رہے ہیں تری انجن کے سناٹے
کہیں قریب ہی شعلوں کی بات ہوتی ہے

مولوی اسماعیل صاحب نے تقویتہ الایمان اول عربی میں کچھ تھی چنانچہ اس کا ایک نسخہ میسر پاس، ایک نسخہ مولانا گنگوہی کے پاس اور ایک نسخہ مولوی نصر اللہ خان خوجوی کے کتب خانہ میں بھی تھا۔ اس کے بعد مولانا نے اس کا اردو میں لکھا۔ اور لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو بھیج دیا۔ چند مسطر کے بعد اور ان کے سامنے تقویتہ الایمان پیش کی اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں۔ اور بعض جگہ تشدد ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک محضی تھے شرک محلی لکھ دیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی

آگ
لگانیوالی
کتاب

اشاعت سے سورش ضرور ہوگی۔ چند مسطر کے بعد
گواہی سے سورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں

۵۹
ارواح نکلنے حکایت صفحہ ۸۱۰

خود مصنف کتاب تقویتہ الایمان کا یہ تبصرہ کہ تقویتہ الایمان کے شائع ہونے سے سورش ہوگی اور سورش ہوئی۔ گھر گھر میں اختلاف ہوا۔ گاؤں گاؤں میں فساد ہوا اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ انگریزوں کا ایک بحث "یہ نام نہاد شہید کاش" اس نے سوچا ہوتا کہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا کر کے میں دنیا میں انگریز سرکار کی خوشنودی تو حاصل کروں گا مگر کل میدان منتشر ہو بیڑا مال کیا ہو گا؟

میں انصاف پسند طبقہ کو پھر ایک بار زحمت دوں گا کہ اسی مقام پر ایک اور حوالہ دے دیتے ہیں۔ وہ کتاب جس کے متعلق خود مصنف کا یہ کہنا ہے کہ اس میں ذرا تیز الفاظ آگئے ہیں۔ شرک محضی کو شرک محلی لکھ دیا ہے۔ اس کی اشاعت سے سورش ہوگی۔ اس کتاب کے بارے میں دیوبندی گروپ کے بڑے میاں "قطب العالم" "ترقہ زاعیہ کے امام" رشید احمد گنگوہی کا ایک فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

تقویتہ الایمان عمدہ کتاب

کتاب تقویتہ الایمان نہایت عمدہ اور سچی کتاب اور موجب توبہ و اصلاح
ایمان کہے اور قرآن و حدیث کا مطلب پر اس میں ہے۔ اس کا مؤلف ایک قبول بند تھا
فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۴۳

مولوی رشید احمد گنگوہی نے یہ زانغ معروفہ (کالا کوٹا) کھانا ثواب لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمادی رشیدیہ
حصہ دوم صفحہ ۱۶۲۔ اس وجہ سے یہ نیا خطاب دیا گیا۔

نگاہوں پر بارہ چوتھایک عبارت اور ملاحظہ فرمائیے۔

عَنِ اِسْلَامِ :-

اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور شرک و بدعت
میں جواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب الکر اور احادیث
سے ہیں۔ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب
اجر کا ہے۔ اس کے رکھنے کو جو برا کہتا ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۱۱۵

تعارف

”سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے
اور قسم کتابوں کہ میں کو نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و
نجات موقوف ہے میرے اتباع پر“

تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۱۰

مرزا عظیم کارشاد سے :-

”اِنَّ اَنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ لَیْ حُبُّوْبٌ تَمُزَادُوْا لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَحِبُّوْنَ
وَاللّٰهُ یُحِبُّكُمْ وَاللّٰهُ وَیُفِیْ بِكُمْ فَحُشُّ لَیْ كَا وَرَبِّ اَنْ تَحِبُّوْنَ
وَاللّٰهُ عَفْوٌ رَّحِیْمٌ“ تفسیر پارہ ۲ سورہ آل عمران - رکوع ۲۰

رب کائنات کا ارشاد ہے کہ رسول مہتمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرو۔ مگر

فرقہ زاغیہ کے بانی داماد، ”کافران یہ ہے کہ اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف

ہے میرے اتباع پر۔ مطلب یہ کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرنا والا

ہدایت و نجات یافتہ نہ ہوگا۔ بلکہ جو شخص رشید احمد گنگوہی کی اتباع کرے وہ ہدایت و

نجات والا ہوگا۔ اب اس کا فیصلہ تو دیوبندی گروپ کے موجودہ ذمہ دار کریں کہ وہ سائے

کدے سائے اس زمانہ میں کس کی اتباع کر رہے ہیں؟ اللہ کے مقدس و عظیم رسول علیہ الصلوٰۃ

و السلام کی یا اپنے گروپ کے غوث الاعظم رشید احمد گنگوہی کی۔

یہ بات سننے میں پرہیز نہیں ہوئی بلکہ گنگوہی جی کا ایک اور اعلان ملاحظہ فرمائیں۔

دیوبندی گروپ رشید احمد گنگوہی کو غوث الاعظم (بہت بڑا فردا) تسلیم کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو تذکرۃ الرشید جلد اول ص ۱۰

صفحہ ۳۴ پر گنگوہی صاحب نے لکھا کہ تقویۃ الایمان سچی کتاب ہے اور صفحہ ۱۱۵ پر تحریر کیا کہ
اس کا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا ”عین اسلام“ ہے جبکہ مصنف کا کہنا ہے کہ اس میں شرک و بدعت
کو شرک جلی لکھ دیا ہے۔ مطلب یہ کہ شریعت اسلامیہ میں امر کو شرک یعنی فرمائے اس کو شرک
تسلیم کرنا عین اسلام ہے۔ آپ غور فرمائیے کہ کس دیدہ دلیری سے کتاب تقویۃ الایمان کی طرف
میں اسلامی احکامات کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ اور گھر بھر شریعت کے احکامات جاری کر کے
مسلمانوں کے ایمان تباہ کر کے منظم سازش کی گئی۔ بہر حال یہ تو ذلی گنگوہی صرف اس لئے لکھی کہ
جو گروپ اللہ کے مقدس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ذرہ ناچیز سے کمتر ”گافلی کا
چو دھری اور“ بڑا بھائی کہنے کا دعویٰ ہے ”معاذ اللہ“ وہی دیوبندی گروپ رشید احمد
گنگوہی کو ”مجدوم اکل“ ”مطاع العالم“ ”اواسے جہاں“ ”قطب العالم“ اور نہ جانے کیا
کیا کیا القابات سے یاد کر رہا ہے۔ جو قانون رسول عظیم علیہ الصلوٰۃ و السلام
کی بارگاہ ذی وقار کیلئے ان دین کے باغیوں نے مرتب کیا تھا وہی قانون خود اپنے مولانا کے بارے

کیوں توڑ دیا گیا

گر گٹے جیسی فطرت ان کی

معتور بھی دورنگی نہ دیکھی

حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری زبان سے غلط باتیں نہ نکلوں گا۔

ادبائے ملت حکایت ۳۰۸ ص ۲۹۲

چلے! افرست ہو گئی۔ شکوک و شبہات کی تمام دیواریں ٹوٹ گئیں۔ اب تو دیوبندی گروپ کے تمام افراد کو رشید احمد گنگوہی کی اتباع کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو گئی۔ حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ کبھی غلط باتیں نہ نکلوں گا۔ لہذا اب کبھی تمام دیوبندی کالاکو اور پولی دیوالی کی پوری کچوری اور جب کبھی کسی کو اس کا افعال ثواب گردیں اپنے امام کے نام جس کی زبان سے کبھی غلط باتیں نہ نکلا۔ اور جس کی اتباع آج کے زمانہ میں ہدایت و نجات کا ذریعہ ہے۔ واقعی کتنی عمدہ غذاؤں کا انتہام کیا گیا ہے۔ نہ دھیلا خرچ ہو نہ پانی اور مزے سے توڑے کی برائی "کوڑے کے کوڑے" "تندوری کوڑا" "کوڑے کے کباب" "کوڑے کا دیپازہ" سب دسترخوان پر حاضر۔

یہ کوڑا دیوبندی گروپ کے بڑے میاں رشید احمد گنگوہی رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دیدہ دلیری اور بے باکی کے ساتھ گستاخی کر رہے ہیں۔

بے ایمانی
کی
انتہا

الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط طرین کا فخر عالم کو خلاف فصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسوسہ نص سے ثابت ہے۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی قطعی ہے کہ جس سے تمام فصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرنا ہے

برائین قاطعہ ص ۵۵

انصاف کو آواز دو۔ کس طرح بے باکی اور جرأت کے ساتھ شان رسالت کا حق اڑایا جا رہا ہے۔ کہاں ابلیس اور کہاں باعث تخلیق کائنات رسول رحمت کی لحد عالی علیہ وسلم سے چرنبست ناز را با عالم پاک۔

گمراہ دیوبند کا ہمارا قول ہے کہ قرآن میں شیطان و ملک الموت کے علم کی دلیل ہے۔ مگر سورہ خبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسعت علم پاک کی کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی زیادتی ثابت کرنا شرک ہے۔

قرآن تو علم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح بیان فرما رہا ہے۔
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا
اور تمہیں سکھا دیا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

(۵۵ داں پارہ - سورہ شاورہ - ارکوع ۳) ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی
مگر نہ جانے دیوبندی گروپ کی یہ کون سی توحید ہے کہ وسعت علم کی دلیل قطعی شیطان کے لئے تسلیم کرنے میں نہ شرک ہو نہ بدعت اور وسعت علم کی دلیل قطعی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے قرآن سے ثابت ہونے کے باوجود شرک۔ دنیا کا دستور و قاعدہ ہے کہ ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے۔ اب اگر دیوبندی گروپ بھی شیطان ابلیس عین کی بڑائی نہ بیان کریں تو کون کرے گا۔ اس لئے کہ

پیدا ہوئے وہابی تو ابلیس نے کہا
لو آج ہم بھی صاحب اولاد ہو گئے۔
آپ کی آنکھیں خون کے آسور دھیں گی جب آپ "دیوبندی گروپ کے ایک اور سپرٹ" اور خانداری کے ناظم اعلیٰ "واقف اراغی خبیثہ" اور دیوبندی اکھاڑے کے مشہور و معروف "ملکوت باز" مولوی اشرف علی تھانوی کی تحریر ملاحظہ فرمائیں گے۔
مگر ٹھہر پیسے۔ معمول کے مطابق پہلے موصوف کا تعارف خود ان کی زبان سے

فرمایا میں پھر گئے پڑھیں۔

خوبصورت تعارف :-

ایک بار حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے بسبیل گفتگو فرمایا کہ یہ شیخ زاوہ کی قوم بڑی خبیث ہے۔ ایک شخص نے اسی مجلس میں کہا کہ حضرت آپ بھی تو شیخ زاوہ ہیں اے ساختہ فرمایا کہ "میں بھی خبیث ہوں" اور میں یہ کہتا ہوں کہ یہ شیخ کی قوم فطرتی ہوتی ہے

الافاضات الیومیہ حصہ چہارم صفحہ ۸۱

اپنی زبان سے خبیث اور فطرتی ہونے کا اقرار آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ فطرتوں پر پوچھ نہ ہو تو ایک دوحوالہ اور ملاحظہ فرمائیں کہ فطرتی ہونے میں شک باقی نہ رہے۔

فرمایا کہ ایک صاحب کتے سیکری کے باری سوتیل والدہ کے بھائی بہت ہی نیک اور سادہ آدمی تھے۔ والد صاحب نے ان کو ٹھیکہ کے کام پر رکھ چھوڑا تھا ایک مرتبہ کمسرٹ سے گرمی میں بھوکے پیاسے پریشان گھر گئے اور کھانا نکال کر کھانے میں مشغول ہو گئے۔ گھر کے سامنے بازار ہے۔ میں نے بڑک پر ایک کتے کا بڈھ چوٹا سا بکڑا لگا کر ان کی والی کی رکاب میں رکھ دیا۔ بے چارے رونے چھوڑ کر کھڑے ہو گئے۔

الافاضات الیومیہ حصہ چہارم صفحہ ۳۷

فطرتی ہونے کا ایک اور نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

سرپریشاب

فرمایا میں ایک روز پیشاب کر رہا تھا بھائی صاحب نے آکر میرے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ ایک روز ایسا ہوا کہ بھائی پیشاب کر رہے تھے میں نے ان کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔

الافاضات الیومیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۴

شرارت اور بدتمیزی کے نمونہ ملاحظہ فرماتے جائیے۔ ستم تو یہ ہے کہ ان باتوں کو خود قانونی جی فخریہ انداز میں بیان کر رہے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں۔

غرض جو کسی کو نہ سوچتی تھی وہ ہم دونوں بھائیوں کو سوچتی تھی

الافاضات الیومیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۴

غالباً اسی موقع کے لئے کسی نے کہا ہے کہ

رات شیطان کو خواب میں دیکھا

ساری صورت جناب کی سی تھی

"دیوبند کی گروپ کے حکیم الامت" کا بڑا خوبصورت تعارف آپ نے حاصل

کر لیا۔ اب آئیے اس ناپاک اور گندی عبارت کی طرف جو ہر صاحب ایمان کی غیبت

کو چیلنج ہے اور جس عبارت کو پڑھنے کے بعد آپ کو اقرار کرنا پڑے گا کہ

تھانڈے جیسے کو صرف بچپن ہی میں وہ بات سوچتی تھی جو کسی اور کو نہ سوچتے

بلکہ یہ فطرت پڑھا ہے میں بھی ہر قدر رہی۔ اور ایسی شدید توہین آقائے کائنات

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عرض پناہ میں کی جو کسی اور

نے نہ کی۔

پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانے اگر قبول
زید صبح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد
بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں
تو اس میں حضور ہی کی کون سی شخصیت ہے ایسا علم غیب زید علم
بلکہ ہر مہربان بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔
حفظ الایمان صفحہ ۹

شیرِ پیشہ سنتِ مظہرِ اعلیٰ حضرت امام الناصرین حضرت مولانا عارف قادری مفتی الحاج ابو الفتح
عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی المکنوی علیہ الرحمۃ والرضوان
آج سے اکتیس سال پہلے ۸ جون ۱۹۴۶ء کو بعد رسد ضلع فیض آباد فیضی میں ایک بار
اور عظیم الشان اجلاس میں تقریر فرماتے ہوئے اس عبارت حفظ الایمان پر گفتگو فرمایا
اور ارشاد فرمایا۔

صاحب حفظ الایمان کے نئے ایڈیشن میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے اور اس جگہ دوسری عبارت
لکھ دی ہے۔ مگر یہ بات قابل غور ہے کہ جب وہ ایڈیٹر گروپ کے مولویوں کے نزدیک اس عبارت میں کوئی نقص
یا توہین نہ دیکھی تو عبارت تبدیل کیوں کی گئی۔ یہ عبارت تبدیل کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ علمائے اہلسنت
و جماعت کا اعتراض حق و صحیح ہے۔ حق وہ جو سرِ حُرّ کو کہہ لے جب جان بچانے کی کوئی صورت نہ رہی تو
عبارت بدل ڈالی۔ مگر توہینِ رسول کا عذاب دیکھئے کہ عبارت تبدیل کی تو یہ نہ تھی۔ خیال ہے کہ عبارت کے
بدل ڈالنے سے کفر ختم نہ ہوا۔ بلکہ وہ کفر اس وقت ختم ہو گا جب سچے دل سے توبہ کی جائے۔

۲ حضرت شیرِ پیشہ سنت علیہ الرحمۃ و برکاتہ کی اس عبارت پر تقریر کو حضرت مولانا محمد امجد علی مرتب
عالم جلیل علامہ الحاج مفتی محمد وحید الدین صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی ضیائی دامت برکاتہم اعلیٰ سے سنا
خاندانہ رضویہ ضیائیہ جلیلیہ سے ترتیب فرمایا اور محمد امجد علی مرتبہ صاحب الحاج سیٹھ محمد امجد علی صاحب
ضیائی دامت برکاتہم اعلیٰ سے سنا۔

۱ اس عبارت میں مولوی تھانوی صاحب
نے علم غیب کی صرف دو ہی قسمیں بیان
کیں۔ ایک کل علم غیب جس سے غیب کا
ایک فرد بھی خارج نہ رہے اور اس کو
عقلی و نقلی دونوں قسم کی دلیلوں سے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے
باطل بتایا۔ اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیلئے نہ رہا مگر بعض علم غیب۔ یعنی
اس قدر علم غیب جو کل نہ ہو
خواہ کتنا ہی کم یا کتنا ہی زیادہ ہو اس کو
حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام
کیلئے باطل نہیں بتایا بلکہ یوں کہہ گا کہ اس

بعض علم غیب میں بھی حضور کی کچھ خصوصیت نہیں۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر یعنی ہر خاص و عام شخص کو بلکہ ہر کسی دھنوں یعنی ہر ایک بچہ ہر ایک پاگل کو بلکہ جمیع حیوانات و بہائم یعنی سب جانوروں و چوپایوں کیلئے ہی مل رہا ہے۔ چاہے سنی بھائیو! انصاف سے کہو کیا کوئی عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یا کوئی یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق یا کوئی پارسی اپنے مذہبی پیشوا زرتشت کے متعلق یا کوئی ہندو اپنے کس دوتا کے متعلق ایسا کہہ سکتا ہے کہ ان کو خدا کے برابر علم تو نہیں تھا۔ ہاں خدا کے علم سے کم یعنی بعض علوم ان کو تھے لیکن اس میں ان کی کچھ خصوصیت نہیں۔ ایسا علم تو ہر چار مذہبی پرہیزگار ہر پاگل ہر جانور ہر چار پائے کو بھی حاصل ہے کیا کسی عیسائی یا یہودی یا پارسی یا ہندو کے مذہبی پیشوا یا دوتا کے متعلق ایسا کہا جائے تو وہ اس کلام کو اپنے مذہبی پیشوا یا دوتا کی سخت لور شدہ توہین جنس سمجھ لگاؤ؟ عیسائی یہودی پارسی ہندو ہمارے آقا و مول حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے لیکن باوجود ایمان نہ لانے کے آج تک کسی عیسائی یہودی پارسی ہندو نے بھی ہرگز ایسا نہیں کہا کہ منبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ غیب کی باتوں کا جیسا علم ہے ایسا توہین ہے ہر پاگل ہر جانور ہر چار پائے کو بھی ہے۔ آہ! آہ! نام نہاد مسلمانوں کا مولوی کہلاتے ہوئے حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسی شدید توہین اور سخت گستاخی کی جا رہی ہے اور پھر صرف مسلمان ہونے کا دعویٰ بلکہ مسلمانوں کا مولوی ہونیکا دعویٰ کرتی ہے

..... قادری بنوی شتمی کچھپوری نے اپنے صاحبزادے عزیز محمد انوار الرحمن شتمی مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے "شیعہ منورہ و نجات" کے نام سے مفت میں شائع کیا جو کہ اللہ تعالیٰ فی الدارين میں بھی ایسا نفع دے گا جس کا جواب کو کو دیوبندی گروپ کے اذلوئے حضرت شہرہ شہسنت علیہ الرحمۃ و ارحمہم صلوان پر مقدمہ دیا کر دیا اور اخیر میں حضرت علیہ الرحمۃ و ارحمہم صلوان کی شاندار فتح ہوئی۔ دیوبندی شدید طور پر ذلیل و خوار ہوئے دیکھو کتاب فرحت افزا فتح مبین - منصور رضوی۔

پیارے سنی بھائیو! تم اگر کسی دہائی دیوبندی سے یوں کہو کہ تمہارے مولویوں شرعی تقاضی ارشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیطوی، قاسم نانوتوی، عبد الشکور کاکوروی کو خدا کے برابر تو علم ہرگز نہ تھا۔ ہاں خدا سے کم یعنی بعض باتوں کا علم تھا تو ان بعض باتوں میں تقاضی گنگوہی، انبیطوی، کاکوروی، نانوتوی کو کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم توہین ہے ہر سرور ہر ذیل ہر گدھے کو بھی حاصل ہے تو فوراً ہر دہائی دیوبندی ایسا سنگہر گدھے کا بھیر جائیگا۔ لڑنے اور مرنے پر تیار ہو جائیگا اور شور مچائے گا کہ تم نے ہمارے مولویوں کی توہین کی۔ آہ۔ آہ۔ افسوس افسوس۔ جیسی عبارت میں تقاضی، گنگوہی، انبیطوی، نانوتوی، کاکوروی صاحبان کی توہین ہے کیا دوسری عبارت میں ہمارے پیارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہ ہوگی۔ (شیعہ منورہ و نجات) دیوبندی گروپ کے پیچھے چار بڑے ہیں جنہوں نے آقائے کائنات، محسن انسانیت، تاجدار انبیاء، رحمت عالم، ساقی کوثر، شفیع عشر، قائم النبیین، مختار ہر دو عالم حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شدید توہین و گستاخی کی اور ان تمام گستاخیوں کی بنیاد پر علمائے حرمین البین اور شام و عراق و مصر کے علمائے کرام نے فتویٰ دیا کہ یہ چاروں اکابر دیوبندی توہین رسول کے جرم کی بنیاد پر کافر و مرتد ہیں۔ اور ارشاد فرمایا مَن شَرَّکَ فِی کُفْرٍ ہَا وَعَدَ اِیْمًا فَقَدْ کَفَرَ۔ جو شخص ان کفریات پر اطلاع پانے کے بعد ان مولویوں کے کافر ہونے اور معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ملاحظہ فرمائیں فتاویٰ مبارکہ حسام الاحوصین۔ پھر اسی فتاویٰ حسام الحرمین کی تائید و تصدیق میں ہندستان کے علماء و کرام نے جو تصدیقات عطا فرمائیں وہ ۱۰ صواہم ۲ لہند یہ علی مکر ششیاطین الدیوبندیہ کے نام سے ۱۳۲۵ھ میں جمعی کتب میں شائع ہوا ہیں غیر منقسم ہندستان کے شاہرہ علماء کرام نے فتویٰ دیا کہ

حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک
 میں جو شخص ملتا دیکھو ابھی گستاخی کرے اور آپ کی ادنیٰ
 سے ادنیٰ توہین و تنقیص کا تقریر یا تحریر کرتا کتب ہو وہ اسلام
 سے خارج اور مرتد ہے۔ جو شخص اس کافر ادبے ایمان کو مسلمان
 سمجھتا ہو وہ بھی اسی کا حکم رکھتا ہے۔ اہانتہ الانبیاء
 کفر عقائد کا مرتبہ مسئلہ ہے اور رضا بالکفر بھی کفر ہے جیسا
 کہ کتب اسلامیہ میں باتفاق جمہور علمائے متقدمین و متاخرین
 مرقوم ہے۔ اس لئے ان اشخاص سے جو کہ حضرت رسول اکرم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام یا دیگر حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ
 والسلام کی اہانت کریں نفرت و بیزاری ضروری و لازمی
 امر ہے۔ الرافضیہ حضرات پیس سید (جماعت علمی
 عفا اللہ عنہ) بقلم خود از علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پنجاب:

الصورم الہندیہ ص ۱۸

الصورم الہندیہ سے یہ صرف ایک فتویٰ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب
 قبلہ علیہ الرحمۃ کا نقل کیا ہے۔ ورنہ اس میں دو سو اسٹھ (۲۶۸) علمائے کرام کے فتاویٰ
 شامل ہیں۔

میسرے بھائی! آج دیوبندی گروپ فوجوان ذہنوں کو یہ کہہ کر گمراہ کرتا ہے اور اپنے
 کفریات پر پردہ ڈالتا ہے کہ سنی دیوبندی اختلاف نیاز فاتحہ اسلام و قیام گیارہ
 بارہویں، عرس و چادر، گنڈے، اور علوے۔ کبھی چڑے و شربت کا اختلاف ہے
 میں پوری ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ ایسا کہنے والا غلط کہتا ہے۔ آپ کو فریب
 نہ رہا ہے۔ یاد رکھئے۔ سنی وہابی دیوبندی اختلاف نیاز فاتحہ کا اختلاف نہیں

بلکہ عظمت مصطفیٰ توہین مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اختلاف ہے۔ یہ ایمان
 کفر کا اختلاف ہے۔ کاش! یہ بات آپ کے قلب و جگر میں نقش ہو جائے کہ فاتحہ دینا
 ایمان نہیں۔ حلوہ پکانا ایمان نہیں۔ عرس کرنا ایمان نہیں۔ لیکن اللہ کے مقدس رسول
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی صفات و عظمت کے ساتھ ماننا ایمان بلکہ جان ایمان
 ہے۔ یہ فرمایا اس صدی کے مجدد سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ

ان سانہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں

ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

اور ان کی بارگاہ میں ذرہ برابر توہین و گستاخی دارین کے خسران کا سبب ہے۔
 ہم نہایت صفائی کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ دیوبندی گروپ صرف اس بات کا مجرم
 نہیں کہ وہ فاتحہ دنیا و اسلام دقیام نہیں کرتا۔ بلکہ دیوبندی گروپ بنیادی طور پر اس بات کا
 مجرم اور پاپی ہے کہ اس گروپ کے اکابر نے رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ
 میں توہین و گستاخی کی اور آج نکتہ اپنی اسی توہین و گستاخی پر قائم ہیں۔

خیال رہے کہ دیوبندی اس بات کے مجرم نہیں کہ میلاد شریف کی محفل نہیں کہتے بلکہ وہ
 اس بات کے پاپ اور دوشی ہیں کہ رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد پاک کو
 کنہیا کے جنم کی طرح بتاتے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

عداوت کی انتہا۔

اب ہر روز کون سی ولادت مکرر ہوتی ہے۔ پس یہ ہر روز اعادہ
 ولادت کا تو مثل منور کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال

کرتے ہیں یا مثل رد انفس کے کہ نقل شہادت اہل بیت پر
منسلے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ظہر اور خود یہ
حرکت تبیہ قابل لوم حرام و فسق ہے۔ بلکہ یہ لوگ اس قوم سے
بڑھ کر ہوئے۔ وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں۔ لاکھ یہاں
کوئی تہید ہی نہیں۔ جب چاہے پھر انسانی فرائض جلتے ہیں۔
براہین قاطعہ ص ۵۵ افتاویٰ یلادین ص ۵۵

ایمانی غیروں کو پہنچ ہے۔ رسول اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میلاد مبارک اور اس کی مثال
کہنیا کے جنم دن سے۔ کہاں گئی شرم دھیا۔ کہاں ہے جلال و عجب رسول۔ وہ لوگ جو علمائے اہلسنت
پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ تقریروں میں گالی دیتے ہیں۔ گالی کے علاوہ یہ کچھ کہتے ہی نہیں وغیرہ
ان سے میرا سوال ہے کہ انصاف سے بتائیے اللہ کے مقدس و محترم رسول علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی بارگاہ میں اس سے زیادہ شدید گالی اور توہین کیا ہوگی کہ ان کے جنم میلاد کو کہنیا
کے جنم دن سے مثال دی جائے۔ اور اگر ہمارے علمائے کرام اس عبارت کی تردید کریں تو
بجائے دیوبندی گروپ سے اس گستاخی پر مواخذہ کرنے کے آپ ہمارے علمائے کرام پر
الزام لگاتے ہیں۔ میرے بھائی گالی علمائے اہلسنت نہیں دیتے۔ بلکہ دیوبندی گروپ
نے جو گستاخیاں بے ادبیاں رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عرش پناہ میں
کی ہیں ان کی نشان دہی کر لیتے ہیں۔ اور عوام کو ان سے باخبر کرتے ہیں۔

چمن کی فکر بھی کر آشیاں کی فکر کے ساتھ

کہ ہر کوٹ پڑیں بجلیاں نہیں معلوم

امید کہ آپ یہ سمجھ گئے ہوں گے کہ میلاد شریف کی محفل نہ کرنا یہ ایک سعادت سے
محرومی اور خسار ہے مگر میلاد مبارک کی مجلس کو کہنیا کے سانگ سے تشبیہ دینا جو
اور باپ ہے جس کو کوئی بھی خوش عقیدہ سنی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔

مقصد یہ ہے کہ پھر ایک بار آپ کے قلب و جگر پر یہ الفاظ نقش ہو جائیں کہ وہابی دیوبندی
اور سنی اختلاف فردی اختلاف نہیں بلکہ اصولی اور بنیادی اختلافات ہیں۔ یہ صرف
سائل کا اختلاف نہیں بلکہ عقائد کا اختلاف ہے۔ ایمان و کفر کا اختلاف ہے۔

گفتگو کے اختتام پر صرف ایک قرآنی واقعہ اور سماعت فرمائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک اونٹنی گم ہو گئی۔ صحابہ کرام نے حضور سے دریافت کیا تو
رسول ذی شان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری اونٹنی فلاں جنگل میں
ہے۔ اس ارشاد عالی پر کچھ منافقین نے کہا۔

یٰحٰدِثُنا اٰمَحْمَدُ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے یوں
ان مناقہ فلاں ہوا کد اومف کہتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جنگل میں ہے
یٰدمیہ بالغیب۔ ان کو غیب کی کیا خبر۔

ان لوگوں کا اتنا کہنا تھا کہ پروردگار عالم کی جباری و قہاری کا جلوہ نظر آتا ہے۔
اور آیت کریمہ نازل ہوتی ہے۔

وَلَمَّا سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا
نَعْبُدُ مِنْ قَبْلُ آبَاءَ اللَّهِ وَإِلٰهِيهِ
وَرَسُولُهُ كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ
لَا تَقْعَدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَكُمْ
بِعَذَابِهِمْ مِنْ حَسْرَةٍ
اور اے محبوب اکبر تم ان سے پوچھو تو کہیں
گے کہ ہم تو یوں ہی ہنس کھیل میں تھے۔
تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے
رسول سے ہنسے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر
ہو چکے مسلمان ہو کر۔

(روبوہن پارہ سورہ توبہ ۸۰ و ۸۱ کوٹا) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اللہ اکبر نشان جلال سے دل کا نہپ اٹھا۔ صاف اور واضح اعلان باری تعالیٰ
ہے کہ تم کافر ہو چکے ہو مسلمان ہو کر۔ مقام غور و فکر ہے کہ جب آج سے چودہ سو سال پیشتر
گستاخی اور توہین کرنے والوں کا ایمان سلامت نہ رہا تو آج دیوبندی گروپ توہین و عداوت

کا جو باز اگر گرم کئے ہوئے ہے وہ کس طرح مسلمان رہیں گے ؟

ایک بار پھر قرآن کا اعلان ملاحظہ فرمائیں ۔ ارشاد خداوندی ہے ۔

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَوَدَّ اللَّهُ أَنْ يُدْخِلَ أَعْيُنَهُمْ
أَعْدَاءَ لَهُمْ عَنِ آيَاتِهِمْ غُلْفًا

(سورہ احزاب - ۵۷ اور انکو ش) ترجمہ یہاں امام احمد رضا (فاضل بریلوی)

اس مقام پر امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول ملاحظہ فرمائیں ۔ شفا شریف میں فرماتے ہیں
اجمع المسلمون ان شاتمہ تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا یا لاکر فرہ اور جو شخص
صافرو من شکک فی کفرہ وعذابہ اس پر مطلع ہو کہ اس کے کافر دستحق عذاب ہونے
فقد کفر ۔ میں شک کرے وہ بھی یقیناً کافر ہے ۔

گفتگو کے بالکل آخری مرحلے میں آپ کے ایمان و ضمیر کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش کر رہا ہوں کہ
کیا آپ کے عزیز دوست کا دشمن آپ کی دوستی کا حقدار ہے ؟

کیا آپ کے باپ کو گالی دینے والا آپ کی چاہت کا مستحق ہے ؟

کیا آپ کے خاندانی بزرگوں کو برا کہنے والا آپ کے ساتھ رہنے کے لائق ہے ؟
اگر اس کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً ہے تو اس کا بھی در لوگ فیصلہ کر دیجئے کہ کیا
اللہ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں توہین و گستاخی کرنے والا دیوبندی
آپ کی دوستی کا حقدار ہے ؟

کیا رسول رحمت فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دینے والا دیوبندی
آپ کی چاہت کا مستحق ہے ؟ نہیں اور بزرگ نہیں ۔

کسی بھی فیصلہ سے پہلے اتنا یاد رکھئے کہ قبر کی تارک کو ٹھٹھری سے میدان محشر کی نفس نفس

کونئی آپ کے کام نہیں آئیگا ۔ نہ کوئی مولوی نہ کوئی امیر جماعت اور نہ ہی کوئی حضرت جی
سوائے ایک ذات کے اور وہ ہیں شہسوار شفاعت سیدہ آمنہ کے لالہ اللہ کے محبوب
انسان نبوت کے آفتاب چرخ رسالت کے مانتاب حضور سیدنا محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

خیال رہے کہ ایک دل میں دو متضاد محبتیں نہیں رہ سکتی ہیں ۔ یا تو رسول محترم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی الفت و محبت ہوگی یا رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
دشمن و بدگو سے لگاؤ اور چاہت ہوگی ۔

اپنی بات کے اس اختتامی موڑ میں ہر درجہ مطمئن ہوں کہ میں نے آپ کے ایمان و ضمیر
کی عدالت میں حق باطل کو خوب وضاحت سے پیش کر دیا اور قرآن و احادیث کی
مدد شنی میں اہلسنت و جماعت کا مسلک نیز دیوبندی گردپ کی رسول دشمنی ان ہی
کی تحریروں کے حوالے سے بیان کی ہے ۔ ہماری آہ ! ہمارے ہی دل کی آہ نہیں ۔ نہ جانے
کتنے دلوں سے نکل کے آئی ہے ۔ خدا کرے ہم قبول حق کی صلاحیتوں سے بالامال
ہو کر دارین کی فیروز تختی سے ہم کنار ہوں ۔

محفل کا یہ سناٹا توڑے تو کوئی ناوش

ساغر ہی چمک جائے ، آشوبی ٹپک جھلے

یہ سنی حقیقت کی بات ۔ اب آئیے ہم خوابوں کی وادی میں قدم رکھیں اور آپ
ان خوابوں کو پڑھ کر یہ اندازہ لگائیں کہ جو گستاخ فرقہ پرست و حواس کی دنیا
میں رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص کرتا رہا اس نے خوابوں کی دنیا میں بھی آقلے
کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں وہ شدید گستاخی کیا ہے کہ لہذاں المحفظہ ۔
میری بات کی سوائے کچھ لے بس ورق پلٹے اور سر کی آنکھوں سے خوابوں کے دشت ناک مناظر دیجئے ۔
ہم اس قدر توہین کے دشمن نہ تھے حضور دھوکے دیئے گئے ہیں ہماروں کی شکل میں

خواب

تعمیر آشیاں بھی ممکن نہیں ہے جن سے
کیا کیا وہ دیکھتے ہیں محلوں کے خواب

دو رہوں لیکن بتا سکتا ہوں ان کی جہم میں
کیا ہوا، کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے لگے

خواب ۱ دیوبند کی بنیاد

مدرسہ دیوبند کا ابتدا اہل تندرہ کرتے ہوئے معنی عزیز الرحمن بجنوری رقم طراز ہیں۔

بنیاد کیلئے مختلف خیالات تھے کہ کس جگہ بنیاد ہونا چاہئے۔ چنانچہ
منقول ہے کہ شاہ رفیع الدین صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریف لائے اور اپنی چھڑی سے
نشان لگا کر فرمایا ہے میں کہ اس جگہ بنیاد ہونا چاہئے۔ اور یہی وہ جگہ ہے
جہاں آج نو درہ ہے۔

مذکرہ مشارع دیوبند ص ۱۷۱

کہاں تو دیوبندیوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہہ باسے میں وہ ناپاک عقیدہ جو تقویٰ الایمان
میں درج ہے کہ "میں بھی ایک دن کرکری میں ملنے والا ہوں" معاذ اللہ۔ مگر جب دیوبند
کے مدرسہ کی شان بتائی ہوئی تو رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں شریف لائے
نشان لگا رہے ہیں۔ اب دونوں میں سے کیا صحیح اور کیا غلط ہے۔ اس کا فیصلہ ارباب دیوبند
ہی کریں گے۔ آئیے ہم خوابوں کی دلدلی میں آگے بڑھیں۔ آگے آگے دیکھتے ہوتے ہیں کیا۔

خواب ۲ جنت میں جھونپڑے

عنوان دیکھ کر حیران نہ ہوں۔ بلکہ خواب پڑھیں تاکہ معلوم ہو کہ دیوبندی گروپ کی یہ وہ
جنت ہے جس میں محل نہیں اور ان وقوع نہیں بلکہ انجکا روں بھرے جھونپڑے بنے ہوئے ہیں۔

جس وقت دیوبند کے مدرسہ پر چھپر پڑے ہوئے تھے آپ نے
(مولوی یعقوب نانوتوی) نے خواب دیکھا کہ جنت میں مکان
کچے ہیں اور ان پر چھپر پڑے ہوئے ہیں۔ جب بیدار ہوئے تو
فرمایا الحمد للہ مدرسہ کے یہ مکان مقبول ہیں۔
تذکرہ مشائخ دیوبند ص ۱۲۳

قرآن و احادیث اس بات پر شاہد ہیں کہ رب کائنات نے اپنی قدرت کاملہ سے ایمان والوں
کیلئے جنت میں شاندار مثال ایوان و قصور پیدا فرمائے ہیں۔ جنت کی کس شے کی مثال دنیا کی کسی شے
سے نہیں ہو سکتی۔ مگر یہ دیوبندیوں کی جنت ہے جس میں مکان کچے اور ان پر چھپر پڑے ہوئے
ہیں۔ مقام غور و فکر ہے کہ آخر جنت میں چھپر کیوں نظر آئے۔ صرف اس لئے کہ مدرسہ دیوبند
کی عظمت و اہمیت پر مجرم آخری جگہ نے کھول دیا کہ "الحمد للہ مدرسہ کے مکان مقبول ہیں۔"
کس کس کو دعا دیجے کس کس کو تسلی
ہیں ان کی عنایت سے پریشان ہزاروں

خواب ۳ دیوبند کا ہی کھانا

بنیاد اور دیوبند چھپر کے بارے میں آپ خواب ملاحظہ فرما چکے ہیں اب دیوبند کے بھی کھانا یعنی
حساب و کتاب کے بارے میں ایک خواب اور حاضر خدمت ہے۔

حضرت ولید صاحب نے فرمایا کہ دیوان محمد بنی مرحوم جو حضرت نانوتوی
(مولوی قاسم بانی مدرسہ دیوبند) کے خدام میں سے تھے۔ ان کا ذکر جہر
مشہور تھا۔ چند سطر کے بعد یکایک میں نے دیکھا کہ آسمان سے
ایک تخت اتر رہا ہے۔ اور اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تشریف فرما ہیں۔ اور خلفائے اربعہ ہر چہ رکوعوں پر موجود ہیں۔ وہ
تخت اترتے اترتے بالکل قریب آ کر مسجد میں ٹھہر گیا۔ اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفائے اربعہ میں سے ایک سے فرمایا کہ بھائی
ذرا مولانا محمد قاسم کو بلا لاؤ۔ وہ تشریف لے گئے اور مولانا کو لے کر
آ گئے۔ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مولانا مدرسہ کا حساب
لائیے۔ عرض کیا حضرت حاضر ہے۔ اور یہ کہہ کر حساب جملہ نام شروع
کر دیا اور ایک ایک پائی کا حساب دیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خوشی اور مسرت کی اس وقت کوئی انتہا نہ تھی، بہت خوش
ہوئے۔ اور فرمایا کہ اچھا مولانا اب اجازت ہے۔ حضرت نے
عرض کیا جو مرغی مبارک ہو۔ اس کے بعد وہ تخت آسمان کی طرف
عروج کرتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔

اور ارج لکھ حکایت ۲۴۱ ص ۱۲۴

اندازہ ہوتا ہے کہ شاید مدرسہ دیوبند کے حساب و کتاب میں غبن ہو گیا تھا اور بیت المال کے
مال کو دیوبندی گروپ نے "مال البیت" سمجھ کر ہضم کر لیا تھا۔ اس لئے عوام میں اپنا بھرم قائم
رکھنے کیلئے یہ واقعہ بیان کیا گیا کہ جس مدرسہ کا حساب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا
ہو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر اطمینان و مستر کا اظہار فرمایا ہو تو اب کوئی غصب
ہو گا جو اس پر شک کرے۔

لیکن دل کی شقاوت نے یہاں بھی کام کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر
خلفائے اربعہ میں سے ایک مولوی قاسم کو بلانے کیلئے لگے۔ کہاں وہ مقدس جماعت صحابہ
میں عظیم المرتبت رفیع الشان حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمیع اور کہاں
ہر دوہویں صدی کی پیداوار مولوی قاسم نانوتوی منکر ختم نبوت زمانی۔

گلاب بھی دل نہ بھرتا تو عداوت و شقاوت نے دوسرا رنگ دکھایا۔ اور آخر میں ایک جہ
یہ بھی نکھدیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قاسم بن نووی سے فرمایا کہ اچھا مولانا اجازت ہے
آپ کے ایمان سے فیصلہ کا طالب ہوں۔ یو زمین و آسمان جس مقدس ذات کیلئے پیدا کئے گئے۔ قرآن کی
چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (۶۶۶۶) آیات جنکی عزت و عظمت کے خطبے سنائیں۔ وہ بارگاہ عالی جس
بارگاہ کی خدمت پر یہ اللہ لنگہ روح الامین حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام نازل کریں۔ وہ مقدس
آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاسم بن نووی سے اجازت طلب کریں۔ یہ آسمان کیوں نہیں ٹوٹ
پڑتا اور یہ زمین کیوں نہیں پھٹ جاتی۔ کیا اب بھی اور کوئی ثبوت چاہئے کہ دیوبندی گروپ اس
گندے اور ناپاک فرقہ کا نام ہے جو صبح و شام سوتے جگتے گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنا شائبہ بنائے ہوئے ہے۔ مدرسہ دیوبند کی تاریخ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ جاگتی آنکھوں سے
ایک اور ہونک خواب دیکھئے۔

وہ ارماں جو نہ نکلے دشمنی سے
نکلے جارہے ہیں دوستی سے

خواب معلم کائنات ﷺ دیوبند کے طالب علم

دیوبندی گروپ کے وہ بڑے میاں جن کے ہاں میں آپ گزشتہ صفحات میں ملاحظہ
فرما چکے کہ وہ خود اپنے ہاں میں یہ فرما رہے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرا
زبان سے غلط نہیں نکلے گا۔ یعنی فرقہ زانیہ کے امام مولوی رشید احمد گنگوہی مدرسہ
دیوبند کی شان و شوکت بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ خواب ملاحظہ فرمائیے اور
عداوت رسول کا جیتا جاگتا نمونہ دیکھئے۔

فقیر کے گال میں یہ آتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی

دیکھا و پاک میں بہت ہے کہ صد ہا عالم یہاں سے بڑھ کر گئے اور
خلق کثیر کو خطرات و کمالات سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح
فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ
کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی
آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ
ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رہا اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

براہمین قاطعہ صفحہ ۳۰

عقل سے پیدل چلنے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت چاہئے کہ لفظ "کلام" جو اردو
زبان میں مذکور بولا جاتا ہے جیسے کلام نکھا، کلام پڑھا، کلام سنا وغیرہ لگے وہی لفظ "کلام"
دیوبند جا کر موٹ ہو گیا آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ یہ دیوبند والوں کی بڑی پرانی عادت ہے۔
یہاں بڑے بڑے مذکور موقوف بنائے گئے تفصیل آگے ملاحظہ فرمائیں۔ عذاب خداوندی
دیکھیں کہ یہ علم نفس کے نام نہاد دعویٰ ارباب تک براہین قاطعہ کو نہ جانے کتنی مرتبہ شائع
کر چکے ہیں مگر جب بھی چھپا تو یہی کہ "کلام کہاں سے آگئی" یہ قہر و عذاب نہیں تو اور کیا ہے
اس وقت اس کی مزید تفصیل عرض نہیں کرنا ہے۔ بلکہ یہ بات عرض کرنا ہے کہ وہ مقدس
رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو اس کائنات میں معلم کائنات "بلکہ تشریف لائے۔

حضرت کا علم علم لدنی ہے اے امیر

حضرت وہیں سے آئے ہیں نکھے پرھے ہوئے

وہ مقدس آقا جن کے علم کا اعلان قرآن کی سیکڑوں آیات کر رہی ہیں۔ ان کے استاد ہونے
کا دعویٰ دیوبندی مولویوں کو ہے۔ میں کتابوں لغیرت نہیں آتی۔ یہ منہ اور سورا کی والی۔ کہاں
اسی اور کہاں امام الانبیاء و سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عرش پناہ مگر یہ دل کا ناسور
ہے جو خواب کی راہ بہر رہا ہے۔

مقام غور و فکر ہے وہ رسول جو جانوروں کی باتیں جانیں پتھروں کی صداؤں سے واقف ہوں جنوں کی زبان سے باخبر تمام انسانوں کی زبانوں کے عالم درختوں کی زبانوں کو جاننے والے ہوں جن کی رسالت عامہ کا اعلان قرآن نے اس طرح فرمایا ہو۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَدْ فَزَا لِي لَكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَدْ فَزَا لِي لَكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَدْ فَزَا لِي لَكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ کا رسول ہوں۔

(نوال پارہ، سورہ اعراف ۱۵۰ اور رکوع) ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی

ان کے بدلے میں دیوبندی گروپ کا یہ عقیدہ کہ وہ اردو زبان سے ناواقف دیوبند تھے اور دیوبند کے مدرسہ میں ہماری شاگردی کے بعد ان کو اردو زبان آئی۔ صاذ اللہ۔ بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی بلکہ خواب کے بعد فرقہ زانیہ کے امام مولوی رشید احمد گنگوہی جو ان کے بید تفسیر بتائے کہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔ دونوں کی شقاوت اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عداوت کا منظر کئی آنکھوں سے دیکھئے کیا ستم ہے کہ یہ کلمہ پڑھنے والے ناموس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کچھ بھی لحاظ پاس کے بغیر اپنی جھوٹی و کھوٹی عزت کے لئے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھلونا بنائے ہوئے ہیں۔ اور اس کے بعد بھی ایمان و اسلام کا کھوکھلا نفرہ۔

بے وجہ نہیں موش طوفان کے سینے میں

موجیں متلاطم ہیں کشتی کو ڈبوئے کو

اگر آنکھوں میں خمار ہو تو دور کیجئے اور جیتی جاگتی آنکھوں سے ایک اور بھیجا تک خواب دیکھئے۔

خواب دیوبندیوں کا باورچی خانہ

آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں دیوبندیوں کے باورچی خانہ میں تیار ہونے والے کوٹے کے سالن اور کچے کی برائی کا مصداق کچے سامنے پیش کر دوں گا۔ میں اس وقت دیوبندی گروپ کے گستاخ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہونے کے ثبوت میں ایک ایمان سوز خواب کا منظر پیش کر رہا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دن اعلیٰ حضرت (عاجی امداد اللہ صاحب) نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھانجی آپ کے بہانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھانجی سے فرمایا کہ اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے بہانوں کا کھانا پکائے۔ اس کے مہمان علماء ہیں۔ اس کے بہانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔

تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۲۶

ایمانی غیرتوں کو آواز دے رہا ہوں وہ مقدس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کی عظمت کا بیان آیات قرآن اس طرح کرے۔

وَمَا فَتَنَّاكَ أَتَىٰ وَكُمَلْتَ (اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔) (سوال پارہ سورہ الم نشرح) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

جن کے ذکر کو رب دو عالم بلند فرما رہا ہے جن کے لئے حدیث قدسی میں لَوْ كُنَّا لَبَّا خَلَقْتُ الْآفَلَائِكَ ارشاد ہوا۔ وہ عظیم دباغ ابرہہ عالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیوبندی مولویوں کا کھانا پکائیں۔ صاذ اللہ غیرت و حیا کہاں مرگئی۔ رسول رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے گھر کا باورچی بنائیں۔ اور اس کے بعد بھی ایمان و اعتقاد سلاست رہے۔ ستم تو یہ ہے کہ اپنے من مانے طریقہ پر جھوٹی طعنت کی خاطر یہ خواب دیوبندیوں کو ہوئے اور سستی شہرت کی خاطر باقاعدہ ان کی شامت کی جارہی ہے۔ کیا کوئی ایسا نہیں کہ جس کے قلب میں عشق و ایمان کی غیرت ہو اور وہ اس پر غور و فکر کرے۔ سچ ہے یہ سب اندھے ہو کر اندھے ہو گئے۔

ہم خوب جانتے ہیں نشیب و فراز کو

گزر رہی ہے اپنی عمر اسی دھوپ چھلوائیں

بات صرف خواب ہی پر ختم نہیں ہوتی۔ اس خواب کی تعبیر بھی مصنف کتاب تذکرۃ الرشید ص ۲۶

اعلیٰ حضرت (عاجی امداد اللہ صاحب) کے اس مبارک خواب کی
تعبیر حضرت امام ربانی محدث گنگوہی، (رشید احمد گنگوہی)
سے شروع ہوئی اس لئے کہ علماء میں آپ ہی پہلے عالم ہیں جو اعلیٰ حضرت
عاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔

تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ

میان و سباق ملائے۔ اس خواب اور تعبیر دونوں سے یہ مطلب ہر اکدمو اکدم امداد اللہ رسول
ذی شان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشید احمد گنگوہی اور ان کے دوسرے پیر بھائی مولویوں کے
لئے کھانا پکایا۔ رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر برتری کا جنوں اسی جگہ ختم نہیں۔ بلکہ مختلف
گوشتوں اور زادوں سے یہ جڑواں اور سر پھرے ناموس رسالت پر چلے کرتے ہیں۔ آئیے اب
بہتری کا انداز دیکھئے۔ یہ پھر ڈالینا میرے چاک گریباں کا مذاق
پہلے مجھ سے سبب چاک گریباں پوچھو

خواب گنگوہی کی جنم پستک

دعویٰ ہمہ سوسی کیلئے ذیل کا خواب ملاحظہ فرمائیں۔ گنگوہی جی کی جنم پستک کی
ترتیب کے درمیان کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے عاشق الہی میرٹھ نے لکھا۔

انگلے کتابت میں ایک صاحب دل و دیدار شخص کا جنم کی صورت
میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ بسیل ڈاک لفافہ پہنچا کہ میں نے خواب
دیکھا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح لکھی جا رہی ہے
اور ایک بزرگ نے تعبیر دی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کے کسی کامل
متبع کی سوانح کا اہتمام ہو رہا ہے۔

تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ

دیکھا آپ نے ہم سر کی کاناکا پاک اور گندہ خیال۔ خواب دیکھنے والے نے اللہ کے
مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح ترتیب دیئے جانے کا خواب دیکھا مگر
براہم جو جوتی شہرت چاہئے والوں کا کہ تعبیر یہ نکالی کہ رشید احمد گنگوہی کی سوانح ترتیب دی
جا رہی ہے۔ میں نہیں کہتا خود عاشق الہی میرٹھ کے قلم سے ان کی تعبیر سنئے۔

پس مبارک ہو کہ یہ منامی بشارت تیسرے ہاتھوں
پوری ہو رہی ہے۔

تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ

کہاں میرے آقا کی وہ مقدس سوانح جس میں حیات انسانی کا ناقابل ترمیم ضابطہ
دستور محفوظ ہے جو قیامت تک کی تمام اقوام عالم کیلئے درس بصیرت و موعظت ہے۔
کہاں رشید احمد گنگوہی کی وہ پاک اور گندہ لائف میسٹری جس میں نہ جانے کتنے گندے
اور ناپاک واقعات درج ہیں۔ ایسے واقعات جو طبع سلیم اور پاکیزہ و صالح ذہنوں پر
بارگراں ہیں۔ ایسی باتیں جو بدعاشوں، چرسبیوں کے درمیان بھی شاید نہ ہوتی ہوں۔ میں جانتا
ہوں کہ اگر ان باتوں کو یہاں پوری تفصیل سے درج کروں تو مستقل ایک کتاب علیحدہ سے
تیار ہو جائے۔ اور میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ ہاں سے قارئین کی شریف اور پاکیزہ طبیعتیں
قطعاً اس کو قبول نہیں کریں گی۔ مگر شہادت و دلیل کی دنیا میں آنے کے بعد یہ ضروری
ہو جاتا ہے کہ صرف ہوا میں مل نہ بنایا جائے۔ ریت کی دیوار نہ کھڑکی جائے۔ بلکہ دلائل و
برہان کی روشنی میں ایسی بات کی جائے جو بیگانوں کے لئے بھی قابل قبول ہو۔ ملاحظہ فرمائیں۔

گیہوں کا دانہ

ایک بار بکھرے مجمع میں حضرت کی کسی تقریر پر ایک نو عمر دیہاتی

بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عودت کی شرم گاہ کیسی
ہوتی ہے ؟ اللہ سے تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے
جتھکا لیں مگر آپ مطلق نہیں جہیں نہ ہونے بلکہ بے ساختہ
فرمایا جیسے گویا کا دانہ ۔

تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۷۲

کسی بھی تبصرہ سے پیشتر میں اپنے تمام ناظرین سے معافی کا طالب ہوں ۔ میں قطعاً
اس موقع میں نہیں تھا کہ اس قدر گندی اور بھوسہ بھارت درج کرتا ۔ مگر دیوبندی گروپ
کا اصلی اور مصافحہ چہرہ آپ کے سامنے پیش کرنے کی غرض سے مجبوراً بادل نا خواستہ
اس عبارت کو نقل کرنا پڑا ۔

اس پھوسٹر پر اسلامی ٹھیکیداروں کو شرم و حیا نہیں ہے ۔ بلکہ اپنے گروپ کے
امام کی تعریف و توصیف میں اس طرح اس گندے واقعہ کو بیان کر رہے ہیں جیسے رشید
احمد گنگوہیؒ کو ہمالہ کی چوٹی ماؤنٹ ایوینسٹ پر اپنا قدم رکھ دیا ہو ۔

کیا دیوبندی گروپ کی لغت میں 'شرم' حیا، غیرت، لاج نام کا کوئی بھی لفظ
نہیں ہے ۔ سوال یہ ہے کہ چلو ہم مان لیتے ہیں کہیں گنگوہی صاحب کی کسی فعل میں
ایسا واقعہ ہوا بھی ہو تو یہ کیا ضروری ہے کہ اس واقعہ کو کتاب میں بھی درج کر دیا جائے
اور مرنے لے کر بیان بھی کیا جائے ۔ سچ ہے ۔

خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں جھین لیتا ہے ۔

ہم جانتے ہیں کہ دیوبندی گروپ کے پاس شرم و حیا نام کی کوئی چیز نہیں ۔ اس لئے کہ غیر صادق
رسول نبی و قاری صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

الحیا اشعبۃ من الایمان حیا و ایمان کا درجہ ہے ۔

مطلب یہ کہ ایمان ہو تو حیا و شرم ہو اور جب ایمان ہی نہیں تو حیا و شرم کہاں ؟

دونوں پر جبر کیجئے اور غیرت و حیا کی دنیا کو چیلنج کر نیوالا ایک خواب الہی حلقہ فرمائیے ۔

خواب و ڈارھی والی دلہن

شاید آپ عنوان دیکھ کر حیرت میں پڑ گئے ہوں گے کہ خدایا ! یہ کیا ماجرا ہے ۔ یہ الٹی لٹکا ہوا ہے
ہے ۔ آخر یہ ڈارھی والی دلہن دنیا کے کس گوشہ میں پائی جاتی ہے ۔ تو آپ حیران نہ ہوں اور دیوبندی
گروپ کی گندی تہذیب کو جاننے کیلئے خواب دیکھئے ۔

الغت میں ہر اک نقشہ اس نظر کرتا ہے

جنوں نظر آتا ہے اس نظر آتا ہے

خیال ہے کہ دیوبندی گروپ کے سربراہ اعلیٰ اور تبلیغی جماعت کے بانی ایسا س کا ندہ جلوی کے
پیر مولوی رشید احمد گنگوہیؒ خود اپنا یہ خواب بیان کر رہے ہیں ۔

ایک بار ارشاد فرمایا میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ مولوی کا صاحب
عروس کی صورت میں ہیں ۔ اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے ۔ سو جس طرح
زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے اسی طرح
مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہونچتا ہے ۔

تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۲۸۹

دیکھا آپ نے خواب ۔ دو لہجہ والی ڈارھی والی اور دلہن کی ڈارھی والی ۔ اسے کہتے ہیں آم کے
آم گھٹلیوں کے دام ۔ یہ ہے دیوبندی گروپ کی لٹکی تہذیب ۔ اس گندے اور فحش خواب کو سمجھتے
اور شائع کرتے وقت انہیں ذرا بھی غیرت نہیں آئی ۔ دل و دماغ کے دیوالیہ بولنے کا اس سے
بڑا اور کیا ثبوت ہو گا ۔ غضب خدا کا کس قدر بے حیالی کے ساتھ جھٹلارے لے کر اس خواب کو بیان
کیا جا رہا ہے اور آخری جملہ نے تو سارا بھرم کھول دیا ہے ۔

سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے

اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہونچتا ہے ۔

درد کا میرے بغیر آپ کریں یا نہ کریں
مرض اسی ہے کہ اس راز کا چرچا نہ کریں

غیر آدمی دیکر کو مان لیا جائے رشید احمد گنگوہی نے بھی ایسا خواب دیکھا میں تھا تو یہ ضروری تھا کہ
اس گندے اور ناجائز خواب کو کتہہ میں بھی شائع کیا جائے کیا دیوبندی گروپ نے قسرم و
غیرت کا سرا زار میدان کرایا ہے یا کیا اس خواب کو دیوبندی گمراہ کی عورتیں لڑکے لڑکیاں نہیں
پڑھتے ہوں گے؟ آخر اس خواب کو شائع کرنا کتنا مفید ہے؟

ہو سکتا ہے کوئی یہ کہہ دے کہ اسے یہ تو خواب ہے۔ خواب کی کیا حیثیت؟ ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ خواب
خواب کی کوئی حیثیت نہیں تو اسے جتنی جاہلی دنیا میں کیوں پیش کیا جاتا ہے اس
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

لیکن آئیے! ہم بتائیں کہ خوابوں کی دنیا میں مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے ساتھ
نکاح کر کے لطف حاصل کرنے والے دو پہلا مولوی رشید احمد گنگوہی ہوش و حواس کی دنیا
میں بھی ایسی غلطی ادا نہ جائز حرکتیں کرتے رہے ہیں۔ ذہنوں پر بوجھ نہ ہو تو آگے بڑھے اور اب میرے
ساتھ ذرا گنگوہ کی خانقاہ کا بھی ایک منظر دیکھ لیجئے تاکہ سیاق و سباق سے آپ کو نتیجہ برآمد کرنے میں
کوئی دشواری نہ ہو۔ اور دیوبندی گروپ کی گندی تہذیب ہوش و حواس کی دنیا میں آپ کے سامنے
آجائے۔ نیز جو طبقہ ظاہری تقدس اور پاکیزگی کا فریب دیکر ایمان و عقیدے کی دنیا کو تباہ و برباد
کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ آپ ان کے صحیح غرض و خیال جان لیں۔

میاں! کیا کر رہے ہو

ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہی (رشید احمد) اور حضرت
نانوتوی (قاسم نانوتوی) بانی مدرسہ دیوبند کے مرید و شاگرد سب جمع تھے
اور یہ دونوں حضرات بھی درس و تدریس میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے
حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ حضرت نانوتوی
کچھ شرمائے گئے مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چٹ لیٹ

حضرت بھی اسی چار پائی پر لیٹ گئے۔ اور مولانا کی طرف کر دٹ لے کر اپنا
ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین
دیا کرتا ہے۔ مولانا (قاسم نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میں کیا کر رہے
ہوں یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت (رشید احمد گنگوہی) نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے
کہنے دو۔

اردواح ثلثہ حکایت نمہ ۳ صفحہ ۲۸۹

یہ ہے گنگوہ کی خانقاہ۔ جہاں دن کے اجالے میں مریدوں اور شاگردوں کے مجمع میں
دیوبندی گروپ کے "دو بڑے" وہ حرکت نہ کریا کر رہے ہیں کہ شیطان بھی دودھ کھڑا ہو
ہاتھ جوڑ کر یہ کہہ رہا ہے کہ شاباش! میرے شاگردو! تم نے استاد کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ایسا کام
کیا ہے کہ اب میرے ساتھ پر بھی پسینہ آ رہا ہے اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میں تم دونوں کا استاد
ہوں یا تم دونوں میرے شاگرد؟

رات شیطان کو خواب میں دیکھا

ساری صورت جناب کی سی تھی

قوم و ملت کے باشعور اور سنجیدہ طبقہ کو دعوت غور و فکر ہے۔ کیا صوفیائے کرام اور
مناشیخ عظام نے خانقاہوں کا قیام اسی غرض سے کیا تھا کہ گنگوہی اور نانوتوی جیسے لوگ
اپنی حرکتوں کے ذریعے خانقاہوں کو بدنام کریں اور نہ صرف یہ کہ خانقاہوں کے تدار کو بھوج
کریں بلکہ ان غلط حرکتوں کو کتلاں میں شائع کر کے رہتی دنیا تک ماتھے کا کلنک بنائیں۔
ذرا آپ عبارت کے تیور ملاحظہ فرمائیں کس قدر دیدہ و دلیری اور بے خوفی کے ساتھ

رشید احمد گنگوہی نے بھری خانقاہ میں کہا کہ "یہاں ذرا لیٹ جاؤ" جس پر قاسم نانوتوی
کچھ شرمائے گئے۔ دوبارہ کہا تو ادب کے ساتھ لیٹ گئے۔ پھر اسی جگہ تمام مریدوں شاگردوں
کے سامنے رشید احمد گنگوہی بھی اسی چار پائی پر لیٹ گئے۔ ابھی تک کی بات تو بہت میں تھی۔
اور یہ قرار باب دیوبندی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پرے کو اٹھائیں کہ ایک پلنگ پر لیٹ کر
رشید احمد گنگوہی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کو کون سا مسئلہ سمجھا رہے تھے۔ ہم تو صرف

آخری جلوں پر ایک بار پھر آپ کی توجہ چاہیں گے تاکہ آپ دیوبندی گروپ کے دو بڑوں کے گندے کردار سے یہ جان لیں کہ جس گروپ کے بڑوں کا یہ حال ہے کہ بھری خانقاہ میں بائیں آتے اس گروپ کے چھوٹوں کا کیا حال ہوگا۔ ارواحِ ثلاثہ کی مندرجہ حکایت کے آخری جلوں پر طائرانہ نظر ڈال کر ہم آگے بڑھیں۔

مولانا (قاسم نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت (رشید احمد گنگوہی) نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہ دو۔

بے غیرتی اور بے حیائی سے لبریز اس عبارت کو سمجھانے کیلئے کسی کی ضرورت نہیں۔ اس عبارت کا ایک ایک لفظ دیوبندی مولویوں کی بے شرمی کا چیتا جگمگاتا ہے۔ شرارت میں بھی شامل ہے امامت میں بھی داخل ہے وہابی مولوی بھی فی المثل تعالیٰ کا بیگن ہے

خواب ۵: توہین رسالت کا گناہ عظیم

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی ایک کسن شاگردہ یا مریدہ سے شادی کی۔ اس میں وہ بڑا ہنگامہ ہوا۔ ہنگامہ ختم کرنے کیلئے نور اشرف علی تھانوی نے خواب دیکھا۔ اب آپ خواب پڑھئے اور توہین نبوت کے ان مجرموں کیلئے سزا تجویز کیجئے۔

میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی وہ ہی نسبت ان کو ہے۔ یہ شاید اس طرف اشارہ ہو۔

كَذَلِكَ اَلَا اِنَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ دنیا کا وہ کون سا بے غیرت اور بے شرم ہوگا جو خواب یہ دیکھے کہ مکان میں ماں آنے والی ہیں۔ اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ کسن بیوی ملے گی وہ بھی کون سی ماں..... اللہ اکبر۔ قیامت تک کے مسلمانوں کی ماں۔

وہ سیدہ ام المؤمنین.... جن کی نعشیں کی خاک پر ہماری ماؤں کی عزت قربان۔ وہ زوجہ سیدہ المرسلین..... جن کی عفت و عصمت تقدس و پاکیزگی کی گواہی قرآن ارشاد فرمائے۔ ازواجِ مطہرات کے مقدس گروہ کی وہ مقدس خاتون جن کا حجرہ تانے کا کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آخری آرام گاہ بنا۔

اللہ اللہ وہ ازواجِ مطہرات جن کے بالے ہیں رب فرمائے
يٰنِسَاءَ الْبَّتِي لَسْتُنَّ
كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ نہیں ہو۔ (کسرۃ ایمان)

(سورہ احزاب (۲۶) وال پارہ) (ترجمہ سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی) یہ آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا اور یہ زمین کیوں نہیں شق ہو جاتی سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں کس قدر شدید توہین اور گستاخی ہے۔ اور اس کے بعد بھی ایمان مسلمان؟ بہت اہمیت کا مذاق اڑایا جائے اور اسلام محفوظ رہے؟ مندرجہ بالا خواب پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت خطیب مشرقی پاسبان ملت مناظر اہلسنت علامہ شافعی احمد صاحب قبلہ الحامی آبادی دامت برکاتہم القدسیہ فرماتے ہیں۔

۱۰ چونکہ مولوی تھانوی نے اپنی ایک کسن شاگردہ یا مریدہ سے شادی کی تھی اس لئے عوام کو بڑی پٹھانے کیلئے خواب کے علاوہ قرآن کی آیت تو لی نہیں سکتی تھی۔ پس اس کا آسان طریقہ یہی تھا کہ خواب دیکھا جائے اور اسے چھاپ کر اپنے متوسلین کو مطمئن کیا جائے۔

دیوبندی عوام کا ذہن دیکھ کر کچا یا مفلوج اور لاعلاج سا ہے کہ میلادِ وقیم کے ثبوت میں تحدیش کیجئے تو جبرستہ بول اٹھیں گے یہ تو حدیثِ ضعیفہ ہے۔ لیکن اپنے آقاؤں کے مناقب و سائن میں گھر و خوابوں کو وہ سورہ یٰسین اور سورہ رحمن سے کہ نہیں سمجھتے۔ معاذ اللہ۔

مندرجہ بالا جو الہ کوئی تبصرہ نہیں چاہتا۔ ایسی نئی عبارت کو تبصرے کا لباس پہنا کر
تفسیر اوقات کے مترادف ہے۔ پس اسے پڑھ لیجئے اور اپنی بے کسی اور منطوقی کاشت سے اس
کر کے اس کا فیصلہ کیجئے کہ خدا کی بچائی زمین پر ہم سے بھی زیادہ کوئی مظلوم ہے۔
حضرت خطیب مشرقی علامہ نظامی صاحب قلم اب اس کے بعد ہم سنیوں میں چھپے ہوئے منافق
صفت لوگوں کی خبر لیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔

۴ حدیث: غیر تو غیر ظہر ہے آج جو سنیوں کا لبادہ اوڑھے ہیں۔ ان میں بھی کچھ ایسے
منافق ہیں جن کا مشن یہ ہے کہ اب ان مسائل کو نہ چھوا جائے۔ ان ظالموں سے دریافت کر و کہ کوئی
تمہیں کچھ کہے کہ جس سے جنم بھرتا تھا لیتے رہو۔ اس کی توبہ نہ قبول کرو۔ اور ایسے سرکش اور نافرمان
جو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
عزت و حرمت کے خلاف ایک نماز جنگ قائم کر رکھا ہے ان سے تم پرانہ اور سانٹھ گانٹھ چلا
ہو۔ اسے تباہ و برباد و غیر گوارا کر سکتا ہے جس کی لگوں کا خون ابھی پانی نہیں ہوا وہ ہمیشہ اس تحریک
خلاف نظریں دلاست کرتا ہے گا۔

دوستو! یہ تصویر کا ایک رخ ہے۔ یعنی جب آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کے متعلق خواب دیکھیں گے تو سر کا گوارہ دیکھائیں گے۔ یا باورچی بنائیں گے۔ معاذ اللہ
لیکن جب اپنے آقاؤں سے متعلق خواب دیکھیں گے تو اس کا انداز ہی جدا گانہ ہوگا۔ معلوم
ایسا ہوتا ہے کہ ایک بھی بوجھی اسکیم کے تحت خواب بھی دیکھ جاتا ہے۔ اب اس کی صحیح تعبیر
یہ ہوگی کہ یہ خواب دیکھا نہیں جاتا بلکہ لایا جاتا ہے۔ آمد اور آور کا فرق ہے۔

خدا کے کریم اپنے محبوب رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ حضرت
خطیب مشرقی علامہ نظامی صاحب قلم کی عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور دنیا
سنیت تادیبان سے فیض یاب ہوتی رہے۔ امین۔ بہت ہی شاندار اور ایمان
تبصرہ فرمایا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ سنیت کے نقاب میں چکندی صورتیں چھپی ہوئی ہیں ان
بھی خوب نقاب کشائی فرمائی ہے۔

ایک حقیقت

اسی مقام پر ایک نہایت ضروری اور اہم بات بھی عرض کرتے چلیں جس کے تمام
مصدقین مراعہ ملے ہو جانے کے بعد اب دوبارہ پھر ملک کے اکثر منافقوں میں دیوبندی گروپ
کے مخصوص مولوی بڑے ناز و ادا کے ساتھ پیش کرتے ہیں اور گھگھکی کر بھلا بھلا کر
عوام کو یہ کہہ کر گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ دیکھو تمہارے اعلیٰ حضرت نے سیدہ عائشہ
صدقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توبہ نہ کی۔ معاذ اللہ۔ اور ثبوت میں حدائق بخشش حصہ سوم
پیش کرتے ہیں۔ دیوبندی گروپ کے اس سکرو فریب کے جواب اور اپنے بھولے بھالے
سنی عوام کے ذہن و قلب کو مطمئن کرنے کیلئے اس سکرو فریب عیاری و مکاری کا جواب
ضروری ہے۔ س۔ کل جہاں کے اٹھالائے تھے احباب مجھے
لے چلا آج وہیں پھر دل بیتاب مجھے

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا مجموعہ کلام ”حدائق بخشش“ حصہ اول و دوم کے نام سے شائع ہوا۔ سیدنا
اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد اعلیٰ حضرت ہی کا غیر مطبوعہ کلام مختلف مقامات
سے جمع فرما کر حضرت والد ماجد غازی اہلسنت محبوب ملت علامہ مفتی حافظ قاری ابوالظفر
محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان
(مفتی بہمنی) نے ۱۳۲۲ھ میں حدائق بخشش حصہ سوم کے نام سے شائع فرمایا۔ اس حدائق
بخشش حصہ سوم مطبوعہ نابھ سٹیٹ پریس نابھ کے صفحہ ۳۳ پر حضرت سیدہ ام المؤمنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں قصیدہ درج ہے جس کا عنوان ہے۔

قصیدہ در مناقب شریفہ ام المؤمنین محبوبہ سید المرسلین
حضرت سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اس قصیدہ کا مطلع ہے ۔
 آج فردوس میں کس کان حیا کا ہے گزر
 حکم ہے سبزہ بے گمانے کو باہر باہر
 صفحہ ۳۶ پر اس مطلع سے قصیدہ شروع ہوا اور صفحہ ۳۷ پر ۱۹ اشعار تک یہ قصیدہ جاری رہا۔ صفحہ ۳۷ پر ۱۹ اشعار شمرے گئے۔

حور رویت کیلئے اشوق سے آنکھیں دھولیں
 اسی سرکار کی مملوک ہے حوض کوثر
 اس شعر کے بعد بہت ہی روشن خط میں تحریر ہے "علیحدہ" اور اس کے بعد یہ اشعار ہیں ۔

تنگ و جست ان کا لباس اور وہ جو بن کا اُبھار
 مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لیسکر
 یہ پھٹ پڑتا ہے جو بن برے دل کی صورت
 کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

بس ان ہی اشعار کو بنیاد بنا کر پوسے دیو بندی گروپ نے نہ صرف بھی بلکہ پورے ملک میں ایک عظیم فتنہ دہنکا کہ مر پکڑ دیا۔ اور یہ فتنہ بھی کتاب شائع ہونے کے تقریباً ۳۲ سال بعد ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں شروع ہوا۔ جبکہ کتاب حدائق بخشش حصہ سوم ۱۳۴۲ھ میں طبع ہوئی۔

آج بھی بہت کچھ پرائیوٹ لوگوں کو وہ انقلابی فتنہ "اچھی طرح یاد ہے۔ ایک ہنگامہ بخشتا تھا جو بہت سی سرزمین پر پڑا تھا۔ دیو بندی گروپ کو ایک بہانہ ملا تھا۔ دیو بندی سے لیکر نجد تک ساری دہائیت و دیوبندیت شانہ بشانہ قدم بہ قدم اس تحریک میں علی طور سے شامل تھی اور عالم یہ تھا کہ

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
 ایک ہی زلف کے امیر ہوئے

بار بار اعلان کیا گیا کہ ان اشعار کا سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہاتھ غلط پناہ سے کوئی تعلق نہیں۔ کتابت کی غلطی سے ترتیب شعری میں سہو ہو گیا۔ اتم زرع اور اس کی سیلیوں کے حال سے متعلق اشعار اس مقام پر آگئے۔ (اتم زرع اور اس کی سیلیوں کا مفصل واقعہ حدیث پاک کی معتبر کتاب مسلم شریف کی حدیث شریف میں مذکور ہے۔ اس کی تفصیلات کیلئے حضرت شیرازیہ سنت مظہر اعلیٰ حضرت امام المناظرین رئیس المقرین علامہ مفتی حافظ قاری الحاج ابو الفتح عبد الرحمن محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی، مکھنوی علیہ الرحمہ والرضوان کی تصنیف لطیف

سادکید الخبشاء

کا مطالعہ فرمائیں جس میں حضرت علیہ الرحمہ والرضوان نے مکمل حدیث پاک بہت ہی شریح و بسط کے ساتھ درج فرمائی ہے اور وہابیہ دیوبندیہ کے تمام اعتراضات کا بہت ہی واضح اور مکمل جواب اس طرح دیا ہے کہ آج تک لا جواب ہے۔
 حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ والرضوان نے حدائق بخشش حصہ سوم کے سلسلے میں جو دفناحتی بیان جاری فرمایا، اسے ملاحظہ فرمائیں۔

واقعہ یہ ہے کہ فقیر حقیر غفرلہ القدر نے یہ قصیدہ مبارکہ مارہرو مطہرہ کی ایک پرانی قلمی غیر ملکہ کثیر الاستعمال بوسیدہ بیاض سے نقل کیا تھا۔ اور بہت کچھ غور و تلاش و رقی وانی کے باوجود یہ قصیدہ مکمل نہ ملا۔ تاہم یہی رہا۔ مگر بیاہن سے اندازہ ہوا اور یقین کے درجہ تک پہنچا کہ حضور پر نور مرشد حق امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین ملت و صفی الرحمن عنہ نے اس قصیدہ مدحیہ کے ساتھ ساتھ اسی بحر و قافیہ و ریف میں ایک دوسرے قصیدہ کی بھی طرح ڈالی تھی جو اتم زرع اور اس کی سیلیوں کے واقعہ پر مشتمل تھا جو حالت کفر میں تھے اور جن کا بیان مسلم شریف میں بھی موجود ہے۔ ان کا آپس میں عہد و پیمان کرنا کہ اپنے اپنے شوہروں کا حال ہر ایک بیان کرے گی کوئی کچھ نہیں چھپائے گی پھر اپنے

شہزادوں کے حالات بیان کرنا وغیرہ سب سے
 ام زرع والے قصیدہ کے صوف سات اشعار میں دستیاب ہو
 بہت دیکھ بھال اور جستجو کے باوجود اور اشعار نہ ملے اور ان سات
 اشعار میں بھی دو جگہ علیحدہ علیحدہ لکھا تھا۔ یعنی قصیدہ کی تکمیل کے وقت
 یہ سات تین جگہ قصیدہ ام زرع میں درج ہوئے۔ اور قصیدہ مدحیہ
 حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان شعروں کا کوئی واسطو
 تعلق ہی نہیں ہے۔ فقیر حقیر غفرلہ تقدیر نے بھی پوری امتیاز کے ساتھ
 قصیدہ مدحیہ کو لکھا اور آخری شعر کے بعد لفظ علیحدہ لکھ کر وہ سات
 شعر لفظ علیحدہ کے نیچے اس طرح لکھ دیئے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

علیحدہ

مادر زرع کی شادانی کشت امید : برقی خرم وہ طلاق اور نکاح دیگر

علیحدہ

یاد وہ مجھ رنگین حینان حجاز دریاں کی چھائی نگاہ حال شوہر
 رنگ عشرت سے کس گل پہ کھربا جوین خار حسرت سے کسی بھول کا بیٹو مضطر
 داغ حرم کا کوئی چاند کا کھلا اشاک مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی ان کی ادھر

علیحدہ

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جہیز کا ہمارا : سکی جاتی ہے قبا سے کر تک لیسکر
 یہ بچھا پڑتا ہے جوین مرے دل کی صورت : کہ ہوئے جلتے ہیں جاسکے بڑے مینہ دہر
 خوف ہے کشتی ابرو نہ بنے طوفانی : کہ چلا آتا ہے حسن اہل کی متور بڑھ کر
 ان سات اشعار کو فقیر نے الگ ہی رکھا۔ مگر یہ ایسا کہ جس زمانہ میں عدالت بخشش

حصہ سوم کی طباعت کا ارادہ کیا وہ جنگ کا دور تھا۔ کاغذ بغیر پر مٹ
 بازار میں کیا اب بکنا نایاب تھا۔ فقیر ان دنوں ریاست پٹالہ میں خدمت
 افت پر متعین تھا۔ کاغذ ملنا دشوار اور انہی بڑی کتاب کی طباعت کا
 ارادہ۔ بڑی کوشش کے بعد پر مٹ ملا تو ضرورت سے بہت کم معلوم
 ہوا کہ ناچھ اسٹیم پریس والوں کے پاس کاغذ کا کوٹہ زیادہ ہے۔ مل سکتا ہے۔
 لیکن شرط یہ ہے کہ طباعت و کتا بہت سب اس کے یہاں ہو۔ ناچھ ہاگر
 اسے کام پٹا اور ملے ہو جانے کے بعد اسے سپرد کیا۔ چونکہ یہ سیاحتی جہاز
 کا دور تھا۔ لیگ اور کانگریس کی زور شور میں چل رہی تھی۔ فقیر کو اپنی
 ذمہ داریوں سے فرصت نہ تھی کہ بار بار ناچھ جائے۔ اور پروف دکانی
 دیکھے۔ کئی یا شاید دس یا بارہ بار گیا۔ مگر ہر دفعہ خوشامد وغیرہ سن کر کڑھا
 واپس آیا۔ مجبوراً کتاب کی صحت پریس والوں کے ذمہ کر دی۔ کیونکہ
 فقیر تنہا تھا اور کام بہت۔ پریس کا کاتب جو سخت کٹر دیوبالی دیوبندی
 درجہ لگی کامرید تھا۔ اور بعد میں یہ بھی معلوم ہوا کہ مالک پریس حسین احمد
 اجمودھیا ہاشمی کا اور اس کا باپ تھا نوکی کامرید ہے۔ ان لوگوں نے
 جان بوجھ کر یا نادانستہ یہ تقدیم و تاخیر تبدیل و تفسیر کرائی۔ اور حصہ
 سوم مکمل ہو کر آگیا چونکہ طباعت میں بہت تاخیر ہوئی تھی اور لوگوں کے
 بار بار تقاضے تھے۔ لہذا فوراً روانگی شروع ہو گئی۔ بہت روز کے
 بعد فقیر نے کتاب پڑھنے کا وقت نکالا اور پڑھا۔ غلطیوں پر واقفیت
 ہوئی۔ کاغذ کی نایابی کی وجہ سے صحت نامہ چھپ سکا۔ خیال تھا کہ
 طبع و دم میں اس کو درست کیا جائے گا لیکن حافظ دلی خاں نے
 بغیر کچھ گچھے اس حصہ سوم کو چھپوا دیا۔ پھر یہ بھی سمجھا کہ حضرات
 علمائے کرام اہلسنت و جماعت سمجھا دیں گے اور بات صاف
 ہو جائے گی۔ اور وہاں یہ دیوبندیہ کا منہ بند ہو جائے گا۔

اسی اپنی غلطی و غفلت کی خدا تعالیٰ
کے حضور میں معافی چاہتا ہوں۔

وہ غفور الرحیم مجھے معاف فرمائے۔ آمین۔

اب وہابیہ دیوبندیہ نے اپنے کفریات پر پردہ ڈالنے کیلئے اربع
والے اشعار کو قیدہ مدحیہ بنا کر سنیوں کو بہکانا اور اچھلن کو دنا شروع کیا
مگر مسلمانان اہلسنت کو یقین کامل رکھنا چاہیے کہ قیدہ مبارکہ مدحیہ
حضرت سیدنا ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان اشعاروں کا کچھ تعلق
نہیں ہے۔

چند سطروں کے بعد دستخط

فقیر ابوالظفر محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی مکتوی غفرلہ

جامع مسجد منپورہ بمبئی ۱۳۵۴ھ

۹ رذی قعدۃ الحرام ۱۳۵۴ھ مبارکہ

یہ وضاحتی بیان ماہنامہ سنی لکھنؤ کے ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ کے شمارے میں شائع ہوا۔ اس
قدر تفصیلی اور وضاحتی بیان کے باوجود سازشیں اور سوچیں کم نہ ہوئی۔ فقہہ ستاکہ روز بروز برصا
ہی جا رہا تھا۔ اب آگ تمی جو لڑ بھڑ سے تیز تر ہو رہی تھی لہذا ۹ رذی قعدہ ۱۳۵۴ھ بروز جمعہ
جاری ہونے والے اس بیان کے بعد حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے ۱۱ ذی الحجہ
۱۳۵۴ھ بروز شنبہ کو توبہ نامہ شائع کر دیا جو ہمیں کے اکثر روزنامہ اور
اور مفت روزہ اخبارات کے علاوہ ماہنامہ سنی لکھنؤ کے ماہ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ بروز
شمارہ میں شائع ہوا۔ توبہ نامہ درج ذیل ہے۔

حضرت اسد السنۃ کا شاندار رجوع الی الحق

حدائق بخشش حصہ سوم میں حضرت سیدنا ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کی رحمت کے قصیدہ مبارکہ میں چند شعر ایسے شائع ہو گئے ہیں جو حضرت
سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان مبارکہ میں ہرگز نہیں
ہیں اور ان کا مضمون حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان
اقدس کے سراسر منافی ہے۔ فقیر کے قابل و فاضل کی وجہ سے بے موقع
شائع ہو گئے۔ بفعولہ تعالیٰ فقیر اپنے سب غروہل کے حضور میں بوسیلہ
شفیع المذنبین سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
توبہ نمود کرتا ہے اور اپنے اس سو و سیان اور غرض بشری پر
صمیم قلب سے اظہار مذمت کرتے ہوئے سارے مسلمانوں کی مادر
گرامی حضرت سیدتنا صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ کرم میں
عفو و بخشش کا طالب ہے۔ ساتھ ہی اس کا بھی اعلان کرتا ہے کہ
اس قابل مواخذہ شرعیہ ترتیب شری کو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت
مجدد دین و ملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی کی
طرف نسبت کرنے سے بھی فقیر انابت و برأت کرتا ہے۔

الحمد لله رب العالمین فقیر نے فقیر کسی لایح
یا ناجائز خوف اور ڈر کے صرف حق کو ظاہر کرنے اور برادران اسلام
کے قلوب کو تسکین شرعی دینے کیلئے اپنی اس لغزش سے توبہ صریحہ
کا اعلان کر دیا ہے۔ تو اس کے بعد اس سلسلے میں فقیر کی توبہ پر مطلع
ہونے کے بعد بھی اگر کوئی فرد یا جماعت زبان طعن دراز کرے
تو یہ اس کی بڑی فساد انگیزی اور فاحش شر پسندی کا ثبوت ہوگا۔
حدیث شریفہ۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له
گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔
فقیر اپنی اس توبہ پر اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو گواہ بناتا ہے۔ و کفلی باللہ شہیداً۔

فقیر ابو العزیز محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی بکھنوی غفرلہ
۱۹ رذی الحجہ ۱۴۲۸ھ (ماہنامہ سنی بکھنویہ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ)

سبحان اللہ سبحان اللہ کس قدر واضح اور غیر مبہم توبہ نامہ ہے۔ ہر بار
کی صفائی اور وضاحت فرمائی ہے۔ خدا نے تدبیر اپنے محبوب رؤف و رحیم علیہ الخیرۃ
کے مددگار فضل میں حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی قبر پر انوار رحمت و غفران
نازل فرمائے۔ امین ثم امین۔ حضرت محبوب ملت نے اپنے بعد والوں کیلئے ایک ایسا
شاہراہِ عمل مرتب فرمائی ہے کہ اس پر چلنے والا کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا۔

ابو رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے

حشر میں شان کریگی ناز برداری کرے

اس قدر واضح اور مفصل توبہ نامہ کے بعد بجائے اس کے کہ بھی کے دیوبندی فاموش
ہو جاتے دوسرے ہی اور بڑے بڑے پوسٹر شائع ہوئے جن کی سرخی تھی۔

”توبہ قابل قبول نہیں“

توبہ قبول نہ کیا نہ گرفت کریم کے فضل و عدل کی بات ہے لیکن یہ دیوبندی ٹھیکیداری تھی
کہ توبہ قابل قبول نہیں۔

اس کے بعد ایک بار پھر صرف رفع فتنہ اور اختلاف انتشار ختم کرنے کیلئے حضرت محبوب ملت
علیہ الرحمۃ والرضوان نے تیسرا اعلان شائع فرمایا کہ عدالتی بخشش حصہ سوم کا صفحہ ۳
دوبارہ نئی ترتیب کے ساتھ شائع کر دیا گیا ہے جن حضرات کے پاس عدالتی بخشش
حصہ سوم ہو وہ اس سے صفحہ ۳ نکال کر بیچ دیں اور یہ نیا صفحہ طلب کر کے کتاب میں
لگائیں۔ یا جو حضرات کتاب نہ رکھنا چاہیں وہ کتاب واپس کر دیں۔ ان کو کتاب کی
واپس کی جائے گی۔ نئی ترتیب کے ساتھ جو صفحہ ۳ شائع ہوا اس کے شروع
میں ایک اعلان ہے۔ اس وضاحتی اعلان کو ملاحظہ فرمائیں۔

”اس صفحہ میں غلط ترتیب شعری سے انتشار شائع ہو گئے تھے۔

جس کا اعلان پھر بھی ہمارا کر دیا۔

اعلان ۱۱ جولائی ۱۹۵۵ء کے ہفتہ وار الوارث میں۔ ماہنامہ سنی بکھنویہ
جولائی ۱۹۵۵ء میں اور اگست ۱۹۵۵ء کو مزید شرح و وضاحت کے ساتھ
انقلاب میں ہو چکا۔ پوسٹر سے بھی ہو چکا۔ پھر فقیر نے عدالتی بخشش حصہ سوم
کی اشاعت بند کرنے کا اعلان کیا اور کتابیں واپس لگوائیں۔ اور جو دستیاب
ہوئیں ان میں سے یہ ورق نکالا اور اب یہ دوسرا ورق چھپوایا ہے۔ اب جن کے
پاس تیسرا حصہ ہو وہ جلد از جلد اس کا ورق نکال کر یہ ورق منگائیں اور
کتاب میں چسپان کر لیں۔ فقیر محبوب علی قادری رضوی بکھنوی غفرلہ۔
۲۰ رذی الحجہ الحرام ۱۴۲۸ھ مطابق، اگست ۱۹۵۵ء

(عدالتی بخشش حصہ سوم نیا طبع شدہ صفحہ ۳)

بار بار کے اعلان توبہ و استغفار کے باوجود دیوبندی گروپ ملنے کو تیار نہ تھا
اور پھر آخر کار ۱۹ ستمبر ۱۹۵۵ء بروز سنیہ ظہر کی نماز میں بھی کے بڑے بڑے
دیوبندی اپنا دیوبندی امام کے کرسی بڑی مسجد مدینورہ میں آئے اور منگامہ
ہوا۔ اسی منگامہ کے دوران بھی کی چلیا برادری کا سرغنہ اور دیوبندی گروپ
کا نامی گرامی شخص حاجی جان محمد جیوا چلیا سنی بڑی مسجد مدینورہ کے باہر
تقریباً سو قدم کے فاصلہ پر جان سے مار دیا گیا۔ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ
والرضوان نے معمول کے مطابق نماز ظہر کی امامت فرمائی۔

اسی شام جبکہ خرب کی اذان ہونے والی تھی حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان
کو ناگوارہ پولس اسٹیشن بلا لیا گیا اور پھر مزید دس سنی حضرات کو پولس نے گرفتار
کیا۔ حضرت محبوب ملت کو شال کر کے ان گیارہ افراد پر قتل کیس جاری ہوا۔ دیوبند
سے نجد تک ساری دہائیت و دیوبندیت نے ایڑی چوٹی گا زور لگادیا۔ مجکاول
کورٹ کے بعد یہ کیس شش کورٹ میں مسلسل روزانہ ایک ماہ سے زائد جاری رہا
اور آخر کار فاضل جج مسٹر بی بی دیوان نے قوری سنہ ۱۹۵۶ء میں فیصلہ صادر
کیا کہ گیارہ کے گیارہ تمام ملزمان باعزت رہا کئے جاتے ہیں۔

بہی ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں اس فتح میں کی گونج محسوس کی گئی اور قریب قریب ملک کے اکثر مقامات پر اس فتح میں کی خوشی میں تہنیتی اجلاس کئی ماہ تک ہوتے رہے۔ اسی موقع پر بہی کے کسی تہنیتی اجلاس میں کسی شاعر نے ایک قطعہ پڑھا تھا جس کو سن کر حضرت شیریشہ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے گلے میں پڑا ہوا پھول کا تہیتی ہار اس شاعر کو پہنا دیا۔ آپ بھی قطعہ ملاحظہ فرمائیں۔

لغات شب میں نور بحر غوث پاک ہیں
سب مشکوں میں بیش نظر غوث پاک ہیں
آخر ہماری فتح نے ثابت ہی کر دیا
اللہ بھی ادھر ہے مدھر غوث پاک ہیں

رب کے فضل و کرم سے سنی مسلمانوں کو یہ عظیم فتح حاصل ہوئی تھی۔ ہر گھر میں عید اور شب برائت کا سماں تھا۔ ہر سنی کا چہرہ گلاب کی طرح کھل رہا تھا۔ دیوبندیت ماتم کٹاں تھی اور ہر دیوبندی کا منہ ایسا ہو رہا تھا جیسے سوکھا کرپلا۔

شاعر اہلسنت حضرت مرتضیٰ حسین صاحب رضوی شہنشاہِ دیوبند نے ایک بڑی پیارا تہنیتی نظم کی تھی اس کے تین اہم شعر ملاحظہ فرمائیں۔

چلو آج سردھڑکی بازی لگا کر شاہدِ ولایت سے محبوب علی کو
یہ بھوکا اس اک خارجی کر رہا تھا کوئی بھاگ جائے کی کوشش کرنا
امامت کی خاطر بڑا صاحبِ دہائی اسے روک کر بولا اک غازی
مصلیٰ ہے یہ نائبِ مصطفیٰ کا قدم اب بڑھانے کی کوشش کرنا
خدا کا ولی مصطفیٰ کا دلارا ہے محبوب علی غوثِ اعظم کا پیارا
جو چاہے تو موجودہ حالت بدل دے اسے آزادی کی کوشش کرنا

سنت کورٹ سے سینوں کی تائید میں فیصلہ ہونے کے بعد بھی وہابیہ دیوبندیہ کی شرارتیں اور سازشیں کم نہ ہوئیں اور بہی ہائی کورٹ میں دیوبندی گروپ نے اپیل کی اللہ اور اس کے رسول محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فضل و کرم اور بزرگوں کی تائید و نصرت کہ بہی

ہائی کورٹ نے بھی مسٹر جے بی دیوان کے فیصلہ کو برقرار رکھا اور حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نیز ان کے دس ساتھیوں کو باعزت و دوبارہ کامیابی و کامرانی حاصل ہوئی۔ اس موقع پر شاعر اہلسنت نے پھر ایک نظم کی جو بہت ہی با موقع اور پر معنی ہے۔ کہتے ہیں۔

سکوں پایا قلبِ حزیں پھر دوبارا
سنی جبکہ فتح میں پھر دوبارا
مد غوثِ اعظم کی پھر رنگ لائی
ہوئے سرخِ رواں میں پھر دوبارا
پھر مقطع میں کہتے ہیں۔

لگا انفرہ غوثیت پھر سے رضوی
بٹے نجد کی سرزمین پھر دوبارا

بہی کا یہ مقدمہ دنیا نے سنیت کی اہم اور تاریخی دستاویز ہے۔ اخبارات اور فائل کی روشنی میں اس کی ترتیب کا کام بھی جاری ہے۔ اور آپ اس اہم کیس کی روداد اس طرح ملاحظہ فرمائیں گے جیسے آپ خود بھی سن کورٹ میں موجود ہوں۔
عنقریب ”حق کا بول بالا“ نام سے کتاب منظر عام پر آئے گی۔
انشاء اللہ تعالیٰ۔

بات ضمنی طور پر ذرا طویل ہو گئی۔ عرض کرنے کا مقصد یہ کہ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی حقانیت و صداقت کہ سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ سے ان اشعار کا کوئی تعلق نہ ہونے کے باوجود صرف غلط ترتیب شعری کی بنیاد پر دفع شرف و فساد ختم کرنے کی خاطر اس قدر واقع اور مفصل تو یہ نامہ علی الاعلان شائع فرمایا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

ہر ایک کے نصیب میں دار و رس کہا

برخلاف اس کے دیوبندی گروپ کے پیرمخاں اور ڈپٹی کیٹ مجدد مولوی انضر علی تھانوی

جو صاف و صریح انداز میں سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین و تنقیص کر کے بغیر توبہ کئے اس جہانی سے آنجہانی ہو گئے۔

ایک بار پھر تھانوی جی کے اس توہین آمیز خواب پر سرسری نظر ڈالتے چلے تاکہ ذہنی تسلسل بھی برقرار ہو جائے اور اہل حق و اہل باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچنے میں آپ کو کوئی دشواری بھی نہ ہو۔

شکستہ پالی کا شکوہ ہے رہبرِ ک خطا کیا ہے
ہیں سے منہ لے مقصود تک جایا نہیں جاتا

نیز اس کے متعلق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے مکان میں تشریف لائے والی ہیں۔ اس سے میں تعبیر بھی کہ جو نسبت عمر کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی وہی نسبت ان کو ہے۔ یہ شاید اس طرف اشارہ ہو۔

الافاضات الیومیہ جلد اول صفحہ ۴۸-۴۹

نا خداؤں سے کہو انکھ نہ لگ جائے کہیں
ابھی آثار ہیں کچھ اور ہیں طوفانوں کے

خواب ۹..... اندھیرے میں بڑی دور کی سوچھی

ابھی آپ نے پڑھا کہ مولوی اشرف علی تھانوی سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعبیر لے رہے ہیں۔ معاذ اللہ وہی شریف تھا تو آگے بڑھ کر کون سا دعویٰ کر رہے ہیں۔ ہوش و حواس کی دنیا میں مندرجہ ذیل خواب پڑھئے اور دوبارہ دیکھ کر آپ کے ایک بڑے کی جرأت و گستاخی و بیب کی کا اندازہ چھانٹیں۔

نفس و بلبل و گل ہیں یہ تھانوی خیال پڑ تیری ہستی سے زیادہ کوئی تمنا نہیں

ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا۔ اور دو پہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا۔ رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندے نے دوسری گروت بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی۔ اس لئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا۔ اور سو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھا ہوں کہ کلمہ شریف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں۔ (یعنی اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہوں) اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر توبہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو (تھانوی کو) اپنے مسئلے دیکھتا ہوں۔ اور میں چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا۔ اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اند کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن بدن میں بدستور ہے جس قسم اور وہ افزائے طاقتی بدستور تھا۔ لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا یہ خیال تھا۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔

بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کڑیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللہم صلی علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال ہوا تو دوسرے روز بیداری میں رقت دہی۔ خوب رویا۔ اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہ ان تک عرض کروں۔

یہ مرید کا حال ہے۔ اب اس کے پیر تھانوی صاحب کا جواب سنئے۔

جواب :- اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بوعہ تعالیٰ شیعہ سنت ہے۔ (معاذ اللہ)

رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۲۷ھ

دلوں کی شقاوت کا اندازہ لگائیے کہ خواب تو خواب بیداری میں بھی نادان اشرف علی رسول اللہ اور سیدنا ونبینا اشرف علی کہتا ہے۔ اور حیلہ وہاں نہ کہ زبان پر قابو نہیں۔ زبان بے اختیار ہے۔ مجبور ہوں۔ میں کہتا ہوں کہیں اس زبان سے یہ نکل جاتا کہ ہاں ہے۔ شیطان کی طرح ہیں۔ ان کی صورت گدھے کی طرح ہے۔ وہ تو ذرہ ناچیز سے کم نہیں اور اس کے بعد مرید یہ کہتا کہ میں چاہتا ہوں کہ قبلہ دیکھ لوں۔ حضور حضرت کہوں مگر زبان پر کنٹرول نہیں۔ زبان اختیار سے باہر ہے تو تھانوی صاحب کی کوئی بھی ہوشیہ یہ تعبیر سب کو ہرگز نہیں دیتا کہ اس خواب سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ تمہارا پیر مجبوراً گسار کا پیکر ہے خلق و انما صلی کا مجسمہ ہے بلکہ مرید سے یہ کہتے کہ گستاخ! زبان بے قابو ہونے کا بہانہ بنانا ہے تمہارے دوبارہ بیعت کر۔ پیر کی گستاخی کے بعد تیری بیعت بے قدر اور نہ رہی۔

سوال یہ ہے کہ جب یہاں پر زبان کے بے قابو ہونے کا حیلہ یہاں قابل قبول نہیں ہو سکتا تو الامداد کے مذکور خواب میں زبان کے کنٹرول سے باہر ہونے کا بہانہ کیوں کر قبول ہے؟ تیری نگاہ نے محفل میں دفعتاً اٹھ کر کسی کا حال بگڑا کسی کا مستقبل

چائے تو یہ تھا کہ اس خواب پر اطلاع پانے کے بعد مولوی تھانوی مرید سے تو بہہ کرتے دوبارہ کلمہ پڑھا کر مسلمان کرنے کے تمام تقبہات کے کرام کا اجماع ہے کہ غیر نبی و رسول کا کلمہ پڑھنا کفر ہے۔ اور غیر نبی و رسول پر بلا واسطہ درود پڑھنا جائز نہیں۔ مگر آقائے کائنات رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم سب برابر کی کا جو غناس دلوں میں گھسا ہے۔ وہ آخر کہاں چھپ سکتا ہے۔ کسی نہ کسی طرح وہ اپنی شیطنت کا اظہار تو کرے گا۔

اندازہ لگائیے وہ ذہن کس قدر آوارہ ہے جو اپنے لئے منصب رسالت حاصل کرنے کو تیار اور نام الانبیا سید المرسلین علیہ التیجہ و التسلیم کے علم مبارک کو جانوروں سے مثال دے کر بھی مومن و مسلم ہونیکا دعویٰ دے رہے۔ معاذ اللہ۔

اپنے لئے اپنے مرید کی زبانی منصب رسالت کا جھوٹا اعلان کرنے کے بعد بڑے میاں مینی مولوی رشید احمد گنگوہی نے مولوی تھانوی کے کان پکڑے کہ نادان! جب شاگرد ہو کر تم نے یہ مقام حاصل کر لیا تو اب میرا کیا ہوگا۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ گرو گڑ بے جیل شکر ہو گئے۔ اب بڑی مشکل آئی کہ رسالت کے بعد تو صرف ایک ہی مقام باقی تھا اور اگر اس کا اعلان کر دیا جاتا تو دنیا فرعون و عمرو کی فہرست میں ایک نام کا ادا فاضلہ کر دیتی۔ لہذا سوچو بوجھ اور دانشمندی سے کام لیتے ہوئے مولوی تھانوی نے اپنے گرو کی خدمت میں عرض کیا حضور! آپ فکر مند نہ ہوں۔ مقامات بلند کا ہول سیل ڈار کر نہیں ہوں۔ اور یہ تو اپنے گھر کی بات ہے۔ بس صرف ایک رات اور انتظار کیجئے۔ دوسرے روز خواب کے راستہ آپ کے مقام کا اعلان کروں گا۔ ثبوت کیلئے خواب دیکھئے۔

خواب :- یہ مونہہ اور مسور کی دال

مولوی رشید احمد گنگوہی کی سوانح حیات "تذکرۃ الرشید" کے مصنف نے گنگوہی جی کے مقامات کا ذکر کرتے ہوئے رقم طرازی کی ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی صاحب — فرماتے تھے ایک مرتبہ مجھے خیال ہوا کہ حضرت امام ربانی (یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی) کی ولایت اور مقبولیت تو ظاہر ہے۔ مگر ادبِ اللہ کے مراتب مختلف ہیں۔ خدا جانے حضرت کا مرتبہ کیا ہے؟ ایک دن کچھ سوچا کہ جاگتا تھا دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت (مولوی رشید احمد گنگوہی) سجد میں تشریف فرما ہیں اور میں سامنے بیٹھا ہوں ایک بزرگ ہاتھ میں عصا لے ہوئے تشریف لائے اور حضرت مولوی رشید احمد گنگوہی کی طرف اشارہ فرما کر مجھ سے مخاطب ہو کر یوں ارشاد فرمایا کہ "دیکھ لو یہ قطب الارشاد ہیں اس کے بعد فوراً آنکھ کھل گئی۔ اور دل کو اطمینان ہو گیا۔"

تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۳۰۶

دیکھا آپ نے یہ وہی مولوی رشید احمد گنگوہی ہیں جنہوں نے دارِ حق والی دہن سے نکاح کیا۔ گنگوہ کی خانقاہ کو اپنے گندے کام سے غس و نہا پاک کیا۔ اور گیہوں کے دانہ جیسے مشکل مسئلہ کا فوراً جواب دیا۔ (تینوں کا حوالہ گذشتہ صفحات میں گزر گیا) اور اس سب کے بعد بھی قطبیت کی گدی سلامت۔ اگر ان جیسے ہی لوگ یہ مقدس اور پاکیزہ منصب و مقام پاتے رہے تو پھر خدا حافظ۔

مگر ہمیں مکتب و ہمیں ملاست
کارِ ظلال تمام خواب شد

دل و نگاہ اندھا بن دیکھے۔ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و اعزازات و اعزازات کے بارے میں آیات قرآنیہ احادیث صحیحہ کا انکار ہے اور اپنے مولوی صفا

کے بارے میں جھوٹے اور غلط خواب کو آیات قرآنیہ کا درجہ دینے کی ناپاک کوشش ہے۔ معاذ اللہ وہ ظلم بھی ڈھالتے ہیں تو فرماتے ہیں احسان ہم آہ بھی کرتے ہیں تو خاطر شکنی ہے

خواب ۱۱ ہاتھ کی کرامت

مولوی ستانوی کے خواب کے ذریعہ آپ نے مولوی گنگوہی کی قطبیت کو جان لیا اب ذرا آگے بڑھئے۔ اور اس نام نہاد قطب کے ہاتھ کی کرامت بھی دیکھ لیجئے۔ مگر خیال ہے دیوبندی گروپ کے یہاں سائے اور خواب ہی میں انجام پاتے ہیں۔ آپ شرعاً سے اب تک بڑھتے آ رہے ہیں کہ جہاں کوئی ضرورت پیش آئی خواب حاضر۔ کوئی معاملہ سوا اور خواب کے ذریعہ اس کا بیان۔ ہوش و حواس کی جتنی جاگتی دنیا سے انحراف کر کے خوابوں کے ذریعہ پروان چڑھنے والی اس گستاخ قوم نے اپنے دھرم کی بنیاد ہی خواب پر رکھی ہے۔ اور ان کا تمام تر سرمایہ صرف خواب ہی خواب ہیں۔

مقام غور و فکر ہے کہ جن خواب میں اپنے مولوی صاحب کی عظمت نظر آتی ہے۔ کوئی مقام رسالت پر فائز نظر آتا ہے اور کوئی قطب دکھائی دیتا ہے۔ ان ہی خوابوں میں رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم دیوبندیوں پر ہتھے نظر آتے ہیں اور مولوی رشید احمد گنگوہی کا کھانا پکاتے نظر آتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ یہ خوابوں کا تضاد کیوں؟۔ مجھے عرض کرنے دیجئے یہ تضاد صرف اس لئے کہ ہم اہلسنت و جماعت نے بفضلہ تعالیٰ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مانا ہے اور دیوبندی گروپ نے صرف اپنے "صوالہ" نا کو مانا ہے۔ ہم اہلسنت و جماعت تمام تر عظمتوں و رفعتوں کا مالک اپنے آقا رسول ذی وقار علیہ التَّحیَّۃ و التَّسْلیم کو جانتے اور مانتے ہیں۔ جبکہ دیوبندی گروپ اپنے مولویوں کو سب کچھ مانتا اور جانتا ہے۔ لیکن رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذرہ ناچیز سے کم تر "اپنے جیسا بشر" اور "مرکزی میں ملنے والا" سے زیادہ مانتے کو تیار نہیں۔ معاذ اللہ

رب العلمین۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ثبوت پچھلے صفت میں گزر چکا ہے۔ ہم خواب بھی بڑے خلوص کے ساتھ حق کی راہوں کی طرف آواز دے رہے ہیں۔ اور یہ عرض کر رہے ہیں۔

جاگ اٹھو قحط تدبیر ملے نہ ملے

خواب پھر خواب کج تعبیر ملے نہ ملے

آئیے! آگے بڑھیں۔ اور خواب میں ہاتھ کی کرامت دیکھ لیں۔ کتاب تذکرۃ الرشید کے مرتب نے منشی امیر حسن گنگوہی نامی ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کو کسی نے عمل بتایا کہ خواب میں کسی مرنے کو دیکھو تو اس کے دونوں انگوٹھے پکڑ کر جو پوچھو وہ بتائے گا۔ اب اس کے بعد کا واقعہ خود ان کی زبان سنئے۔

اتفاق سے گنگوہی ایک شخص شیعہ مذہب مرگیا اور میں نے اسے خواب میں دیکھا فوراً اس کے ہاتھ کے دونوں انگوٹھے میں نے پکڑ لئے وہ گھبرا گیا۔ اور پریشان ہو کر بولا جلدی پوچھو جو پوچھا ہوا مجھے تکلیف ہے۔ میں نے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ مرنے کے بعد تم پر کیا گزرا اور اب کس حال میں ہو۔ اس نے جواب دیا کہ عذاب میں گرفتار ہوں۔ حالت بیماری میں مولانا رشید احمد صاحب دیکھنے تشریف لائے تھے جسم کے جتنے حصے پر مولوی صاحب کا ہاتھ لگا بس اتنا جسم تو عذاب سے بچا ہے باقی جسم پر بڑا عذاب ہے۔ اس کے بعد اگلے کل گئی۔

تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص ۳۲۴

غور فرمائیے جسم کے جتنے حصے پر گنگوہی جی کا ہاتھ لگا اتنا حصہ عذاب سے محفوظ ہو گیا مطلب یہ کہ گنگوہی جی کا ہاتھ نہ ہوا بلکہ ہر طرف مساؤں پر وف اشیا کی طرح یہ ہاتھ عذاب پر وف ہو گیا۔ جہاں رکھ دیں وہ حصہ عذاب سے بچ جائے۔ بڑی اچھی ترکیب ملی دیو بندی گروپ کے

گنگوہی جی کا ہاتھ پوسے بدن پر رکھائیں تو پوسے بدن کے عذاب سے محفوظ رہنے کی ضمانت مل جائے۔

لیکن مشکل یہ ہے کہ گنگوہی جی تو دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اب آج ان کے ملنے والے کیا کریں۔ ترسیدھی ترکیب ہے کہ جائیں اور گنگوہی جی کی قبر کے اوپر سیدھے سیدھے لیٹ جائیں۔ آخر اتنے سالوں سے گنگوہی جی قبر میں 'ہند' ہیں۔ کچھ تو مٹی میں اثر آ ہوا۔ اور گنگوہی جی کچھ تو اپنے ملنے والوں کی مدد کریں گے۔

خیال ہے کہ یہ اس دیوبندی گروپ کا اپنے مولوی کے بارے میں ذہن دنگ رہے جو رسول مقرر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشکل کشا 'صاحب عطا' وافع بلا ماننے پر پوسے ملک میں ہم سے مناظرہ و مجادلہ پر تیار ہے۔

الفت میں ہر اک نقشہ الٹا نظر آتا ہے

مجنون نظر آتی ہے لیلی نظر آتا ہے

خواب ۱۲ برابری کا دعویٰ

آئلے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے برابری اور ہم سری نیز توہین و گستاخی کا جو شیطان دلوں میں سہایا ہے وہ رہ رہ کر سرا بھارتا ہے اور حقیقت جاگتی دنیا سے ہٹ کر خوابوں میں بھی دیوبندی گروپ کے بڑے بڑے توہین رسول کے ناپاک جرم ہیں گرفتار نظر آتے ہیں۔ ثبوت کیلئے موزوں ذیل خواب پڑھئے۔

ساحل کے اس سکون ہی پہ جاؤ نہ دوستو
پنہاں ہیں اس سکون میں بھی طوفان بڑے

نواجہ سورت میں کسی گاؤں کے مسجد کے امام ایک شخص ہیں۔
سلیمان میاں ان کا نام ہے۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک
تخت پر دو بزرگ نہایت پاکیزہ صورت والے بیٹھے ہوئے

ہیں اور ایک شخص تحت کے نیچے کھڑا ہے۔ اس شخص سے سیماں میں
نے دریافت کیا کہ یہ بڑے شخص کون ہیں اور ان کے پاس تحت پر بیٹھے
ہوئے دو سر بزرگ کون ہیں اس شخص نے جواب دیا کہ بڑے
تو خیر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دو سر شخص مولوی احمد کے
پر مولانا رشید احمد صاحب ہیں۔

تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۳۳۲

اللہ اکبر ! وہ آقائے محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی بارگاہ کا ادب
قرآن سکھائے اور جن کی بے ادبی اور گستاخی کو قرآن کھڑکتا ہے۔
وہ رفعتوں کے تہجدار، سید ابراہیم علیہ التہجدہ والناس جہن کے دربار کے خادم سیدنا
روح الامین حضرت جبریل علیہ السلام۔ اور سیدنا اعلیٰ حضرت مجددین و ملت
امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں عرض کریں سے
یہیں بولے سید رہ دلتے، چن جہاں کے مقالے
سبھی میں نے چھان ڈالے، تیرے پایہ کا نہ پایا
تجھ اک نر اک بنایا

وہ شہنشاہ زمین و زمان جہاں سیدنا صدیق اکبر و سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہما اور ان جیسے اجلہ اصحاب کرام غلامی و وفاداری کا پیکر نظر آئیں۔
اور ان آقائے بابر بیٹھے ہیں گنگوہی جی معاذ اللہ سبب العالمین
عداوت و شقاق کا اندازہ لگائیے۔ اور دیوبندی گروپ کی گستاخی و بیباکی
سمجھئے۔ ان دلائل و براہین کے بعد کیا اب بھی یہ کہا جائے گا کہ سنی علماء جھگڑے
کی بات کرتے ہیں۔ فتنہ و فساد پھیلاتے ہیں۔ واللہ العظیم ! یہ جھگڑا
ہیں ایمان و کفر کا معاملہ ہے۔ جب تک دیوبندی گروپ اس گستاخی و توہین سے
علی الاعلان توبہ اور ان مولویوں سے اپنی نفرت و بیزاری کا اظہار نہیں کرتا ہم ان کی

نقاب کشائی کرتے ہی رہیں گے۔ تاکہ انہو الی نسلیں بھی ان گستاخوں پر وہیوں کو جان
پہچان کر ایمان کی قیمتی دولت سلامت رکھیں۔

کچھ کچھ کریں ہوا ہوں موند دریا کا حریف
در زمین بھی جانتا ہوں عاقبت مال ہیں

خواب ۱۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امامت کا دعویٰ

خوش نا آغاز اک دھوکہ ہی دھوکہ ہے فقط

ہر نظر کو واقف انجام ہونا چاہئے

دیوبندی گروپ کے بڑے بڑے توہین رسول کے ناپاک اور گندہ جرم میں تو گرفتار
ہی ہیں جھوٹے بھی اس جرم کے مرتکب ہیں۔ اس گروپ کے نامی گرامی مولوی حسین احمد نانڈوی
کے مرنے کے بعد اخبار المجمعۃ دہلی نے شیخ الاسلام نبر شائع کیا۔ اس میں ایک درج ہے ملاحظہ
فرمائیے

الحمد لله والشكر لله آج شب یکشنبہ بوقت دو عشا
۲۳ شعبان المعظم ۱۳۶۴ مطابق، ۱۹۵۵ء اس روایہ
سہراپا عصیاں کو عالم رویا میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا علیہ
الصلوٰۃ والسلام بعد معلوم لہ کی زیارت منامی نصیب ہوئی حضرت
سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام گویا کسی شہر میں جامع مسجد کعبہ
ایک حجرہ میں تشریف فرما ہیں اور متصل ایک دوسرے کمرے میں کتب خانہ
ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتب خانہ سے ایک جلد کتاب اٹھائی
جس میں دو کتب ہیں تمہیں اک کتاب کے ساتھ دوسری کتاب تھی۔
وہ خطبات جمعہ کا مجموعہ تھا۔ اس مجموعہ خطب میں وہ خطبہ نظر آنے لگا کہ
جو مولانا حسین احمد مدنی مدظلہ خطبہ پڑھا کرتے ہیں۔ جامع مسجد میں بوجہ

مک اس کتاب کی طرف ذرا بھی توجہ نہ ہوئی اور اشاعت میں تاخیر ہوئی رہی چونکہ معذرت قبول فرمائیں۔

اب جبکہ ماہ جون ۱۹۸۰ء میں اس کی دوبارہ ترتیب شروع کی تو ملک میں جشن دیوبند کا منگنا مہم سر ہو چکا ہے۔

جشن دیوبند - جس میں اخباری اطلاعات کے مطابق تقریباً دو کروڑ روپے خرچ ہوا۔

جشن دیوبند - جشن میلاد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شرک ہونے والے

دیوبندی گروپ کا "مشوک اعظم"

جشن دیوبند - جس کی خاطر نشر و اشاعت اور پبلشری کا ہر جائزہ ناجائز

ذریعہ استعمال کر کے قوم کے سامنے ایک منگنا مہم بیا گیا۔

مگر جب اردو کے مشہور ترین ہفت روزہ اخبار پبلشر بھی اسے مخصوص نامہ نگار

نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا تو مضمون کا عنوان تھا۔

دیوبند کامیلہ - لاکھوں کی بربادی

کس لئے - ۶ - ہفتہ وار پبلشر بی بی سی میں ۱۹۸۰ء

اسی مضمون میں نامہ نگار خصوصی نے بڑا خوبصورت طنز کرتے ہوئے لکھا ہے۔

جہاں تک بھیڑ و دھکم پیل کا تعلق ہے لوگ بتاتے ہیں کہ کبھی

کے میٹے سے بھی کہیں زیادہ مٹی۔

اخبار پبلشر ۱۰ اگست ۱۹۸۰ء صفحہ ۱۴

مطلب یہ کہ جشن دیوبند نہ ہوا کبھی کامیلہ ہو گیا۔ اسی جشن دیوبند کے سلسلے میں نہ جانے کتنے جھوٹے اور غلط خواب بیان کیے گئے بلکہ چندہ وصول کرنے کیلئے کچھ خواب قیاسی

جمعہ مصیوں کا مجمع بڑا ہے۔ مصیوں نے فقیر سے فرمائش کی کہ تم حضرت خلیل اللہ سے سفارش کرو کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام مولانا مدنی کو جمعہ بڑھانے کا ارشاد فرمائیں۔ فقیر نے جرات کر کے عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مولانا مدنی کو جمعہ بڑھانے کا حکم فرمایا۔ مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا کی اقتدار میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ فقیر بھی مقتدیوں میں شامل تھا۔ فالحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً کثیراً۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ضعیف العمر تھے ریش مبارک سفید تھی۔

الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر ۱۶۴

سعادت اور فیروز بختی تو یہ بھی کہ آج موقع مل گیا ہے لہذا حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتدار میں نماز ادا کی جائے۔ مگر دلوں کی شقاوت اور خباثت کا اندازہ لگائیے کہ ظالم حضرت خلیل علیہ السلام سے یہ کہتا ہے کہ حسین احمد نانڈوی سے فرمائیں کہ وہ نماز جمعہ کی امامت کریں۔ اور اس کے بعد شکریہ بھی ادا کر رہا ہے۔ ہوش و حواس کے ساتھ جیتی جاگتی دنیا میں آپ خیال فرمائیں کہ جھوٹے سے بڑے تک دیوبند مولوی حضرات انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و گستاخی کو اپنا شعار بنا چکا ہے۔ اگر کسی نے کسی طرح یہ ظالم طبقہ دامن نبوت سے کھیل رہا ہے۔

معذرت

۱۹۶۶ء میں مندرجہ بالا خواب تک اس کتاب کی ترتیب ہو چکی تھی۔ اور تکمیل کے بعد کتاب کی اشاعت کا پروگرام تھا۔ مگر چنانچہ چند حادثات ہوئے اور ہر دفعہ میں اس قدر اضافہ ہوا کہ ترتیب کا تمام کام رک گیا۔ ایسا رک گیا کہ تقریباً دو سال

بھی دیکھے دکھائے گئے جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی جشن دیوبند کیلئے چندہ دیتے ہوئے دیکھا گیا۔ جب دیوبندی دھرم کی بنیاد صرف اور صرف خوابوں پر ہے تو انہیں حقیقت سے کیا واسطہ؟ دیوبندی گروپ کے پاس جو بھی سرمدیہ ہے وہ خوابوں کے راستہ ہی آیا ہے۔ اب اس خوابوں کی بات میں ایک تازہ ترین خواب اور ملاحظہ فرمائیں۔

خواب نمبر ۱۱ خانہ کعبہ کی چھت پر قاسم نانوتوی

یہ زخم تازہ اور ہے زخم کہن کے پاس
صیاد نے قفس کو رکھا ہے جن کے پاس

نئی دہلی سے شائع ہونے والی ہفت روزہ اخبار "ہجوم" نے دیوبند جشن صد سالہ نمبر شائع کیا اور اس کے صفحہ اول پر بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کا خواب مدرسہ دیوبند کی کار کے فوٹو کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ آپ بھی خواب دیکھ لیجئے۔

بانی دارالعلوم کا ایک خواب - میں خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہوں اور
میسٹر دونوں ہاتھوں اور پیروں کی دسوں انگلیوں سے ہر س جاری میں ہوں اور
..... اس خواب کی تعبیر آج اپنا صد سالہ جشن منا رہی ہے۔
ہفتہ وار "ہجوم" دہلی ۲۸ مارچ سن ۱۹۸۸ء

دیوبند کی جموئی عظمت ظاہر کرنے کیلئے کیسے کیسے خوابوں کے جال بنے جا رہے ہیں کہیں عظم کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام دیوبند میں اردو پڑھتے نظر آئیں۔ کسی خواب میں دیوبند کے جوئیرے جنت میں نظر آئیں۔ کسی کو بدنامی کا ڈر ہو تو دیوبند کا سارا بھی کہتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کرے۔ اور بانی دیوبند کو بدخواہی ہو تو خود کو کتبہ معظم کی چھت پر کھڑا دیکھیں۔ معاذ اللہ رب العالمین۔
میں عرض کر چکا ہوں کہ جس دھرم کی بنیاد ہی خوابوں پر ہو وہاں خوابوں کی کمی نہیں۔

دن میں خواب رات میں خواب۔ زمین خواب۔ سنگیں خواب۔ اور ان خوابوں میں توہین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ناپاک جرم ہے

کہتے کہتے ہونٹ تھرنے لگے رو دار غم
ہوتے ہوتے اشک آنکھوں میں نمایاں ہو گئے

دیوبند گروپ کے جو خواب بھی دستیاب ہو سکے وہ حاضر ہیں۔ تلاش و جستجو اب بھی جاری ہے اور مزید خواب دستیاب ہوں گے وہ آئندہ شامل کر دیئے جائیں گے اب آپ بھی ایک بار مسکراتے سینوں کے محل سے نکل کر حقیقت کی دنیا میں قدم رکھئے اور دیوبند کی گرتے کے پانچ سنسنی خیز حوالے ملاحظہ فرمائیے۔

دل کو سکھائے غم نے قرینے نئے نئے
لہو فاس نئے نئے ہیں سفینے نئے نئے



پانچ سنسنی خیز انکشافات

خواہوں کی بارات سے نکل کر جیتی جاگتی ونیس میں دیوبندی گروپ کی گندمی اور خشکی تصویر سر کی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیے۔

دیوبند دی مولویوں کی

بے حیائی اور بے شرمی کا

ننگا مظاہرہ

اپنی انجمن سے یہ ہم کہاں چلے آئے
ہر طرف اندھیرا ہے ہر طرف ادا سی ہے

حوالہ ۱۔ بھڑوا ہے سے بھڑوا ۱۰۵

آپ عنوان دیکھ کر ناراض نہ ہوں۔ بلکہ پوری طمانیت اور سکون کے ساتھ مندرجہ ذیل واقعہ پڑھیں حقیقت خود بخود آپ کے سامنے آ جائے گی۔
مولوی اشرف علی تھانوی کے ایک ماموں تھے۔ اپنے ماموں کا تذکرہ کرتے ہوئے مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک مجلس میں ان ماموں کا واقعہ بیان کیا۔ اب آپ تھانوی جی کبھی زبانی ان کے ماموں کا واقعہ سنئے۔

حیدرآباد سے اول بار کا پور تشریف لائے تو چونکہ چلے بھنے بہت تھے ان کی باتوں سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ عبدالرحمن خاں صاحب مالک مطبع نظامی بھی ان سے ملے آئے اور ان کے حقائق و معارف سے فکر بہت معتقد ہوئے۔ عرض کیا کہ حضرت وعظ فرمائیے تاکہ مسلمان منتفع ہوں۔ ماموں صاحب نے اس کا جواب عجیب آزادانہ دے دیا۔
کہا کہ خاں صاحب میں اور وعظ سے صلاح کار کجا و من خراب کجا۔
پھر جب زیادہ اصرار کیا تو کہا کہ ہاں ایک طرح کہہ سکتا ہوں اس کا انتظام کر دیجئے۔ عبدالرحمن خاں صاحب بیچائے دینین بزرگ تھے۔
سمجھ کر ایسا طریقہ کیا ہو گا کہ جس کا انتظام نہ ہو سکے۔ یس کن بہت اشتیاق کے ساتھ پوچھا کہ حضرت وہ طریقہ خاص کیا ہے۔ ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو کر نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہوا و رہ یہ شور مچاتے ہیں بھڑوا ہے سے بھڑوا ہے سے بھڑوا اور اس وقت میں حقائق و معارف بیان کروں۔
الافاضات ایو سیہ (طفوفات تھانوی) حصہ ۱ صفحہ ۸۳ و ۸۴

میں جانتا ہوں کہ یہ فحش واقعہ ہمارے قارئین کی سلیم و عظیم طبیعتوں پر گراں گزرا ہو گا۔ پاکیزہ
ذہن اسے قطعاً گوارا نہ کریں گے۔ مگر دیوبندی گروپ جو ظاہری تعدد میں اور ناماشی پاکیزگی کی
آڑ میں ایمان و عقیدہ پر ڈاکہ ڈال رہا ہے، اس کے گندے عقیدوں کے بعد یہ ضروری تھا کہ
ان کا گندہ اور ناپاک کردار و عمل بھی آپ کی عدالت میں پیش کیا جائے۔

اس گندے اور فحش حدود و جنابا پاک واقعہ پر تبصرہ کر کے میں دقت ضائع نہیں کرنا چاہتا
اور نہ یہ واقعہ کسی تبصرہ کو چاہتا ہے۔ میں تو آپ کی عدالت میں صرف دو سوال اٹھانا چاہتا ہوں۔
پہلا سوال تو یہ ہے کہ اس واقعہ میں جس گندی اور ناپاک ترتیب کے ساتھ حقائق و معارف
بیان کرنے کا جو ذکر ہے وہ حقائق و معارف تو دین کے امور اور دین ہی کی باتیں ہیں۔ تو پھر
کیا اس طرح اشرف علی تھانوی کے ماموں نے اسلامی تعلیمات کا مذاق نہیں بنایا۔ اور اس
واقعہ کو میان گندے اشرف علی تھانوی بھی اس مذاق اور دین کے تسخر میں برابر کے شریک
سمجھئے۔ کیا اس طرح دین کا مذاق بنانے والا مسلمان ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ ناپاک نجس گندی بات تو کوئی پانگل سے پانگل دیوانہ سے دیوانہ
کیہ آف نٹ بات تھی نہیں کہتا۔ بغرض محال کسی موقع پر تھانوی جی کے ماموں نے اس طرح
کہا تو یہ کیا ضروری تھا کہ اس واقعہ کو خوب مزے کے ساتھ کتاب میں بھی شائع کیا جائے۔
کیا اس گندے گھناؤنے اور فحش واقعہ کا اثر نوجوان نسلوں پر نہیں پڑے گا۔ آخر وہ کون سا
معاصلہ تھا جس نے اس ناپاک واقعہ کو کتاب میں شائع کرنے پر مجبور کیا۔

کیا دیوبندی دھرم میں شرم و غیرت حیالات کسی کا بھی وجود نہیں؟ غور فرمائیے!
ناماشی پاکیزگی انظار ہری سجدوں کا ڈھونگ رچانے والوں کا کردار و عمل کس قدر گندہ
اور نجس ہے۔

شیخ صاحب سے رسم و راہ نہ کی
شکر ہے زندگی تباہ نہ کی

۵۰ ہزار روپے انعام

مندرجہ بالا واقعہ میں نے اب سے تقریباً سات آٹھ سال پیشتر کا پور مشہر کے ایک
عظیم الشان تاریخی اجلاس میں کتاب کے حوالے کے ساتھ عرض کیا تھا جس میں تقریباً ایک لاکھ
کا مجمع تھا۔ اس عظیم مجمع میں اعلان کیا گیا کہ جو دیوبندی اس حوالہ کو غلط ثابت کرے اس کو
پچاس ہزار روپے انعام۔ اس کے بعد ملک کے مختلف بڑے بڑے شہروں میں ہزاروں کے مجمع
میں دیوبندی کی یہ ننگی تعمیری پیش کی اور نقد انعامات کا اعلان ہوا۔

ابھی دو سال پیشتر ۱۹۶۸ء میں جب حیدر آباد دکن تقریری سلسلے میں حاضر ہوا اور
۱۵ یوم میں ۲۲ تقریروں کا شاندار ریکارڈ قائم ہوا اسی موقع پر خطیب دکن حضرت
علامہ سید کاظم شاہ صاحب قادری الموسوی فاضل بریلی شریف کی سرپرستی میں آخری تقریر
حیدر آباد کی تبلیغی جماعت کے مرکز سے پٹی کی مسجد سے منظر شاہ گرانڈ میں ہوئی جس میں تقریباً ۵۰ ہزار
کے مجمع میں پھر ایک بار مندرجہ بالا کتاب کا حوالہ پیش کر کے عبارت سنائی۔ اس اجلاس میں
حیدر آباد کے مشاہیر مشائخین کرام جلوہ افروز تھے اسٹیج اور مجمع سے نقد انعامات کا اعلان کیا
گیا۔ حیدر آباد کے ایک عظیم سنی مجاہد محترم جناب سید پادوی شاہ صاحب نے پی پی سی ہزار روپے
کا چیک دستخط کے ساتھ اسٹیج پر پیش کیا کہ جو بھی وہابی دیوبندی تبلیغی گناہات الیومیہ
جلد ہفتم کا یہ حوالہ غلط ثابت کرے وہ یہ چیک لے جائے۔ یا بار اعلان ہوا مگر کوئی نہیں آیا۔
اور نہ قیامت تک کوئی آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اب پھر اس کتاب کے ذریعہ اعلان ہے کہ صرف اس ایک حوالہ کو کوئی بھی وہابی دیوبندی
تبلیغی غلط ثابت کرے تو ۵۰ ہزار روپے انعام۔

ادھر آؤ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزمائیں ہنر آزمائیں

تبلیغی جماعت کی گندی تعلیم

تبلیغی جماعت - جو وہابی دیوبندی عقیدہ پھیلائے کیلئے آل ورلڈ پیمانے پر کام کر رہی ہے اور کافروں مشرکوں کو مسلمان بنانے کے بجائے مسلمان کو مسلمان بنانے کی وعید دے رہی ہے۔ حضور سیدنا سلطان الہند عطاۃ رسول معین بیکساں خواجہ خواجگان سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جے پال کو عبداللہ شہید بانی بنایا لیکن تبلیغی جماعت والے عبد اللہ کو عبداللہ بنانے کا بلان بنائے ہوئے ہیں۔ بلکہ یوں کہتے کہ خوش عقیدہ کو بد عقیدہ بنا رہے ہیں۔ سنیوں کو وہابی دیوبندی بنانے کی سازش جاری ہے۔ ان کا مقصد نماز کلمہ کی اشاعت نہیں بلکہ نماز و کلمہ کے پرے میں اشرف علی تھانوی کی تعلیم کو پھیلا کر مقصد ہے۔ ثبوت کیلئے مولوی ایساں کا ذکر ملتا ہے بانی تبلیغی جماعت کا یہ قول پرکھئے۔

(ایک بار فرمایا۔ حضرت مولانا تھانوی (اشرف علی تھانوی) نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بس یہ اہل حیات ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا سو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی۔
ملفوظات مولانا ایساں ص ۴۸ ملفوظ مر ۵۶

عبارت کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا مقصد نماز و کلمہ نہیں۔ بلکہ نماز و کلمہ کے پرے میں اشرف علی تھانوی کی تعلیم کو عام کرنا ہے۔ اندیشہ ہے کہ اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے کہیں موجودہ تبلیغ والے ماسوں جان کی اس تعلیم پر عمل کر کے اس کو بھی پھیلا کر شروع نہ کر دیں۔
تصورات کی دنیا میں اندازہ لگائیے وہ دن کس قدر سیاہ اور تاریک ہو گا جس دن اس طرح کی گندی اور نجس تعلیم کو عام کیا جائے گا۔ اللہ حافظ۔

اہل نظر سمجھتے ہیں جیسا یہ باغ ہے
پر پھول پر اداسی ہے ہر پھل پر داغ ہے

حوالہ مزہ تو

مولوی اشرف علی تھانوی کے ماموں کو آپ نے بازاروں میں ترنگا دیکھا۔ اب ذرا بھانجہ کو یعنی خود آنجنائی تھانوی جی کو بھی دیکھئے۔ اور ان کے گندے گردار کو دیکھ کر غور فرمائیے کہ جہاں اندر باہر دائیں بائیں چاروں طرف گردار و عمل عقیدہ ایمان کو تباہ و برباد کرنے کے سزاواروں سلمان قرآن ہوں وہاں سے ایمان کی سلامتی اور اراکے تحفظ کی ضمانت کس طرح ملے گی۔
مولوی اشرف علی تھانوی اپنی ایک مجلس میں بیان کرتے ہیں۔

ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر میں مزہ نہیں آتا۔ میں نے کہا کہ
مزہ ذکر میں کہاں مزا تو مذہبی میں ہوتا ہے جو بی بی سے ملا عبت
(صحبت) کے وقت خارج ہوتی ہے۔ یہاں کہاں مزا ڈھونڈتے
پھرتے ہو۔ الاناضات ایومیہ جلد چہارم ص ۶۸ ملفوظ مر ۱۰۹

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ انصاف و دیانت کا واسطہ
دیکھ کر عین کر رہا ہوں ذرا غور فرمائیں کسی نے سوال کیا کہ ذکر میں مزہ نہیں آتا۔ مطلب
یہ کہ کوئی عمل بتایا جائے۔ کوئی ایسی صورت بتائی جائے کہ ذکر میں دل لگے لطف
حاصل ہو تو بجا ہے اسکو اطمینان بخش جواب دینے کے مولوی تھانوی کہتے ہیں کہ
مزہ تو مذہبی میں ہے۔ اگر بات اسی مقام پر ختم ہو جاتی تو پردہ پڑا رہتا۔ کوئی سمجھتا
کوئی نہ سمجھتا۔ مگر ظالم آگے اس کی تشریح بھی کر رہا ہے۔
لہذا! آپ بتائیے کیا اس طرح ایک طرف ذکر کا مذاق اور دوسری طرف

زہن و فکر کو خراب نہیں کیا جا رہا ہے؟ کیا نام نہاد حکیم الامت اسی طرح کی حکمت و دانائی کی باتیں اپنی مجلس میں کرتے تھے؟ یہ سوال بہر صورت اپنی جگہ برقرار ہے کہ کسی موقع پر تھانویؒ نے ایسا کیا تھا تو اسے کتاب میں کیوں شائع کیا گیا؟ کہیں یہ تو حسین نبوت و رسالت کی لعنت اور پھٹکار تو نہیں؟ حسرت سے تنگ رہیں بے شریفوں کی کبر و ڈھالے ہے دیوبند ستم گر نئے نئے دیوبندی گردپ کی بے حیائی بے غیرتی اور بے شرمی کا مظاہرہ ختم نہیں ہوا۔ آئیے! حوالہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیے۔

حوالہ ۳ کاش میں عورت ہوتا.....

کام اس سے پیڑا ہے کہ جس کا جہان میں لیوے دکوئی نام ستم گر کہے بغیر عنوان دیکھ کر آپ ضرور حیرت زدہ ہوں گے۔ مگر حوالہ پڑھنے کے بعد آپ کی حیرت ضرور دور ہو جائے گی۔ اشرف علی تھانویؒ کے ایک عزیز ترین مرید صی کا نام بھی عزیز المحسن تھا انہوں نے ایک دن تھانویؒ جی سے اپنی ایک تمنا بیان کی کہ تمنا بھی ایسی غصہ ناک کہ بس ایسی تمنا شاید ہی کوئی کرے۔ مگر یہ کوئی اکھاٹیوالوں کے دل گردہ کی بات ہے۔ آپ بے چین ہوں گے ایسی کیا تمنا ہے تو بس حوالہ پڑھئے اور دیوبندی گردپ کی بے شرمی سر کی آنکھوں سے دیکھئے۔

میں کی بات بھی سن دیوانے

ایک تمنا سو افسانے

اب مرید صادق عزیز المحسن سے خود ان کی زبانی آپ بتی سنئے۔

ایک بار عشق و محبت کے جوش میں حضرت والا (اشرف علی تھانویؒ) سے بہت جھجکتے اور ٹٹرتے ہوئے دبی زبان سے عرض کیا حضرت ایک بہت ہی بے ہودہ خیال دل میں بار بار آتا ہے۔ جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی نہایت شرم و اسٹیکر موبی ہے اور جرات نہیں پڑتی۔ حضرت والا (اشرف علی تھانویؒ) اس وقت نماز کیلئے اٹھے سردی سے اٹھ کر مسجد کے اندر تشریف لے جا رہے تھے فرمایا کہئے کہئے۔ احقر نے غایت شرم سے سر جھکائے ہوئے عرض کیا کہ یہ سکر دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش! میں عورت ہوتا حضور (اشرف علی تھانویؒ) سے نکاح میں۔ اس افکار محبت پر حضرت والا (اشرف علی تھانویؒ) غایت درجہ مسرور ہو کر بے اختیار منہ لگے اللہ یہ فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے گئے یہ آپ کی محبت ہے تو آپ لے گا۔ انشاء اللہ قلعے۔

حضرت والا اب تک اس واقعہ کو بھولے نہیں۔ انجے مجلس شریف میں احقر کے اس محبت آمیز قول کو یہ لطف نقل فرما فرما کر مزاح فرا کیا کرتے ہیں کہ غنیمت ہے اس کے عکس خواہش نہیں کی۔

اشرف السوانح جلد دوم ص ۵۳ و ۵۴

آپ کی داستان سن سن کر

حالت وجد سب یہ طاری ہے

بے شرمی اور بے غیرتی کا اس سے منگنا مظاہرہ اور کیا ہو گا کہ ظالم یہ بھی کہتا ہے بہودہ خیال ہے جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ اس کے باوجود جب اپنی

نایک تمنا کا ہر کرتا ہے تو تھانوی جی بجائے نصیحت و تنبیہ کے یہ حکم صادر کرتے ہیں کہ یہ آپ کی محبت ہے۔ ثواب ملے گا۔ معاذ اللہ۔

تھانوی کا مرید تھانوی کی محبت میں ان کی دھرم تینی بننے کی تمنا کرے تو ثواب۔ اور ہم مسلمانان اہلسنت رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جشن میلاد کریں تو عذاب۔ ہم جشن غوث اعظم سنائیں تو شرک۔ ہم اللہ والوں کی محبت میں نذر دنیا ز فائزہ ایصال ثواب وغیرہ جائز امور کریں تو ناجائز اور اشرف علی تھانوی کے مرید ناجائز تمنا کریں تو جائز سب

اللہ سے خود اختہ قانون کا نیرنگ

جو بات کہیں غمروہی بات کہیں ننگ

بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ آگے کے چلنے تو سارا بھرم کھول دیا کہ مرید کی اس ناجائز تمنا پر پیر اشرف علی تھانوی کو ایسی لذت اور مزہ ملا کہ بار بار اپنی مجلس میں ذکر کرتے اور نہ صرف ذکر بلکہ اس پر مزید حاشیہ آرائی بھی ہوتی کہ غنیمت ہے کہ اس کے عکس کی خواہش نہیں کی۔ اب اس جملے کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ بات بہت ہی صاف اور واضح ہے۔ استغفر اللہ۔

آپ گندوں کا گندہ کردار و عمل حقیقت کی دنیا میں دیکھتے جاییے۔ خیال رہے یہ خوابوں کی بات نہیں۔ ہوش اور خواہ اس اور جوش محبت کی بات ہے۔

حوالہ ۲ عوام کا عقیدہ

دلوں پر چیر کیجئے اور اس تلخ حقیقت کو بھی گوارا کیجئے۔ بے حیائی اور بے غیرتی کا کھلے عام مظاہرہ مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کسی مجلس میں مولوی محمد یعقوب نانوتوی کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب اس افتقاد کی ایک مثال

بیان فرمایا کرتے تھے ہے تو فحش نگر ہے بالکل چسپاں۔ فرمایا کرتے تھے کہ عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے کہ جیسے گدھے کا عضو مخصوص بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں۔ واقعی عجیب مثال ہے۔

الافاضات ایومیہ جلد چہارم ص ۷

بے حیائی کی بے حیائی پر

ہے شریفوں کی آنکھ میں آنسو

معاذ اللہ استغفر اللہ! ظالم کی بے باکی اور جسارت دیکھئے کہ عقیدہ کی مثال کس چیز سے دی رہا ہے۔ پھر مزید ستم یہ ہے کہ اشرف علی تھانوی اس مثال کے بارے میں یہ بھی کہے کہ بے وفائیت نگر ہے بالکل چسپاں۔

خدا را بتسلیم کیا گیا کیوں کا انداز یہ گالیاں سنی علماء کی ہیں۔ ۶

کیا یہ بد تہذیبی یہ کیر آف فٹ پاتھ جیسی باتیں سنی علماء کی ہیں؟

کیا یہ بے شرمی بے غیرتی علمائے اہلسنت و جماعت کی ہے؟

نہیں ہرگز نہیں

یہ گندی تہذیب علمائے دیوبند کی ہے۔ یہ گالیاں دیوبندی گروپ کے بڑے بڑے مولویوں کی ہیں۔ بزرگ خولیش ملت اسماعیل کے تھیکیداروں کی یہ بے غیرتی ہے۔ نماز و حکمہ کا پرچار کرنے والی تبلیغی جماعت کے پیشواؤں کی یہ گندی اور نجس گفتگو ہے۔

س آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

حوالہ ۳ بانی کی نانی کا پاخانہ

ابھی تک تو باہر ہی باہر کی بات تھی۔ ذرا آگے بڑھئے اور گھروں کے اندر کا بھی حال دیکھئے۔ مولوی ایب س سوانہ ہلوی تبلیغی جماعت کے بانی کی "نانی"

کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عزیز الرحمن فیاض دیوبند رقم طراز ہیں۔

امی بی حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب حضرت مولانا محمد الیاس صاحب
کی نانی ہوتی ہیں۔ نہایت عابدہ زاہدہ خاتون تھیں جس وقت
انتقال ہوا تو ان کیڑوں میں کہ جن میں آپ کا پاخانہ لگ گیا تھا عجیب
غریب بہک تھی کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونچھی۔
تذکرہ مشائخ دیوبند حاشیہ صفحہ ۴۲

غور فرمائیے عقل کا دیوالیہ نہیں تو اور کیا ہے۔ پاخانہ میں خوشبو۔ نانی کا پاخانہ
موا عطر ساز نیکسٹری ہو گئی۔ پھر نادان یہ بھی کچھ سمجھے کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو
نہیں سونچھی۔ مطلب یہ کہ آج بھی وہ پاخانہ ان کے پاس محفوظ ہے اور خوشبو کے ساتھ
اس کا موازنہ جاری ہے کہ توازن اور بیلنس برابر ہے یا نہیں۔

کوئی شخص روزانہ دو کیلو زعفران کھا جائے اور دو چار تولہ عطر حنا عطر شامہ
پی جائے پھر بھی پاخانہ میں خوشبو بعید از عقل ہے۔ مگر کیا کہنے دیوبند گرد پ
کے۔ یہ کسی اور کا پاخانہ تھوڑی ہے نانی کا پاخانہ ہے۔ وہ بھی بیانی
جماعت کے بانی کی نانی کا پاخانہ ہے۔

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک پسینہ کی خوشبو (جس سے مدینہ منورہ کی
گلیاں بہک اٹھیں نہیں بہک گئیں) کا انکار کرنا اسے دیوبندی گرد پ پر خدا کی لعنت
پھکار رسول کائنات کے مبارک پسینہ کی خوشبو کا انکار تو نانی کے پاخانہ میں خوشبو
کا اقرار۔ تازگی فسکہ کی کبھی نہ گئی
جب سائی نئی سنائی بات

یہ تو نانی کے پاخانہ میں صرف خوشبو کی بات تھی۔ آگے بڑھتے تو ایک منظر
اور دیکھئے۔ دیوبندیوں کی گندی اور نجس اور نا پاک تہذیب کا آخری نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔

دیوبندیوں کا تبرک

ابھی آپ نے نانی کے پاخانہ کی بہک دیکھی۔ اب اسی پاخانہ کو تبرک بنا کر رکھنے
کی بدبودار داستان بھی ملاحظہ فرمائیے۔
ان ہی نانی کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عاشق الہی میرٹھی لکھتے ہیں۔

جس مریض کو تین سال مرض اسہال میں اس طرح گزرے کہ کروٹ
بدلنا بھی دشوار ہو اس کے متعلق یہ خیال بے موقع نہ تھا کہ بستر کی بدبو
دھوبی کے یہاں بھی نہ جائے گی۔ مگر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ
غسل کیلئے چار پانی سے اتارنے پر پو تر پڑے (پاخانہ لگے ہوئے کپڑے)
نکالے گئے جو بیچے رکھ دیئے جاتے تھے تو ان میں بدبو کی جگہ
خوشبو اور ایسی نرالی بہک پھوٹی تھی کہ ایک دوسرے کو سنا گھاتا
اور ہر مرد و عورت تعجب کرتا۔ چنانچہ بغیر دھلوائے ان کو تبرک
بنا کر رکھ لیا گیا۔

تذکرہ انجیل ص ۹۷۹

سچ فرمایا قرآن نے الْحَبِثَاتُ لِلْحَبِثِينَ وَالْحَبِثُونَ لِلْحَبِثَاتِ
خبیثات لوگ خبیث چیزوں کے لئے خبیث چیزیں خبیثات و خبیثون کیلئے
نادانوں نے پاخانہ لگے ہوئے کپڑوں کو پھینکنے یا دھلوانے کے بجائے ویسے
ہی نجاست و غلاظت آلودہ تبرک بنا کر رکھ لیا۔ یہ تو ہم اہلسنت و جماعت کے
نصیبے اور تقدیر کی بات ہے کہ اولیائے کلام کے آستانوں کا صندل و گلاب عطر و
کبوڑ ہمارا تبرک۔ اور نانی کا پاخانہ لگے کپڑے دیوبند کا تبرک۔ جیسے کوتیسا
اسی کا نام ہے۔

جیتی جاگتی دنیا میں ان حوالہ جات کے بعد اب آگے بڑھئے اور بارگاہِ خداوندی
سے ان دشمنانِ دین کی سزا سماعت فرمائیے۔
حق آگاہ نظر سے کیوں کرو وہ پوشیدہ رہ پائے گی
جھوٹ کی رنگین چادر سے تم جو سچائی ڈھانک رہے ہو

بارگاہِ خداوندی

سے

دشمنانِ دین کی سزائیں

ٹاریل کے ٹیل سے تیار کردہ اسپیشل خوشبودار صابن
جانوروں کی چربی اور اکودگی سے پاک، صاف ستھرا

پاک صابن

تاجر حضرات بھی رجوع کریں

ملنے کا خاص پتہ :-

حنفیہ پاک پبلی کیشنز، نزد بسٹم اللہ مسجد کھار اور کراچی۔

آیت ۱

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(دسواں پارہ ۸ واں رکوع - سورہ توبہ) (ترجمہ سیدنا محمد و اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

آیت ۲

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا

(۲۲ واں پارہ ۴ واں رکوع - سورہ احزاب) (ترجمہ سیدنا محمد و اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کس قدر واضح اور صاف اعلان ہے کہ آقائے کائنات رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا و تکلیف دینے والے پر اللہ کی لعنت اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ایذا ہوگی کہ رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حجاز سے ذیل کیا جائے۔ دیوبند میں اردو پڑھائی جائے معلم کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو جانوروں کے جیسا لکھا جائے۔ اور شیطان کے علم سے کم بتایا جائے۔

معاذ اللہ شرم معاذ اللہ۔
دلوں کا عالم بد لئے کیلئے یہ دو آیات ہی کافی ہیں۔ لیکن آئیے! مزید دو آیات سہارک کی تلاوت کیجئے اور عدالت ربانی کے عظیم تر فیصلے کی روشنی میں دلوں کی دنیا کا جائزہ لیجئے۔

اگر نصیب ہو فکر و نظر کا سرمایہ
غیم حیات کی قیمت وصول ہو جائے۔

اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دور رہنے پر انعام الہی

آیت ۳

لَا يَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ
أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ
عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي
قُلُوبِهِمُ الْأَمَانَ وَأَلْيَهُمُ
بِرُوحِهِمْ وَيَدْخُلُهُمُ
جَنَّتُ الْجَنَّةِ مِنَ تَحْتِهَا الْأَنْفُسُ
خَالِدِينَ فِيهَا تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(۲۸ واں پارہ - سورہ مائدہ رکوع ۳)

اللہ اللہ کس قدر واضح فیصلہ ہے کہ ایمان والے کسی حال میں اللہ و رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں سے دوستی نہیں کر سکتے چاہے وہ ان کے ماں باپ بیٹے بھائی اور رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ صرف یہ نہیں کہ فیصلہ صادر ہو اگرچہ اس کا اعلان نہ ہوا۔ انہیں بلکہ عظیم ترین جزا بھی ظاہر فرمائی گئی۔ اب جو ان دشمنوں سے دوستی کرے ان کی سزا سنئے۔

آیت ۴

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا
أَبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أُولَٰئِكَ
لَمْ يَأْمُرُوا بِالْإِيمَانِ بِآيَاتِ اللَّهِ

اے ایمان والو! اپنے باپ اور بھائیوں کو
روست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کھڑے نہ ہوں

الْكَفَرُ عَلَى الْإِيمَانِ طَوْسَنَ يَتَوَكَّلُهُمْ كَرِي - اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے
مِنْكُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ گنا تو وہی ظالموں میں ہے۔
(۱۰۱ اور پادہ - سورہ توبہ - رکوع ۳)

قرآنی عدالت کے ان اہم ترین اور قیامت تک نہ بدلنے والے عظیم فیصلوں کے بعد
آگے بڑھتے اور رحمت ہر دو عالم، سرور محترم - رسول اعظم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی بارگاہِ رفعت میں حاضری دیجئے۔
اس زمین کی سب سے اہم سب سے عظیم سب سے سچی عدالتِ مصطفیٰ علیہ النجۃ والثناء
اور

اس عظیم عدالت کے گیارہ اہم فیصلے

سَامَانِشَن
۵۲

تاجدارِ امت شہزادہ اعظم حضرت حضورِ مہدیؑ عظیم ہندوئی
عیدِ اوقیتہ والاضوین ۱۹۸۱ء

بابتہام سید شاہ تراب الحق قادری

ناشر
مصلح الدین پبلی کیشنز کراچی
مین مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی

مخبر صادق

عَالِمُ مَا كَانَ مَا يَكُونُ

رَسُولِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
کے

ایمان افروز فیصلے

ورق الٹے اور احادیثِ کریمہ کی روشنی میں دشمنانِ خدا و رسول کی سزا
اور ان سے نفرت و بیزارگی پر عظیم حبرا ملاحظہ فرمائیے۔

اللہ کے حبیب اعظم مالک و مفتی ابرہہ و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

حدیث ۱۱

من احب الله وابتغى الله واعطى
الله ومنع الله فقد استكمل الايمان
ارواه ابو داود عن ابی امامہ
والترمذی عن معاذ بن انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما
یعنی جو نے اللہ کیلئے اللہ و انوں سے محبت کی
اور اللہ کیلئے اللہ کے دشمنوں سے بغض و نفرت
رکھی اور اللہ کیلئے ایمان والوں کو دیا اور دشمنان
خدا و رسول کو نہیئے سے اللہ کے لئے ہاتھ روکا تو
یقیناً اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا۔

حدیث ۱۲

ان مروضہ افلا تعوروهم وان صاؤا
فلا تشہدواہم وان لفیتہم وہم
فلا تسلّموا علیہم ولا تجالسہم
ولا تشاربوہم ولا تؤاکلوہم
ولا تنکحوہم ولا تصنوا علیہم
ولا یصلوا علیہم۔
یعنی اگر بدنہب بیمار ہیں تو پوچھنے نہ جاؤ
اور اگر وہ مر جائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو۔
اور جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو اور ان کے
پاس نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ پانی نہ پیو۔ ان
کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ ان سے شادی بیاہ
نہ کرو۔ ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو
ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

(رواہ مسلم عن ابی ہریرہ و
ابو داؤد عن ابی عمر و ابن ماجہ
عن جابر و ابن حبان عن انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

حدیث ۱۳

امرو علی دین خلیلہ فلینظر احدکم
منہ مخاللا۔
یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں
سے ہر ایک کچھ بھال کرے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کرتا ہے

(رواہ الامام احمد و الترمذی و ابو داؤد
و البیہقی فی شعب الايمان عن ابی ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حدیث ۱۴

یکون فی آخر الزمان دجالون
کذا یون یا تو نکم من الاحاد
بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم
فایاکم وایاھم لا یصلونکم
ولا یفنونکم۔
یعنی آخر زمان میں بہت سے دجال بڑے دھوکہ
اور مجھوٹے ہوں گے وہ تم کو خدائیں بنا کر سنائیں گے
جو تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے
سنی ہوں گی۔ تو ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے
سے دور رکھنا کہیں وہ لوگ تم کو حق سے بہکا نہ دیں
کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

(رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حدیث ۱۵

ان الله من وجل اختاری اصحابا
فجعلہم اصحابی واصھاری و
انصاری و یجعی من بعدہم
قوم ینقصونہم ویسبونہم
فان ادراکتہم وہم فلا تناکحو
ہم ولا تؤاکلوہم ولا
تشاربوہم ولا تصنوا علیہم
ولا یصلوا علیہم۔
ان اللہ عز وجل اختاری اصحابا
فجعلہم اصحابی واصھاری و
انصاری و یجعی من بعدہم
قوم ینقصونہم ویسبونہم
فان ادراکتہم وہم فلا تناکحو
ہم ولا تؤاکلوہم ولا
تشاربوہم ولا تصنوا علیہم
ولا یصلوا علیہم۔

(رواہ الدارقطنی عن ابن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی آخر زمان میں بہت سے دجال بڑے دھوکہ
اور مجھوٹے ہوں گے وہ تم کو خدائیں بنا کر سنائیں گے
جو تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے
سنی ہوں گی۔ تو ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے
سے دور رکھنا کہیں وہ لوگ تم کو حق سے بہکا نہ دیں
کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
بیشک یہ سکر لئے اللہ تعالیٰ نے اصحاب چنے
تو انہیں میرے رفیق اور میرے خسرالی اور میرے بھائی
اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ ان
کی شان گھٹائیں گے اور انہیں برا کہیں گے
تم انہیں پاؤ تو ان سے شادی بیاہ رشتہ دار کی
وغیرہ نہ کرنا۔ نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا
نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ ان کے جنازے
کی نماز پڑھنا۔

حدیث ۷۷

لَا تَقُولُوا لِلْغَنَاقِ يَا سَيِّدَ فَانِهِ
إِنْ يَكُنْ سَيِّدًا فَقَدْ اسْتَخَطَمَ رَبُّكُمْ
عَزَّ وَجَلَّ -

رواہ ابو داؤد والنسائی عن
برید بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۷۸

مَنْ وَقَرَّ صَاحِبَ بَدْعَةٍ فَقَدْ
أَعْلَنَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ -

رواہ ابن عدی وابن عساکر
عن أم المؤمنين عائشة الصدیقا
رضی اللہ تعالیٰ عنہا -

حدیث ۷۹

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لَصَاحِبِ بَدْعَةٍ
صَلَاةً وَلَا صَوْمًا وَلَا صَدَقَةً
وَلَا حَجًّا وَلَا عِمْرَةً وَلَا جِهَادًا
وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدًّا لَا يَخْرُجُ
مِنَ الْإِسْلَامِ يَخْرُجُ الشَّعْرَةُ
مِنَ الْعَجِينِ -

رواہ ابن ماجہ والبیہقی عن
حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

یعنی منافق بد مذہب کو ملے سرور کہ کر نہ بکار
کہ اگر وہ تمہارا سرور ہو تو بیشک تم نے اپنے
رب عزوجل کو ناراض کیا -

یعنی جو کسی بد مذہب کی تعظیم و توقیر کرے
اس نے اسلام کے دھانے پر ہتھی مارا -

یعنی اللہ تعالیٰ نہ کسی بد مذہب کی نماز
قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ
نفل نہ فرض بد مذہب دین اسلام سے نکل
جاتا ہے - جیسے آٹے سے بال نکل جاتا ہے -

اہم ترین احادیث مبارکہ

عظیم جز ۱

حدیث ۸۰

إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَأَنفُسًا مَاهِمٍ
أَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يُعْظِمُونَ الْأَنْبِيَاءَ
الشُّهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِبُكَائِهِمْ
بِإِنَّ اللَّهَ - قَالَ أَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ تَحْبِرُنَا
مِنْ هُمْ - قَالَ هُمْ قَوْمٌ مُحَابُوا
بِرُوحِ اللَّهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ
وَالْأَمْوَالِ يَتَعَالَمُونَهَا فَوَاللَّهِ إِنْ
وَجَوْهَهُمْ لَنُورٍ وَأَنَّهُمْ لَعَلَى نُورٍ
لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا
يَحْزَنُونَ إِذَا حَزَنَ النَّاسُ وَقِرَاءَةُ
هَذِهِ الْأَيَّةِ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ
لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ -
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ عُمَرَ الْفَارُوقِ
(رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں
مزدور کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شہداء
لیکن قیامت کے دن اللہ کی طرف سے
جو مرتبت اور منزلت انکو ملے گی اس کے سبب
حضرات انبیاء کے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام
اور شہداء کے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
(جو ان لوگوں پر فضل کلی میں بدرجہا
بلند ہوں گے) وہ بھی ان کے اس فضل جزئی
پر شک نہیں کریں گے کہ کاش یہ فضل جزئی ہم کو بھی
صاحب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عطا کیا گیا
(رسول اللہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میں حضور رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے نہ اپنے
اپنے کے رشتوں کی بنا پر نہ ان مالوں کے
سبب جن کا آپس میں لین دین کرتے ہوں
بلکہ صرف کتاب اللہ اور محبت الہی کی بنا پر

آپس میں ایک دوسرے سے دوستی و
محبت رکھی۔ تو خدا کی قسم بیشک ضرور ان کے
چہرے پر نور ہوں گے۔ اور بیشک ضرور وہ
لوگ زریروں کے۔ وہ لوگ نہ ڈریں گے۔
جب لوگ ڈرتے ہوئے گئے۔ اور نہ ان کو
رجح و غم ہو گا جب لوگ رجح و غم میں مبتلا ہوں گے
پھر حضور نے آیت کریمہ الا ان اولیاء اللہ
تلاوت فرمائی۔ یعنی من لو بیشک اللہ کے
ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ وہ غم گیس رہیں گے۔

حدیث عن

من اعرض عن صاحب
بدعة بفضاله صلا اللہ
قلبه امانا وایمانا ومن انتہر
صاحب بدعة امانہ اللہ
تعالیٰ یوم الفرع الیک برومن
اھان صاحب بدعة رفعة اللہ
فی الجنة صائفة دراجۃ ومن
سلم علی صاحب بدعة او
لقیہ بالبشریٰ او استقبلہ
بما یسرۃ فقد استخف
بما انزل علی محمد۔
(مراد الخلیف عن ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

یعنی جو کسی بد مذہب کو اس کی بد مذہبی
کی وجہ سے دشمن جان کر اس سے منہ پھیرے
اللہ تعالیٰ اس کا دل امان اور ایمان سے بھر
نے کا۔ اور جو کسی بد مذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ
اسے اس بڑی گہرا ہٹ کے دن امان دے۔
اور جو کسی بد مذہب کی تذلیل و تحقیر کرے
اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سودبج بلند فرمائے۔
اور جو کسی بد مذہب کو سلام کرے یا اس سے
خوشی کے ساتھ ملے یا اس کے سامنے ایسی بات
کرے جس سے اس کا دل خوش ہو تو اس نے
ملکی جانی وہ چیز جو اتاری گئی محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

سخت ترین سزا

حدیث عن

والذی نفسی بیدہ۔ یعنی جن
من امتی من قبوسر ہمدنی
صورۃ القرد و الخنازیر علی
ھتھمدنی المعاصی و کفھمدنی
النہی وھمدنی تطیعون۔
(منتخب کنز العمال جلد اول عن ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی خدا کی قسم ضرور کچھ لوگ میری امت کے
اپنی قبروں سے بندروں اور سوروں کی
صورت میں نکلیں گے گنہگاروں میں پالسی
بازی کرنے و ممانعت پرستنے اور
نہی عن المعاصی سے چپ رہنے کے
سبب۔ باوجودیکہ وہ حق بات کہنے اور
بری بات سے منع کرنے کی طاقت
رکھتے تھے۔

اللہ اکبر! آیات قرآنیہ اور احادیث مصطفویہ کی روشنی میں اندازہ
لگائیے کہ کس قدر اہتمام کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
دشمنوں کی تردید ان سے نفرت و بیزاری کا حکم اور اس نعل محمود پر عظیم ترین جنائیں شریعتاً و
رسول کے ساتھ دوستی پر کس قدر سخت ترین سزاؤں کا حکم فرمایا گیا ہے۔

اور اس آخری حدیث مبارک نے تو دلوں کا عالم زیر و زبر کر دیا۔ باوجود طاقت کے
حق بات کہنے سے زبان روکنے والوں و دینی معاملات میں پالسی اور صلح کلیت کی روشنی
اختیار کرنے والوں کیلئے عبرت و موعظت کا مقام ہے۔ سچ فرمایا حضور سیدنا
اعلیٰ حضرت مجدد و اعظم دین و ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

دشمن احمد پر نفرت کیجئے : مہم دوں کی کیا مروت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تو عظیم حضور : اس بُرے مذہب پر نفرت کیجئے

آخری صفحہ

ہوا اگر شوق طلبِ صوفیہ دھنوں والوں میں تو پھر
سینکڑوں ہنر مند راہوں کی غباروں میں ملیں

”خواہوں کی باریک بینی“ کی ان آخری سطروں کے لکھنے وقت میں گجرات کے تقریری پروگرام کے سلسلے میں سیدنا شاہ عالم کی نگہی مدینۃ الاولیاء و سرزمین احمد آباد میں مقیم ہوں۔ اور احمد آباد کے عظیم دینی مجاہد محترم جناب رشید غاں صاحب کے دولت کرم پر یہ آخری صفحہ ترتیب سے لکھا ہوں۔ احمد آباد کی سرزمین کے یہ مجاہد جو بزرگوں کے کرم سے اشاعتِ یونین سنیت کیلئے کس بھی طرح کی قربانی دینے کو ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ خدائے قدیر اپنے محبوبین کے صدقہ میں ان کے گھرانے کو سد بہار رکھے۔ اور فضل و عنایت کرم کی چادر ان کے دل و خیال کے سروں پر ہر وقت سایہ نکلن لہے۔ آمین۔

اللہ اور اس کے محبوب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احسان و کرم کہ خوابوں کی بارانہ کی صورت میں میری برہمنوں کی تمنائوں پر پوری ہوئی۔ اور میں نے فی القیوم اہلسنت کے گندے عقائد و اعمال ان کی ہڈیوں کے خواروں کے ساتھ عوام کی عدالت میں پیش کر دیئے۔ فیصلہ میں دشواری نہ ہو نیز زمین و فکر کو فیصلہ کرنے میں دوستوں و رشتہ داروں کے چہرے دکھا دئے نہ ڈالیں اس لئے گفتگو کا آغاز کتابتِ قرآنیہ اور اختتامِ احادیث مبارکہ پر کیا ہے۔

میں نے پوری دنیا کی داری اور رومہ داری کے ساتھ مشائخِ رسولؐ گستاخانِ نبیؐ کا کس آپ کی عدالت میں پیش کر دیا ہے۔ خیال ہے

اب میدانِ محشر میں آپؐ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مولیٰ میں معلوم نہ تھا۔ ہم جانتے نہ تھے نماز و کلمہ کے میک آپؐ سے سچے اور سفورے ہوئے گندے اور مکروہ چہرے بے نقاب ہو گئے ہیں۔ اللہ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کے سرکش و باغی بالکل برہمن ہو چکے ہیں۔

فیصلہ کیجئے! دین کے دشمنوں اور آقا کے غداروں کو پہچانئے۔ یاد رکھئے جو کلمہ پڑھنے کے بعد رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وفادار نہ ہو سکے وہ آپ کے اور ہمارے کیا وفادار ہوں گے۔ جس دریدہ دہن اور گستاخ و بے باک گروپ کا مرشتہ رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باقی نہ رہا اس گروپ کا رشتہ ہم سے کیا برقرار رہے گا۔

غور فرمائیے!! اور پھر ایک بار سن لیجئے کہ قبر سے حشر تک کوئی مولوی، کوئی امیرِ جماعت یا حضرتِ حجتی کام نہ آئیں گے۔ اس نفسی نفسی کے عالم میں تاجدارِ شفاعت مالک کو شر و جنت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی ہمدرد و غمگسار نہ ہوگا۔

رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ عالی میں توہین کرنیوالوں کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت یہ بھی دھیان رہے کہ آج آپ کا فیصلہ آپ کے گاندھے کے وافر شے کرنا کما تبتین درج کریں گے۔ اور پھر فیصلہ کل میدانِ محشر میں آپ کے سامنے ہوگا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا میں رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کے باغیوں، سرکشوں اور گستاخوں سے تعلق و رابطہ کی بنیاد پر کل رسولِ ذی شان علیہ التمجید و التسلیم یہ فرمادیں کہ دنیا میں ہمارے گستاخوں اور باغیوں سے دوستی و رابطہ رکھنے والے آج ہم سے دور رہیں۔

دل کی دھڑکنوں سے اس سوال کیجئے اگر خدا نخواستہ کل امام الانبیاء و سید المرسلین علیہ التمجید و التسلیم نے یہ فرمادیا تو عذابِ الہی سے کون بچائے گا؟ غضب و تہراہی سے محفوظ و سلامت رہنے کی کیا صورت ہوگی؟

لہذا قرآن و حدیث کی روشنی میں تمام گستاخانہ بارگاہ رسالت و نبوت سے دور رہئے۔ اسی میں عقیدے اور ایمان کی سلامتی ہے۔
 چھٹے جہانے اگر دولت کو نہیں تو کیا نعم
 چھوٹے نہ مگر ہاتھ سے دامان محمد
 خدائے قدر اپنے محبوبین کے صدقہ اور وسیلہ میسر ہی اس کوشش کو قبول فرمائے
 اور حق کے متکلفیوں کیلئے چراغ ہدایت بنائے۔ نیز حق کی راہوں پر کامزن حضرات
 کیلئے مزید استحکام و استقامت کا سبب بنائے۔ آمین ثم آمین بجا حبیبہ
 سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و
 صحبہ صدام القبر ان المیزان ۔

خادم سنیت :- محمد منصور علی خاں قادری مخدوم محبوبی ۔
 مقیم مدینۃ الاولیاء احمد آباد ۔
 خطیب سنی بڑی مسجد ۔ ۱۶۶-۱۷۱- ایم ۔ آزاد روڈ ۔ بمبئی ۔
 ساری ایچ ۱۶۸ مطابقت ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء
 بروز دو شنبہ مبارکہ



کتابیات

اس کتاب کی ترتیب میں مندرجہ ذیل کتب و اخبارات سے مدد لی گئی ہے۔
 کتب اہلسنت

قرآن عظیم
 ترجمہ قرآن کنز الایمان
 تفسیر خزائن العرفان
 تفسیر نور العرفان
 مسلم شریف
 ترمذی شریف
 ابو داؤد شریف
 بیہقی شریف
 نسائی شریف
 ابن ماجہ شریف
 دارقطنی شریف
 کنز العمال
 شفا شریف
 شمع منورہ نجات
 فتاویٰ حسام الحرمین
 الصوارم البندیہ
 حدائق بخشش حصہ سوم

تقریبۃ الایمان

اشرف التنبیہ

تحذیر الناس

حفظ الایمان

براسمین قاطعہ

فتاویٰ رشیدیہ

ارواح شکاۃ

مذکرۃ الرشید حصہ اول دوم

الاقاضات الیومیہ

فتاویٰ میلاد شریف

مذکرۃ مشائخ دیوبند

رسالہ المداد

المجلیۃ شیخ الاسلام نمبر

ملفوظات مولانا الیاس

اشرف السوانح

مذکرۃ الخلیل

اخبارات

ہفت روزہ جہانگیر

ہفت روزہ بلوچستان

ماہنامہ سنی لکھنؤ

مشاہدہ مولانا حشمتہ علی
۱۱۳ - ۸۰

سوانح شیریں سُنّت

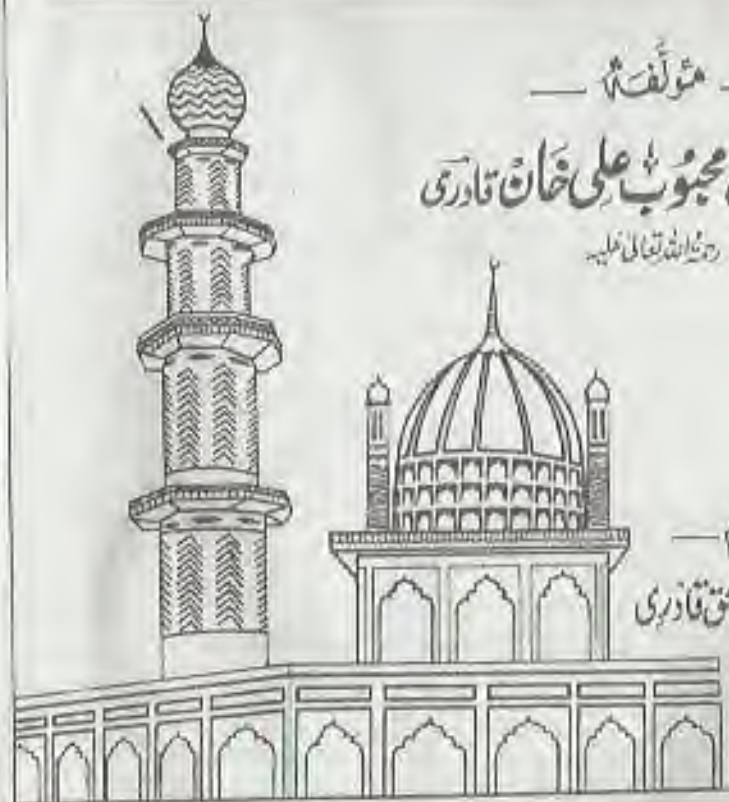
— مؤلف —

مولانا قاری محبوب علی خان قادری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

— باہتمام —

سید شاہ تراب الحق قادری



مُصَنِّع الدِّینِ پبلی کیشنز کراچی

بیمون مسجد، مدرسہ الدین گارڈن، کراچی ۷۷

الصلوة والسلام علیک یا سید محمدی یا رسول اللہ

اور تم پر مس آقا کی عنایت نہ رہی
آج بے ان کی پناہ آج مدد مانگنا آئے

نجد یو کھٹ پر جانے کا احسان گیا
پھر زبائیں گے قیامت میں آکر مان گیا

مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ

صد سالہ جشن ولادت ۱۳۱۰-۱۳۱۱ھ

منشیہ جامعہ اسلامیہ کراچی